عظمتِ قرآن

تاثّراتِ مشاہیرِ عالم

[قرآنِ کریم کی عظمت و جلالت پر ایک بے مثال پیش کش]

اکیس ویں صدی میں متعارف : محیطیہ اِملا

مؤلف:
محمد عبدُ اللہ منہاس

29
5 ع
920

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام سے اللہ کے: جو نہایت مہرباں ہے صاحب رحم

وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْلَامِ

پیامِ امین (سابق عنوان)

عظمتِ قرآن پر
تاثّراتِ مشاہیرِ عالم

[قرآنِ کریم کی عظمت وجلالت پر ایک بے مثال پیش کش]

مؤلف:
محمد عبد اللہ منہاس

....

تدوین و تصحیح و جدید املا
محیط اسماعیل

عوامی کتاب گھر
۱۷: اردو بازار لاہور

DATA ENTERED

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نام سے اللہ کے: جو نہایت مہرباں ہے صاحبِ رحم

وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْلَامِ

پیامِ امین (سابق عنوان)

عظمتِ قرآن پر

تأثراتِ مشاہیرِ عالم

[قرآنِ کریم کی عظمت وجلالت پر ایک بے مثال پیش کش]

مؤلف:
محمد عبد اللہ منہاس

....

تدوین و تصحیح و جدید املا
محیط اسماعیل

عوامی کتاب گھر
۱۷: اردو بازار لاہور

DATA ENTERED

Marfat.com

کتاب ہٰذا 'پیامِ امینؔ' کے عنوان سے شرکت ادبیہ (شریف گنج)
امرت سر سے ۱۳۵۷ ہجری میں (دوسری مرتبہ) شایع ہوی

۲۹۶۱۱
58 ع
۹۲۰۶۲

جملہ حقوقِ اشاعت محفوظ ہیں

کتاب : عظمتِ قرآن پر: تاثراتِ مشاہیرِ عالم
ناشر : قمرُالزّماں بابر
اہتمام : محیط اسماعیل
فراہمی نسخہ : سفید خاں صاحب [نزد: حجرہ شاہ مقیم]
اشاعتِ نو : رَمَضانُ الْمُبارک ۱۴۳۰ [اگست ۲۰۰۹]
مطبع : تایا پریس: ریٹی گن روڈ لاہور
ہدیہ : ۱۵۰ رُپے

رابطہ: ۰۴۲-۳-۷۲۲-۱۷۲۴
" ۰۳۲۱-۴۶۶-۴۷۲۲

پیشگی اعتذار

مذہبی کتب میں ہم مسلمان دانستہ طور پر غلطی کا ارتکاب نہیں کرتے،
اِس کے باوصف ہمیں کسی بھول چُوک کے لیے اللّٰہ تعالا ہمیں معاف رکھے اور
پڑھنے والوں کو نشان دہی کی توفیق ارزاں فرمائے (آمین) بندۂ ناچیز [محیطؔ اسماعیل]

Marfat.com

کتاب ہٰذا "پیامِ امین" کے عنوان سے شِرکت ادبیہ (شریف گنج) امرت سر سے ۱۳۵۷ ہجری میں (دوسری مرتبہ) شایع ھوی

٢٩٧٦١١
458
٩٢٠٦٢

جملہ حقوقِ اشاعت محفوظ ھیں

کتاب : عظمتِ قرآن پر: تأثراتِ مشاہیرِ عالم

ناشر : قمرُ الزّماں بابر

اہتمام : محیط اسماعیل

فراہمیٔ نسخہ : سفید خاں صاحب [نزد: حجرہ شاہ مقیم]

اِشاعتِ نو : رَمَضانُ الْمُبارک ۱۴۳۰ [اگست ۲۰۰۹]

مطبع : تایا پریس: ریٹی گن روڈ لاھور

ہدیہ : ۱۵۰ رُپے

رابطہ: ۰۴۲-۷۲۲۳-۱۷۲۴
" ۰۳۲۱-۴۶۶-۴۷۲۲

التماس اعتذار

مذہبی کتب میں ھم مسلمان دانستہ طور پر غلطی کا ارتکاب نھیں کرتے، اِس کے باوصف کھیں کسی بھول چُوک کے لیے اللہ تعالا ھمیں معاف رکھے اور پڑھنے والوں کو نشان دہی کی توفیق ارزاں فرمائے (آمین) بندۂ ناچیز [محیط اسماعیل]

Marfat.com

محیط اسماعیل

اکیس ویں صدی میں سانس لینے والو!

اُردو پڑھو' اُردو لکھو' اُردو بولو

'سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے'

نیی صدی نیا اِملا/محیطیہ صحّتِ اِملا

قدرت کا اُردو زَباں پر عظیم احسان اور اِنعام

[ہاے ہوّز اور ہمزہ بچاو تحریک کے تحت جدید صحّتِ اِملا متعارف کرایا جارہا ھے]

اُردو ھماری قومی زَباں آج پوری دُنیا میں پھُنچی ھوی ھے' سیکڑوں دیگر زبانوں کے مقابلے میں آگے بڑھ رھی ھے- صحّتِ اِملا کا خیال رکھنا سنجیدہ افراد' ہم درد اور مخلصانِ اُردو کا فرضِ اولیں ھے- اُردو سے وفا کریں' اُردو آپ کی شخصیت کا وقار بڑھاے گی' علمی' معاشی و تفریحی ذریعہ بنے گی- اُردو اگر آپ کی ماں بولی نھیں' خالہ ھے جب بھی اس کی صحت کا خیال رکھیے' آپ کو فایدہ پھُنچاتی رھے گی [دنیا کی کسی بھی زبان کے ساتھ آپ خلوص اور سنجیدگی برتیں' بدلے میں فایدہ اٹھایں گے نقصان نھیں، اُردو ادب کی تاریخ گواہ ھے جس نے جس قدر توجہ دی' زبان اُسی قدر اُس کی ھوی]

صحّتِ اِملا کے موضوع پر گزشتہ نصف صدی میں کیا کچھ پیش رفت ھوی یہ جاننے کے لیے ملاحظہ کیجیے رشید حسن خاں کی تالیف 'اُردو اِملا' اکیس ویں صدی کے سات ویں برس 'محیطیہ صحّتِ اِملا' کے تعارف کا آغاز ھوا اور مضمون مقتدرہ قومی زَباں کے ماہ نامہ اخبارِ اُردو [شمارہ: اپریل ۲۰۰۸] میں شایع ھوا- بھت جلد جدید صحّتِ اِملا کے موضوع پر کتاب مرتّب کر لی جاے گی جو پوری دنیاے اُردو کے لیے مستقلاً کار آمد و رہ نما ثابت ھوگی- قیامِ پاکستان کو باسٹھ برس ھو رھے ھیں

Marfat.com

محیط اسماعیل

اکیس ویں صدی میں سانس لینے والو!

اُردو پڑھو' اُردو لکھو' اُردو بولو

'سارے جہاں میں دُھوم ھماری زباں کی ھے'

نیی صدی نیا اِملا/ محیطیہ صحّتِ اِملا

قدرت کا اُردو زباں پر عظیم احسان اور اِنعام

[ہاے ہوّز اور ہمزہ بچاو تحریک کے تحت جدید صحّتِ اِملا متعارف کرایا جارھا ھے]

اُردو ھماری قومی زباں آج پوری دُنیا میں پھُنچی ھوی ھے' سیکڑوں دیگر زبانوں کے مقابلے میں آگے بڑھ رھی ھے- صحّتِ اِملا کا خیال رکھنا سنجیدہ افراد' ہم درد اور مخلصانِ اُردو کا فرضِ اولیں ھے- اُردو سے وفا کریں' اُردو آپ کی شخصیت کا وقار بڑھاے گی' علمی' معاشی و تفریحی ذریعہ بنے گی- اُردو اگر آپ کی ماں بولی نھیں' خالہ ھے جب بھی اس کی صحّت کا خیال رکھیے' آپ کو فایدہ پھُنچاتی رھے گی [دنیا کی کسی بھی زبان کے ساتھ آپ خلوص اور سنجیدگی برتیں' بدلے میں فایدہ اٹھایں گے نقصان نھیں ، اُردو ادب کی تاریخ گواہ ھے جس نے جس قدر توجہ دی' زبان اُسی قدر اُس کی ھوی]

صحّتِ اِملا کے موضوع پر گزشتہ نصف صدی میں کیا کچھ پیش رفت ھوی یہ جاننے کے لیے ملاحظہ کیجیے رشید حسن خاں کی تالیف 'اُردو اِملا' اکیس ویں صدی کے سات ویں برس 'محیطیہ صحّتِ اِملا' کے تعارف کا آغاز ھوا اور مضمون مقتدرہ قومی زبان کے ماہ نامہ اخبارِ اُردو [شمارہ: اپریل ۲۰۰۸] میں شایع ھوا- بھُت جلد جدید صحّتِ اِملا کے موضوع پر کتاب مرتّب کر لی جاے گی جو پوری دنیاے اُردو کے لیے مستقلاً کارآمد و رہ نما ثابت ھو گی- قیامِ پاکستان کو باسٹھ برس ھو رھے ھیں

Marfat.com

اور آج تک یہاں اُردو میں صحّتِ زباں یا صحّتِ اِملا پر کویی قابلِ ذکر کتاب سامنے نھیں آی۔

جدید صحّتِ اِملا پر زیرِ ترتیب کتاب میں آپ صحّتِ زباں کا خیال رکھنے کی سعی بھی ملاحظہ فرمایں گے: اِن شاءاللہ

اساتذہ کرام، اہلِ قلم اور ناشرین سے گزارش ھے کہ اپنے شاگردوں/ کتابوں میں جدید صحّتِ اِملا کو رواج دیں؛ واضح ھو: مانوسیت مسئلہ نھیں، مسئلہ صحّت کا ھے۔

ایک پاکستانی برقی ذریعۂ ابلاغ 'جیو' نے کسی حد تک مرکّب الفاظ علاحدہ علاحدہ لکھنے کے رُجحان کو اپنانے کا آغاز کر دیا ھے مثلاً: گفت گو، جُست جُو، دست خط، دست یاب، کام یاب، رہنما، شاہ راہ، راول پنڈی، سیال کوٹ، ساہی وال، ٹیلے فون، پار لے مان، مبارک باد، فرماں روا، صورتِ حال، فی صد، ہم راہ، ہم دردی، حکم راں، تن خواہ، یونی ورسٹی، باغ بان پورہ (وغیرہ) کے علاوہ ڈھاکا، بنگلا دیش، افریقا، امریکا، آیندہ، وژن، چھاپا، تھانا، ٹاون، زاید، ایکس چینج، یونی فارم، انھیں، انھوں، لیے لیجیے کیجیے... تاہم ابھی سیکڑوں لفظ قابلِ اصلاح ھیں، توقع ھے دوسرے ذرایع ابلاغ بھی توجّہ فرمایں گے اور صحّتِ اِملا کو بہ تدریج خاطر میں لایں گے اور پوری قوم کو صحّتِ الفاظ سے رُوشناس کراتے رھیں گے۔

دوا کا ذایقہ ناگوار/ نامانوس ھوتا ھے طبعیت قبول نھیں کرتی، لیکن اپنی صحّت کے لیے (منھ بنا کر ھی) کڑوی دوا استعمال کرنا پڑتی ھے اور پھر دوچشمی/ ہاے مخلوط ایسی اجنبی کہاں کہ اس سے ھمارا پچاس فی صد خزانہ اُردو ادب بھرا پڑا ھے؛ البتہ خطِ نسخ میں مغالطے کو بھی راہ ملتی چلی گیی، مثلاً ہاے ہوّز/ ملفوظ کی جگہ دوچشمی برتتے چلے گیے۔ محیطیہ صحّتِ اِملا میں اس کی بازیافت و تخصیص کر دی گیی ھے کہ 'ھ' براے ھندی و انگریزی اور 'ہ' براے عربی و فارسی -- سب سے پہلے حکومتی محکمۂ نصاب اِدھر توجّہ مبذول کرے، اب تک جو ھوا سو ھوا، صحّتِ اِملا کے معاملے میں خدارا مزید تاخیر، حیل و حجت یا تساہل نہ برتیں۔ سرِ دست کثرت سے لکھے جانے والے الفاظ کو متعلّقہ افراد اور اشاعتی اداروں کی منظوری سے حُروف کار (کمپوزر)، ممکن گر (کمپیوٹر) سے بہ ذریعے حکمی (کمانڈ) اِملا درست کریں جس کے لیے ابتدای فہرس دی جا رھی ھے۔

Marfat.com

اور آج تک یہاں اُردو میں صحتِ زَباں یا صحتِ اِملا پر کویی قابلِ ذکر کتاب سامنے نھیں آی۔ جدید صحتِ اِملا پر زیرِ ترتیب کتاب میں آپ صحتِ زَباں کا خیال رکھنے کی سعی بھی ملاحظہ فرمایں گے: اِن شاءاللہ

اساتذہ کرام، اہلِ قلم اور ناشرین سے گزارش ھے کہ اپنے شاگردوں/ کتابوں میں جدید صحتِ اِملا کو رواج دیں؛ واضح ھو: مانوسیت مسٔلہ نھیں، مسٔلہ صحّت کا ھے۔

ایک پاکستانی برقی ذریعہٴ ابلاغ 'جیو' نے کسی حد تک مرکّب الفاظ علاحدہ علاحدہ لکھنے کے رُجحان کو اپنانے کا آغاز کر دیا ھے مثلاً: گفت گو، جُست جو، دست خط، دست یاب، کام یاب، رہنما، شاہ راہ، راول پنڈی، سیال کوٹ، ساہی وال، ٹیلے فون، پارلے مان، مبارک باد، فرماں روا، صورتِ حال، فی صد، ہم راہ، ہم دردی، حکم راں، تن خواہ، یونی ورسٹی، باغ بان پورہ (وغیرہ) کے علاوہ ڈھاکا، بنگلادیش، افریقا، امریکا، آیندہ، وژن، چھاپا، تھانا، ٹاون، زاید، ایکس چینج، یونی فارم، انھیں، انھوں، لیے لیجیے کیجیے... تاہم ابھی سیکڑوں لفظ قابلِ اصلاح ھیں، توقع ھے دوسرے ذرایع ابلاغ بھی توجُّہ فرمایں گے اور صحتِ اِملا کو بہ تدریج خاطر میں لایں گے اور پوری قوم کو صحتِ الفاظ سے رُوشناس کراتے رھیں گے۔

دوا کا ذایقہ ناگوار/ نامانوس ھوتا ھے طبعیت قبول نھیں کرتی، لیکن اپنی صحّت کے لیے (منہ بنا کر ھی) کڑوی دوا استعمال کرنا پڑتی ھے اور پھر دوچشمی/ ہاے مخلوط ایسی اجنبی کہاں کہ اس سے ھمارا پچاس فی صد خزانہ اُردو ادب بھرا پڑا ھے؛ البتہ خطِ نسخ میں مغالطے کو بھی راہ ملتی چلی گیی، مثلاً ہاے ہوّز/ ملفوظ کی جگھ دوچشمی برتتے چلے گیے۔ محیطیہ صحتِ اِملا میں اس کی بازیافت و تخصیص کر دی گیی ھے کہ 'ھ' براے ھندی و انگریزی اور 'ہ' براے عربی و فارسی -- سب سے پہلے حکومتی محکمہٴ نصاب اِدھر توجُّہ مبذول کرے، اب تک جو ھوا سو ھوا، صحتِ اِملا کے معاملے میں خدارا مزید تاخیر، حیل وحجت یا تساہل نہ برتیں۔ سرِ دست کثرت سے لکھے جانے والے الفاظ کو متعلّقہ افراد اور اشاعتی اداروں کی منظوری سے حُروف کار (کمپوزر)، ممکن گر (کمپیوٹر) سے بہ ذریعے حکمی (کمانڈ) اِملا درست کریں جس کے لیے ابتدایی فہرس دی جا رھی ھے۔

Marfat.com

محیطیہ صحتِ اِملا کے تحت آپ کا لسانی شعور [لفظوں کی اصل کا عِلم] بیدار ھوتا ھے مثلاً :

ہ [ہائے ہوّز/ ملفوظ]	ھ [ہائے مخلوط/ دو چشمی]
ہوا (فارسی) لطیف گیسوں کا مجموعہ [برائے تنفُّس]	ھوا (ہندی) ھونا کا ماضی [جو ھوا سو ھوا]
جہاں (فارسی) دنیا / عالم	جھاں (ہندی) جس جگھ / اشارۂ مقام
چاہ (فارسی) کنواں / ذخیرۂ آب	چاھ (ہندی) چاھت / خواہش
رہ (فارسی) راہ کا مخفّف / راستا	رھ (ہندی) رھنا کا صیغۂ امر
ہر (فارسی) کوئی / ہر ایک	ھر (ہندی) خدا / بھگوان
ہم (فارسی) آپس / شریک	ھم (ہندی) مَیں [صیغہ جمع] مُتکلِم
باہر (عربی) روشن نمایاں [ظاہر و باہر]	باھر (ہندی) بیرون [اندر کا متضاد]
سہی (عربی) سیدھا / راست	سھی (ہندی) ٹھیک / بہ جا
وہ (فارسی) واہ کا مخفّف	وھ (ہندی) اشارہ بعید
ہائے (فارسی) علامتِ جمع [مجموعہ ہائے کلام]	ھائے (ہندی) کراہ / پچھتاوا / حسرت
سہ (فارسی) تین	سھ (ہندی) سھنا / برداشت

ایسے پچاس وں لفظ اور ھیں، کیا یھ ظلم نھیں کہ زبان و مفہوم مختلف ھونے کے باوجود ھم سب کی الفاظ ایک ھی شکل میں لکھتے [ایک ھی لاٹھی سے ھانکتے] چلے جا رھے ھیں اور وھ بھی بغیر اعراب ! اعراب کے التزام کی توفیق ھے نہ پروا - نتیجہ یھ کہ اٹھانوے فی صد اُردُو بولنے والے غلَط تلفُّظ کا احساس تک نھیں رکھتے حتّا کہ ذرائع ابلاغ بھی ___ آپ کو ذہن نشیں کر لینا چاھیے کہ 'ہ' خاص برائے عربی و فارسی اور 'ھ' خاص برائے ہندی و انگریزی [یعنی عربی یا فارسی الفاظ میں 'ھ' نہ استعمال کریں اور ہندی یا انگریزی میں 'ہ' کو داخل اِملا نہ کریں] تا کہ بہ یک نظر معلوم ھو : تمام دو چشمی الفاظ [مع ٹ ڈڑ : بھ پھ تھ ٹھ جھ چھ دھ ڈھ رھ ڑھ کھ گھ لھ مھ نھ وھ یھ] ہندی کی واضح پھچان رکھتے ھیں، نیز ہندی یا انگریزی الفاظ کے آخر نصف 'ہ' (یعنی ہائے مختفی) کی بہ جائے الف لکھا جائے اسی طرح تمام 'ہ' (مع نصف / ہائے مختفی) کے حامل الفاظ عربی یا خاص فارسی کی پھچان ھیں - 'ۂ' خاص الخاص عربی کا حرف ھے جسے فارسی میں نھیں لیا گیا - غور و خوض کے عمل سے معلوم

Marfat.com

محیطیہ صحتِ املا کے تحت آپ کا لسانی شعور [لفظوں کی اصل کا علم] بیدار ھوتا ھے مثلاً:

ہ [ہائے ہوّز/ملفوظ]	ھ [ہائے مخلوط/دوچشمی]
ہوا (فارسی) لطیف گیسوں کا مجموعہ [برائے تنفّس]	ھوا (ہندی) ھونا کا ماضی [جوھوا سوھوا]
جہاں (فارسی) دنیا/عالم	جھاں (ہندی) جس جگھ/اشارۂ مقام
چاہ (فارسی) کنواں/ذخیرۂ آب	چاھ (ہندی) چاہت/خواہش
رہ (فارسی) راہ کا مخفّف/راستا	رھ (ہندی) رھنا کا صیغۂ امر
ہر (فارسی) کوئی/ہر ایک	ھر (ہندی) خدا/بھگوان
ہم (فارسی) آپس/شریک	ھم (ہندی) میں [صیغہ جمع متکلّم]
باہر (عربی) روشن نمایاں [ظاہر و باہر]	باھر (ہندی) بیرون [اندر کا متضاد]
سہی (عربی) سیدھا/راست	سھی (ہندی) ٹھیک/بہ جا
وہ (فارسی) واہ کا مخفّف	وھ (ہندی) اشارہ بعید
ہائے (فارسی) علامتِ جمع [مجموعہ ہائے کلام]	ھائے (ہندی) کراہ/پچھتاوا/حسرت
سہ (فارسی) تین	سھ (ہندی) سھنا/برداشت

ایسے پچاس وں لفظ اور ھیں، کیا یھ ظلم نھیں کہ زبان و مفہوم مختلف ھونے کے باوجود ھم سب کی الفاظ ایک ھی شکل میں لکھتے [ایک ھی لاٹھی سے ھانکتے] چلے جارھے ھیں اور وھ بھی بغیر اعراب! اعراب کے التزام کی توفیق ھے نہ پروا۔ نتیجہ یھ کہ اٹھانوے فی صد اُردو بولنے والے غلط تلفّظ کا احساس تک نھیں رکھتے حتّا کہ ذرایع ابلاغ بھی ـــ آپ کو ذہن نشیں کر لینا چاھیے کہ 'ہ' خاص برائے عربی و فارسی اور 'ھ' خاص برائے ہندی و انگریزی [یعنی عربی یا فارسی الفاظ میں 'ھ' نہ استعمال کریں اور ہندی یا انگریزی میں 'ہ' کو داخلِ املا نہ کریں] تا کہ بہ یک نظر معلوم ھو: تمام دوچشمی الفاظ [مع ٹ ڈ ڑ: بھ پھ تھ ٹھ جھ چھ دھ ڈھ رھ ڑھ کھ گھ لھ مھ نھ وھ یھ] ہندی کی واضح پھچان رکھتے ھیں، نیز ہندی یا انگریزی الفاظ کے آخر نصف 'ہ' (یعنی ہائے مختفی) کی بہ جائے الف لکھا جائے اسی طرح تمام 'ہ' (مع نصف/ ہائے مختفی) کے حامل الفاظ عربی یا خاص فارسی کی پھچان ھیں۔ 'ۃ' خاص الخاص عربی کا حرف ھے جسے فارسی میں نھیں لیا گیا۔ غور و خوض کے عمل سے معلوم

Marfat.com

ھوگا کہ 'ء' سواے چند عربی الفاظ مثلاً: مسئلہ 'سؤال' مسئول' مسائل' لائحہ' ہیئت (وغیرہ) کے کسی میں لازم نھیں' غیر ضروری چیزوں سے بچنا ھی صحت کی بنیادی شرط ھے لہاذا ھم سب پر عاید ھوتا ھے کہ ماسوا چند عربی الفاظ کسی بھی [فارسی، ہندی، انگریزی] لفظ میں 'ء' کو زحمت نہ دیں، اصول یاد رھے: کسی بھی لفظ کا حرفِ ماقبل 'و' ھے تو 'ء' کی جگھ 'ی' بڑھالیں مثلاً: کویی' رویی' بویی' سویی (وغیرہ) اور کسی لفظ کا حرفِ ماقبل الف ھوتو واحد 'ی' کافی ھے جیسے: آی، کھای، پای، بھای' آشنای' شناسای' تنہای' سچای' (وغیرہ) فہرس میں وہ الفاظ شامل نھیں کیے جن میں زیر زبر پیش جزم کے بغیر التباسی صورت پیش آسکتی ھے مثلاً: ایسے التباسی چند الفاظ کو لسانی شعور کے ذیل میں [فی الحال کنٹرول F9,F6,F7 کے ذریعے] نمایاں کیا گیا ھے:

کہ کہنا کہتے کہتی کہتا کہا کہو کہیں پہلا پہلے پہلی
پہیلی بہن پہن پہنا پہنا پہنی پہیے پہنو پہنتا پہنتی پہنتے
ٹہنی کہنی پہاڑ پہر گہرا چہک چہکنا چہکنے چہکتا چہکتی چہکتے
بہرا بہرے بہری بہو بہ بہے بہنا بہتا بہتے بہتی کہلا
کہلو پہیلی [وغیرہ وغیرہ]

مذکورہ الفاظ میں ایک کو ہائی شوشہ سوفٹ ویر سے حاصل کرلیا جاے پھر تو اِن میں اعراب اور کنٹرول F9,F6,F7 کی احتیاج نہ ھوگی، سر دست ایک نامکمل [بہ کثرت مستعمل الفاظ کی] فہرس عند الطّلب پیشِ خدمت کی جاے گی:

صحتِ املا کی بہ تری کے لیے مزید غور و خوض جاری ھے.. حال ھی میں ختمے کو خیر باد کہ دیا: جہاں ضرورت محسوس ھو دو عدد نقطے دے لیں اور بس.. جمع کے ہندی طریق 'وں یں' کو واحد لفظ سے علاحدہ ھی رکھا ھے تا کہ نیی نسل کو اُردو قواعد سمجھنے میں آسانی رھے..

محیطیہ صحتِ املا اپناییے' نیی نسل کو سہولت بہم پھنچاییے' نیز اُردو سے سچّی اور بے لوث محبت کا ثبوت فراہم کیجیے' مزید سمجھنے یا اس ضمن میں اعزازی خدمات کے لیے ڈاک کا پتا:

ادارہ صحتِ املا [معرفت: عوامی کتاب گھر] ۱۷' اُردو بازار لاھور

بہ راہِ راست: ۰۳۲۱-۴۶۶-۴۷۲۲

Marfat.com

لہریں

گزارش	۱۲
اشاعت قرآن کی مختصر داستان	۱۵
حفاظِ قرآن	"
کتابتِ قرآن	"
قرآن ایک مجلد میں	۱۶
تعلیم قرآن کی وسعت :	"
حضرت عمرؓ کے عہد میں	"
قرآن کی سب سے اوّلیں مجلّد	۱۷
دیگر مجلّدات اور ان کی اشاعت	۱۸
قرآن میں نقطے اور اعراب	۲۰
خلفائے بنوامیہ اور قرآن	"
قرآن افریقا میں	۲۱
قرآن یورپ میں	۲۲
مغلوں اور تاتاریوں کی اسلام دشمنی	۲۴
قرآن چینی ترکستان میں	"
قرآن مغلستان میں	"
قرآن بلغاریہ میں	۲۶
قرآن دیگر حصص عالم میں	"
یورپ میں قرآن کی عربی اشاعت	۲۷
تراجم قرآن: مغربی زبانوں میں	۲۸
تراجم قرآن: مشرقی زبانوں میں	۳۴
قرآن کریم مشرق و مغرب کے محققین کی نظروں میں	۴۰
(ڈاکٹر) موریس	۴۲
(ڈاکٹر) سٹین گاس	"
جارج سیل	۴۴
ریورنڈ جی ایم راڈویل	۴۵
(پروفیسر) ایڈورڈ مونتے	۴۶
(موسیو) لیون روش	۴۷
ریورنڈ آر میک سویل کنگ	۴۸
(ڈاکٹر) پاؤل غرے نیر	۴۹
(موسیو) اوجین کلافل	۵۰

Marfat.com

ہوگا کہ 'ع' سوائے چند عربی الفاظ مثلاً: مسئلہ' سؤال' مسؤل' مسائل' لائحہ' ہیئت (وغیرہ) کے کسی میں لازم نہیں' غیر ضروری چیزوں سے بچنا ہی صحت کی بنیادی شرط ہے لہٰذا اہم سب پر عاید ہوتا ہے کہ ماسوا چند عربی الفاظ کسی بھی [فارسی، ہندی، انگریزی] لفظ میں 'ع' کو زحمت نہ دیں، اصول یاد رہے: کسی بھی لفظ کا حرفِ ماقبل 'و' ہے تو 'ع' کی جگہ 'ی' بڑھالیں مثلاً: کوئی' روئی' بوئی' سوئی (وغیرہ) اور کسی لفظ کا حرفِ ماقبل الف ہو تو واحد 'ی' کافی ہے جیسے: آئی، کھائی، پائی، بھائی' آشنائی' شناسائی' تنہائی' سچائی' (وغیرہ) فہرس میں وہ الفاظ شامل نہیں کیے جن میں زیر زبر پیش جزم کے بغیر التباسی صورت پیش آسکتی ہے مثلاً: ایسے التباسی چند الفاظ کو لسانی شعور کے ذیل میں [فی الحال کنٹرول F9,F6,F7 کے ذریعے] نمایاں کیا گیا ہے:

کہ کہنا کہتے کہتی کہتا کہا کہو کہیں پہلا پہلے پہلی
پہیلی بہن پہن پہنا پہنتا پہنی پہنے پہنو پہنتا پہنتی پہنتے
ٹہنی کہنی پہاڑ پہر گہرا چہک چہکنا چہکنے چہکتا چہکتی چہکتے
بہرا بہرے بہری بہو بہ بہے بہنا بہتا بہتے بہتی کہلا
کہلو پہلی [وغیرہ وغیرہ]

مذکورہ الفاظ میں ایک کوہائی شوشہ سوفٹ ویر سے حاصل کرلیا جائے پھر تو ان میں اعراب اور کنٹرول F9,F6,F7 کی احتیاج نہ ہوگی، سرِ دست ایک نامکمل [بہ کثرت مستعمل الفاظ کی] فہرس عند الطلب پیشِ خدمت کی جائے گی:

صحتِ املا کی بہتری کے لیے مزید غور و خوض جاری ہے.. حال ہی میں ختمے کو خیر باد کہہ دیا: جہاں ضرورت محسوس ہو دو عدد نقطے دے لیں اور بس.. جمع کے ہندی طریق 'وں یں' کو واحد لفظ سے علاحدہ ہی رکھا ہے تاکہ نئی نسل کو اُردو قواعد سمجھنے میں آسانی رہے..

محیطیہ صحتِ املا اپنائیے' نئی نسل کو سہولت بہم پہنچائیے' نیز اُردو سے سچی اور بے لوث محبت کا ثبوت فراہم کیجیے' مزید سمجھنے یا اس ضمن میں اعزازی خدمات کے لیے ڈاک کا پتا:

ادارہ صحتِ املا [معرفت: عوامی کتاب گھر] ۱۷' اُردو بازار لاہور

بہ راہِ راست: ۴۲۲۴-۴۶۶-۴۷۲۲-۰۳۲۱

Marfat.com

(مسٹر) جان ڈیون پورٹ ۵۱
(مسٹر) کارلائل ۵۳
کونٹ ھنری دی کاسٹری ۵۴
(ڈاکٹر) گبن ۵۵
(ڈاکٹر) ڈریپر ۵۶
(مسٹر) مارماڈیوک پک تھال ۵۷
(فلاسفر) الکس لوازون "
(موسیو) سیدیو ۵۹
(مسٹر) ڈڈلی رایٹ "
(موسیو) گاسٹن کار ۶۰
جوائکیم دی بولف ۶۱
کاونٹ لیوٹالس ٹائی "
(پروفیسر) ھربرٹ وائیل ۶۲
چیمبرس ان سائی کلوپیڈیا "
(ڈاکٹر) گستاولی بان ۶۳
(سر) ولیم میور "
(محقق) عمانویل ڈی اش ۶۴
(پروفیسر) ٹی ڈبلیو آرنلڈ "
(مسز) سروجنی نیڈو ۶۵
(ڈاکٹر) جانسن "
(ڈاکٹر) رام داس ۶۶
(پروفیسر) رے نلڈ اے نکلسن "
(سر) فیروز شا مھتا ۶۷
(مسٹر) ایچ ایس ری ڈر "
(مسٹر) ای ڈی ماریل ۶۸
(پروفیسر) شان تارام "
(فلاسفر) جان جاک ریسک ۶۹
تھیوڈور نول ڈے کی "
(مسٹر) سٹن لی لین پول ۷۰
(مسٹر) جے ٹی بٹانی ۷۱
کونسل جنرل (جاپان) مقیم مصر "
(پروفیسر) ودی جاداس ۷۲
(مسٹر) ایچ جی ویلز "
(مسٹر) چارلس اُوڈن برٹن ۷۳
والریمسن "
(مسٹر) بوسورتھ سمتھ "
(مسٹر) انک ایچ کال ۷۴
جارج برنارڈشا "
(مسٹر) گاڈفری ھیگنس ۷۵
بیرونس مارگرٹ فان شٹاین "

Marfat.com

لہریں

گزارش ۱۲

اشاعت قرآن کی مختصر داستان ۱۵

حفاظِ قرآن "

کتابتِ قرآن "

قرآن ایک مجلد میں ۱۶

تعلیم قرآن کی وسعت: "

حضرت عمرؓ کے عہد میں "

قرآن کی سب سے اوّلیں مجلد ۱۷

دیگر مجلدات اور ان کی اشاعت ۱۸

قرآن میں نقطے اور اعراب ۲۰

خلفاے بنوامیہ اور قرآن "

قرآن افریقا میں ۲۱

قرآن یورپ میں ۲۲

مغلوں اور تاتاریوں کی اسلام دشمنی ۲۴

قرآن چینی ترکستان میں "

قرآن مغلستان میں "

قرآن بلغاریہ میں ۲۶

قرآن دیگر حصص عالم میں "

یورپ میں قرآن کی عربی اشاعت ۲۷

تراجم قرآن: مغربی زبانوں میں ۲۸

تراجم قرآن: مشرقی زبانوں میں ۳۴

قرآن کریم مشرق و مغرب کے محققین کی نظروں میں ۴۰

(ڈاکٹر) موریس ۴۲

(ڈاکٹر) سٹین گاسن "

جارج سیل ۴۴

ریورنڈ جی ایم راڈویل ۴۵

(پروفیسر) ایڈورڈ مونتے ۴۶

(موسیو) لیون روش ۴۷

ریورنڈ آر میک سویل کنگ ۴۸

(ڈاکٹر) پاؤل غرے نیر ۴۹

(موسیو) اوجین کلافل ۵۰

Marfat.com

میجر لیونارڈ "
(ڈاکٹر) کینن آئزک ٹیلر ۷۶
(علامہ) مغنی مسیحی "
ایولیوشن آف مے رتیج "
(محقق) جارج ھاٹ سن ۷۷
بن جمن ای سمتھ "
ھربرٹ لک چرز "
(ڈاکٹر) سی ایم ینگ ۷۸
اخبار نیر ایسٹ لندن "
(مسٹر) بے چنگ پولک "
(سر) اڈورڈ ڈین سین راس ۷۹
(ڈاکٹر) جارٹن "
(مسٹر) سی الیف راے ڈر "
لڈلف کرھل ۸۰
(محقق) ھورٹن "
(ھز ھائی نس) ڈیا نگ موڈا "
(ڈاکٹر) جارج الیس ارن ڈیل ۸۱
(مسٹر) آرنلڈ وھایٹ "
(منشی) کنھیالال "
(مسٹر) سی اے سورما ۸۲
(حضرت) بابا نانکؒ "
(پروفیسر) اڈورڈ جی براون "
ان سای کلوپیڈیا برتانی کا ۸۳
(مسٹر) ووڈول "
(موسیو) سیواری "
(مسٹر) روبن سن ۸۴
(سر) جان ملکم "
(پروفیسر) اے آر وادیا "
(پروفیسر) ڈبلیو بی پکرڈ "
(ڈاکٹر) ای ڈبلیو بلای ڈن ۸۵
(ڈاکٹر) جارج ای پٹنم "
پاپولر ان سای کلوپیڈیا "
ڈیوڈ ارکوھرٹ ۸۶
(فاضل) ایم ڈی سینٹ ھل یر "
چیمبرز ان فارمیشن فار دی پیپل "
(محقق) داود آفندی مسیحی "
(مسٹر) ونڈ وڈ ایڈ "
(مسٹر) جوزف تام سن ۸۷
(مسز) اینی بے سنٹ "
اڈمنڈ برک "

Marfat.com

(مسٹر) جان ڈیون پورٹ ۵۱
(مسٹر) کارلائل ۵۳
کونٹ ھنری دی کاسٹری ۵۴
(ڈاکٹر) گبن ۵۵
(ڈاکٹر) ڈریپر ۵۶
(مسٹر) مارماڈیوک پک تھال ۵۷
(فلاسفر) الکس لوازون "
(موسیو) سیدیو ۵۹
(مسٹر) ڈڈلی رایٹ "
(موسیو) گاسٹن کار ۶۰
جواکیم دی بولف ۶۱
کاونٹ لیوٹالس ٹای "
(پروفیسر) ھربرٹ وایل ۶۲
چیمبرس ان سای کلوپیڈیا "
(ڈاکٹر) گستاولی بان ۶۳
(سر) ولیم میور "
(محقق) عمانویل ڈی اش ۶۴
(پروفیسر) ٹی ڈبلیو آرنلڈ "
(مسز) سروجنی نیڈو ۶۵
(ڈاکٹر) جانسن "
(ڈاکٹر) رام داس ۶۶
(پروفیسر) رے نلڈاے نکلسن "
(سر) فیروز شامھتا ۶۷
(مسٹر) ایچ ایس ری ڈر "
(مسٹر) ای ڈی ماریل ۶۸
(پروفیسر) شان تارام "
(فلاسفر) جان جاک ریسک ۶۹
تھیوڈورنول ڈے کی "
(مسٹر) سٹن لی لین پول ۷۰
(مسٹر) جے ٹی بٹانی ۷۱
کون سل جنرل (جاپان) مقیم مصر "
(پروفیسر) ودی جاداس ۷۲
(مسٹر) ایچ جی ویلز "
(مسٹر) چارلس اُوڈن برٹن ۷۳
والرمیسن "
(مسٹر) بوسورتھ سمتھ "
(مسٹر) انک ایچ کال ۷۴
جارج برنارڈشا "
(مسٹر) گاڈفری ھیگنس ۷۵
بیرونس مارگرٹ فان سٹاین "

Marfat.com

(مسٹر) ایچ پی فلشر "
(پروفیسر) ڈی ایس مارگولیتھ "
(محقق) گوئٹے ۸۸
(پرنسپل) رام دیو (ایم اے) ۸۹
(پروفیسر) اے اے بیون "
(مسٹر) جے ایف ھول ڈن "
(ڈاکٹر) جے ڈبلیو لا یٹنر "
پاور اینڈ پرے جوڈس ۹۰
(سر) جان مانڈویل "
نپولین بوناپارٹ "
(مسٹر) واٹ کنز "
(مسٹر) شام لال مھتا "
(مسٹر) رچرڈسن "
بشپ الورد ۹۱
ڈین شینن لی "
واشنگ ٹن ارونگ "
قرآن خود اللہ کی نظر میں ۹۲
تعلیماتِ قرآن کے حیرت انگیز نتائج ۹۷
(ڈاکٹر) ڈریپر "
اسکاٹ ۹۹
والٹیر ۱۰۰
جارج برنارڈشا "
لینن ۱۰۲
انگرسال "
سٹوڈرڈ ۱۰۴
ریورنڈ انڈریوز "
(ڈاکٹر) لیوس براون ۱۰۵
سٹےفنس "
(سر) رادھا کرشنن "
(ڈاکٹر) پی سی رائے ۱۰۶
(مسٹر) بھوپن در ناتھ باسو ۱۰۷
(بابو) بپن چندر پال ۱۰۸
(مسٹر) موھن داس کرم چند گاندھی ۱۰۹
ریورنڈ سٹےفنس ۱۱۰
(ڈاکٹر) گستاوڈی کروسو "
فرینک بلیک مور ۱۱۱
ڈوزی "
انڈریو کرکٹن "
(پروفیسر) جدو ناتھ سرکار ۱۱۲

Marfat.com

میجر لیونارڈ "
(ڈاکٹر) کینن آئزک ٹیلر ۷۶
(علامہ) مغنی مسیحی "
ایولیوشن آف مے ریج "
(محقق) جارج ھاٹ سن ۷۷
بن جمن ای سمتھ "
ھربرٹ لک چرز "
(ڈاکٹر) سی ایم ینگ ۷۸
اخبار نیر ایسٹ لندن "
(مسٹر) جے ننگ پولک "
(سر) اڈورڈ ڈین سین راس ۷۹
(ڈاکٹر) جارٹن "
(مسٹر) سی الیف رائے ڈر "
لڈ لف کرھل ۸۰
(محقق) ھورٹن "
(ھز ھائی نس) ڈیا نگ موڈا "
(ڈاکٹر) جارج الیس ارن ڈیل ۸۱
(مسٹر) آرنلڈ وھایٹ "
(منشی) کنھیالال "
(مسٹر) سی اے سورما ۸۲
(حضرت) بابا نانکؒ "
(پروفیسر) اڈورڈ جی براون "
ان سائی کلوپیڈیا برٹانی کا ۸۳
(مسٹر) ووڈول "
(موسیو) سیواری "
(مسٹر) روبن سن ۸۴
(سر) جان ملکم "
(پروفیسر) اے آر وادیا "
(پروفیسر) ڈبلیو پی پکرڈ "
(ڈاکٹر) ای ڈبلیو بلائی ڈن ۸۵
(ڈاکٹر) جارج ای پٹنم "
پاپولر ان سائی کلوپیڈیا "
ڈیوڈ ارکوھرٹ ۸۶
(فاضل) ایم دی سینٹ ھل ریر "
چیمبرز ان فارمیشن فار دی پیپل "
(محقق) داود آفندی مسیحی "
(مسٹر) ونڈ وڈ ائیڈ "
(مسٹر) جوزف تام سن ۸۷
(مسز) انیی بے سنٹ "
اڈمنڈ برک "

Marfat.com

ہدیۂ عقیدت

اِس عقیدت کے لحاظ سے جو ہر مسلمان کو جناب
سرورِ کائنات (ﷺ) سے ھے میں اِس ناچیز
تالیف کو حضور (ﷺ) کی خدمت میں پیش کرتا ھوں
کہ کلامِ الٰہی حضور (ﷺ) ھی پر نازل ھوا اور
حضور (ﷺ) ھی کے واسطے سے بنی نوعِ انساں
کو یہ نعمتِ دارین نصیب ھوی

محمد عبداللہ منہاس

Marfat.com

(مسٹر) ایچ پی فلشر "
(پروفیسر) ڈی ایس مارگولیتھ "
(محقق) گوئٹے ۸۸
(پرنسپل) رام دیو (ایم اے) ۸۹
(پروفیسر) اے اے بیون "
(مسٹر) جے ایف ھول ڈن "
(ڈاکٹر) جے ڈبلیو لائیٹز "
پاورانیڈ پرے جوڈس ۹۰
(سر) جان مانڈویل "
نپولین بوناپارٹ "
(مسٹر) واٹ کنز "
(مسٹر) شام لال مھتا "
(مسٹر) رچرڈسن "
بشپ الورد ۹۱
ڈین سٹین لی "
واشنگٹن ارونگ "
قرآن خود اللہ کی نظر میں ۹۲
تعلیماتِ قرآن کے حیرت انگیز نتائج ۹۷
(ڈاکٹر) ڈریپر "
اسکاٹ ۹۹
والٹیر ۱۰۰
جارج برنارڈ شا "
لینن ۱۰۲
انگرسال "
سٹوڈرڈ ۱۰۴
ریورنڈ انڈریوز "
(ڈاکٹر) لیوس براون ۱۰۵
سٹےفنس "
(سر) رادھا کرشنن "
(ڈاکٹر) پی سی رائے ۱۰۶
(مسٹر) بھوپن در ناتھ باسو ۱۰۷
(بابو) پپن چندر پال ۱۰۸
(مسٹر) موھن داس کرم چند گاندھی ۱۰۹
ریورنڈ سٹےفنس ۱۱۰
(ڈاکٹر) گستاو ڈی کروسو "
فرینک بلیک مور ۱۱۱
ڈوزی "
انڈریو کرکٹن "
(پروفیسر) جدو ناتھ سرکار ۱۱۲

Marfat.com

گزارش

(بہ تقریب طبعِ ثانی)

پیامِ امین☆ کی اوّلیں اِشاعت مدت ھوی ختم ھو چکی دوسری اشاعت کے لیے تقاضے پر تقاضے ھوے لیکن نظرِ ثانی اور اضافے کی فرصت نہ ملی، احباب کی خواہشات کو کسی نہ کسی صورت ٹالتا رہا.. حال میں بعض بزرگوں نے تہدیداً لکھا کہ اگر دوسری اشاعت جَلد نہ کی گیی تو ضرورتِ وقت سے غفلت کے مجرم گردانے جاو گے .. ایک حامیِ اِسلام والیِ ریاست نے تاکیدی خطوط لکھے مجالِ گفت و شنید نہ رھی، نظرِ ثانی اور اضافے کا کام فی الفور شروع کر دیا گیا اور آج پیامِ امین مکمل تر شکل میں نظارہ افروزِ عالم ھے..

اکثر مصنّفوں کو شکایت رھی کہ ان کی تصنیفات کے پہلے اڈیشن جوں کے توں پڑے رھے لیکن مجھ کو کویی گِلہ نھیں، جو کتابیں میں نے لکھیں انھوں نے قبولِ عام کا شرَف حاصل کیا اور اُن کو دوبارہ و سہ بارہ چھاپنا پڑا، اِگر کم فرصتی حایل نہ ھوتی تو ان کتابوں کے اور علی الخصوص پیامِ امین کی اب تک کیی اشاعتیں ھو چکی ھوتیں..

پیامِ امین کی اوّلیں اِشاعت کی جو قدر علم دوست اور صاحب نظر اصحاب نے کی وہ ہر طرح حوصلہ افزا تھی عماید نے پسندیدگی کے پھول برسائے.. جراید نے شان دار

Marfat.com

ہدیۂ عقیدت

اِس عقیدت کے لحاظ سے جو ہر مسلمان کو جناب
سرورِ کائنات (ﷺ) سے ہے میں اِس ناچیز
تالیف کو حضور (ﷺ) کی خدمت میں پیش کرتا ہوں
کہ کلامِ الٰہی حضور (ﷺ) ہی پر نازل ہوا اور
حضور (ﷺ) ہی کے واسطے سے بنی نوعِ انساں
کو یہ نعمتِ دارین نصیب ہوی

محمد عبداللہ منہاس

Marfat.com

تبصرے کیے.. اربابِ فہم نے نکتہ ورانہ داد دی، مذہبی کتب و رسایل نے اس سے بہ کثرت اقتباسات لیے .. واعظ وں نے اپنے مواعِظ میں اور مقرّروں نے اپنی تقریروں میں اِس سے استفادہ کِیا.. بعض جامعات نے اسے اسلامی درس گہ وں کے کتب خانوں کے لیے منظور کیا.. تبلیغی انجمن وں نے مُتَذب ذِب مسلمان وں اور غیر مذاہب کے لوگوں میں اس کی جِلد یں تقسیم کیں.. صاحبِ ذوق بزرگ وں نے اس سے تشہیری مواد مرتَّب کِیا اور کتب فروش وں نے متعدِّ د زبان وں میں اس کے تراجم شایع کیے..

دنیا رفتہ رفتہ دین اُلفطرۃ کی طرف آ رہی ھے.. اِسلام کی طبعی پُکار اُن کو اپنی طرف مایل کر رھی ھے.. مخالفین موافقین کی صفوں میں کھڑے ھیں سرورِ کاینات (ﷺ) کو ’’جھوٹا نبی‘‘ کہنے والے نادِم اور قرآن کریم کو انسانی تخیل کا نتیجہ اور قصہ کہانی وں کا مجموعہ سمجھنے والے پشیمان ھیں وہ اب خود کہ رھے ھیں کہ مادرِ گیتی نے محمد (ﷺ) سے بہِ تر فرزند نھیں جنا اور بنی نوعِ انساں کے لیے قرآن سے بہِ تر کتاب نھیں اتری وہ تسلیم کرتے ھیں کہ دنیا جس اَمن اور خوش حالی کی تلاش میں سرگرداں ھے اور نھیں پاتی وہ رحمۃ للعالمین (ﷺ) کے قبضۂ قدرت میں ھے اور سلطنت وں اور تہذیب وں کے آیین و دستور جو بن بن کر بگڑ جاتے ھیں ان کی اِصلاح و تکمیل قرآن کا خدای

Marfat.com

گزارش

(بہ تقریب طبع ثانی)

'پیامِ امین'☆ کی اوّلیں اِشاعت مدت ھوی ختم ھو چکی دوسری اشاعت کے لیے تقاضے پر تقاضے ھوے لیکن نظرِ ثانی اور اضافے کی فرصت نہ ملی، احباب کی خواہشات کو کسی نہ کسی صورت ٹالتا رھا.. حال میں بعض بزرگوں نے تہدیداً لکھا کہ اگر دوسری اشاعت جَلد نہ کی گیی تو ضرورتِ وقت سے غفلت کے مجرم گردانے جاو گے.. ایک حامیِ اِسلام والیِ ریاست نے تاکیدی خطوط لکھے مجالِ گفت و شنید نہ رھی، نظرِ ثانی اور اضافے کا کام فی الفور شروع کر دیا گیا اور آج پیامِ امین مکمل تر شکل میں نظارۂ افروزِ عالم ھے..

اکثر مصنّفوں کو شکایت رھی کہ ان کی تصنیفات کے پہلے اڈیشن جوں کے توں پڑے رھے لیکن مجھ کو کوی گِلہ نھیں، جو کتابیں میں نے لکھیں انھوں نے قبولِ عام کا شرَف حاصل کیا اور اُن کو دوبارہ و سہ بارہ چھاپنا پڑا، اگر کم فرصتی حایل نہ ھوتی تو ان کتابوں کے اور علی الخصوص پیامِ امین کی اب تک کیی اشاعتیں ھو چکی ھوتیں..

پیامِ امین کی اوّلیں اِشاعت کی جو قدر علم دوست اور صاحب نظر اصحاب نے کی وہ ہر طرح حوصلہ افزا تھی عمایدنے پسندیدگی کے پھول برساے.. جرایدنے شان دار

Marfat.com

ضابطہ ھی کرسکتا ھے پیام امین کے اس دوسری اشاعت میں پھلے کی نسبت دواڑھای گنا زیادہ مواد فراہم کیا گیا ھے اور اس جُست جُو میں مجھے دنیا کی مختلف زبان وں کی قریباً صد بلند پایہ تصنیفات کا مطالعہ کرنا پڑا.. یقین ھے کہ اپنی موجودہ صورت میں یھ ناچیز تالیف اپنے مقصد کو بہ تر طریق پر پورا کرے گی اور نہ صرف مسلمان وں کے ایمان کو تازگی اور تقوِیَت بخشے گی.. بل کہ غیر مسلمان وں کو بھی سیدھی راہ پر لانے میں مدد دے گی (آمین)

محمد عبداللہ منہاس
امرت سر ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۵۷

☆عظمتِ قرآن پر......(کتاب ہذا کا نیا عنوان)

(ﷺ) :رضی اللہ عنہ

Marfat.com

تبصرے کیے..اربابِ فہم نے نکتہ ورانہ داد دی، مذہبی کتب و رسایل نے اس سے بہ کثرت اقتباسات لیے .. واعظوں نے اپنے مواعظ میں اور مقرّروں نے اپنی تقریروں میں اِس سے استفادہ کیا..بعض جامعات نے اسے اسلامی درس گہوں کے کتب خانوں کے لیے منظور کیا.تبلیغی انجمنوں نے مُتذبذِب مسلمانوں اور غیر مذاہب کے لوگوں میں اس کی جِلدیں تقسیم کیں..صاحبِ ذوق بزرگوں نے اس سے تشہیری مواد مرتّب کیا اور کتب فروشوں نے متعدّد زبانوں میں اس کے تراجم شایع کیے..

دنیا رفتہ رفتہ دین اُلفطرۃ کی طرف آ رہی ہے..اِسلام کی طبعی پُکار اُن کو اپنی طرف مایل کر رہی ہے..مخالفین موافقین کی صفوں میں کھڑے ہیں سرورِ کاینات (ﷺ) کو ''جھوٹا نبی'' کہنے والے نادِم اور قرآن کریم کو انسانی تخیّل کا نتیجہ اور قصہ کہانیوں کا مجموعہ سمجھنے والے پشیمان ہیں وہ اب خود کہہ رہے ہیں کہ مادرِ گیتی نے محمد (ﷺ) سے بہ تر فرزند نہیں جنا اور بنی نوعِ انساں کے لیے قرآن سے بہ تر کتاب نہیں اتری وہ تسلیم کرتے ہیں کہ دنیا جس اَمن اور خوش حالی کی تلاش میں سرگرداں ہے اور نہیں پاتی وہ رحمۃ للعالمین (ﷺ) کے قبضہ ٔ قدرت میں ہے اور سلطنتوں اور تہذیبوں کے آیین و دستور جو بن بن کر بگڑ جاتے ہیں ان کی اِصلاح و تکمیل قرآن کا خدای

Marfat.com

اشاعتِ قرآن کی مختصر داستان

قرآن اس مجموعۂ کلام کو کہتے ھیں جو پیغمبرِ اسلام (علیہِ الصلوٰۃُ والسلام) کے عہدِ رسالت (مدت قریباً ۲۳ سال) میں بہ اوقاتِ مختلف وحیِ الٰہی کے ذریعے نازل ھوا..

اِس کی حفاظت کا ذمہ خود پروردگارِ عالم نے لیا اور منشاءِ الٰہی کے پورا کرنے کے لیے رسول اللہ (ﷺ) کے زیرِ ہدایت کلام اللہ کی حفاظت دو طرح پر کی گیی: اوّل حفظ، دوم تحریر. قرآنِ کریم کے جس قدر حصے نازل ھوتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ ان کو یاد کر لیتے یا لکھ لیتے ..

حُفّاظِ قرآن

اس طرح سیکڑوں حفاظِ قرآن پیدا ھو گیے اور ان کی یہ کثرت ھو گیی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں جب مسیلمہ کذّاب کے مقابل میں ہنگامۂ یمامہ بپا ھوا تو اس میں سترّ حفاظِ قرآن شہید ھوے..

ان حفاظِ قرآن کا شہید ھونا غضب تھا قرآن اُن کے نورانی سینوں میں محفوظ تھا بل اُن کے تمام افعال و اعمال تعلیمِ قرآن کے سانچے میں ڈھلے ھوے تھے جو اشاعتِ مذھب کا ایک یقینی ذریعہ تھا ان اللہ کے بندوں کی یہ کیفیت تھی کہ جب کویی شخص اِن میں سے دس آیتیں سیکھ لیتا تو اس سے زیادہ نہ پڑھتا جب تک ان کے معانی کو سمجھ کر ان پر عمل نہ سیکھ لیتا..

کتابتِ قرآن

آیاتِ قرآن کو ضبطِ تحریر میں لانے کا کام زیادہ تر حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) اور حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کرتے تھے حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) نے بھی یہ خوش گوار فرض ادا کیا، ان کے علاوہ دیگر صحابہ کو بھی یہ فخر حاصل ھوا بعض صحابہ قرآن بہ طورِ خود لکھ کر اپنے پاس رکھتے تھے رسول اللہ (ﷺ) اس نعمت کو عام کرنا چاھتے تھے فرمایا کہ تم میں افضل وہ شخص ھے جو قرآن سیکھے اور سکھاے، اس لیے آپ نے لوگ وں میں شوقِ تحریر پیدا کیا اور عمالِ حکومت کے فرایض میں بھی تعلیمِ قرآن کو داخل فرما دیا. آپ نے معاذ بن جبل کو جند (یمن) کا قاضی بنا کر بھیجا کہ وھاں کے لوگ وں کو

Marfat.com

ضابطہ ھی کر سکتا ھے پیام امین کے اس دوسری اشاعت میں پھلے کی نسبت دواڑھای گنا زیادہ مواد فراہم کیا گیا ھے اور اس جُست جُو میں مجھے دنیا کی مختلف زبان وں کی قریباً صد بلند پایہ تصنیفات کا مطالعہ کرنا پڑا.. یقین ھے کہ اپنی موجودہ صورت میں یھ ناچیز تالیف اپنے مقصد کو بہ تر طریق پر پورا کرے گی اور نہ صرف مسلمان وں کے ایمان کو تازگی اور تقوِیَت بخشے گی.. بل کہ غیر مسلمان وں کو بھی سیدھی راہ پر لانے میں مدد دے گی (آمین)

محمد عبداللہ منہاس
امرت سر ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۵۷

☆ عظمتِ قرآن پر...... (کتاب ہذا کا نیا عنوان)

(ﷺ): رضی اللہ عنہ

Marfat.com

قرآن اور شرائع اسلام کی تعلیم دیں جو شخص سب سے بہتر حافظ قرآن ہوتا، اس کو فوج کا سردار بنا دیا جاتا ارشاد تھا کہ قوم کی امامت وہ کرے جو سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہو بدر کے قیدیوں میں سے جو لکھنا جانتے تھے ان کا فدیہ حضور (ﷺ) نے یہ مقرر کیا کہ وہ مدینہ کے دس دس امّیوں کو لکھنا سکھا دیں اور آزادی کی ہوا کھایں..

ابتدا میں تحریر کے لیے صرف رِق (چمڑے کے ورق) استعمال کیے جاتے تھے مگر بعد میں اور چیزیں بھی استعمال ہونے لگیں مثلاً عسیب (کھجور کی شاخ) لخفہ (پتھر کی پتلی تختیاں) کتف (اونٹ یا بکری وغیرہ کے شانے کی چوڑی ہڈیاں) قتب (پالان کی لکڑی وغیرہ)

قرآن ایک مجلّد میں

قرآن کریم یوں تو پیغمبر اسلام (ﷺ) کی حیات ہی میں معرض تحریر میں آچکا تھا اور اس کا بڑا حصہ بھی آں حضرت (ﷺ) ہی کے عہد میں مدوّن ہو چکا تھا، مگر ایک مجلّد میں نقل کرنے کا کام آں حضرت (ﷺ) کی وفات کے بعد انجام کو پھُنچا جنگِ یمامہ میں حفاظِ قرآن کی شہادت نے حضرت عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کے دل میں اندیشہ پیدا کر دیا کہ اگر حفاظِ قرآن اِسی کثرت سے لڑائی وں میں شہید ہوتے رہے تو قرآن کا بہُت سا حصہ ضایع ہو جاے گا، اس لیے قرآن کو ایک مجلّد میں نقل کر لینا چاہیے، آپ (رضی اللہ عنہ) نے حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) سے تحریک کی زید (رضی اللہ عنہ) بن ثابت جو کاتبِ وحی تھے اس کام پر مامور ہوے اور قرآن ایک مجلّد میں نقل کر لیا گیا

تعلیمِ قرآن کی وسعت حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے عہد میں

حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے عہد میں قرآن کی تعلیم کا سلسلہ وسیع ہو چکا تھا اور آپ خود منڈی وں میں تشریف لے جاتے لوگ وں کو قرآن پڑھ کر سناتے اور ان کے منازعات کا فیصلہ کرتے، آپ (رضی اللہ عنہ) نے قاری وں اور معلّم وں کے ذریعے قرآن کو وسعت دی، ان کی تن خواہیں مقرر کیں بدوؤں تک میں قرآن کی تعلیم لازمی کر دی ابوسفیان کا فرض قرار دیا کہ وہ قبایل میں پھر کر ہر شخص کا امتحان لے اور جس کو قرآن کریم کی کوئی آیت یاد نہ ہو، اس کو سزا دے آپ نے معلّمانِ دین ہر مُلک میں مقرر کیے جن کا یہ کام تھا کہ نومسلم وں کو قرآن اور فرایض اِسلام کا درس دیں آپ (رضی اللہ عنہ) نے شام کے مسلمان وں کے لیے تین صحابہ مقرر کیے جو حمص، دمشق اور فلسطین میں درس دیتے تھے ابتدا

Marfat.com

اشاعتِ قرآن کی مختصر داستان

قرآن اس مجموعۂ کلام کو کہتے ہیں جو پیغمبرِ اسلام (علَیہِ الصّلوٰۃُ وَالسّلام) کے عہدِ رسالت (مدت قریباً ۲۳ سال) میں بہ اوقاتِ مختلف وحی الٰہی کے ذریعے نازل ہوا..

اِس کی حفاظت کا ذمہ خود پروردگارِ عالم نے لیا اور منشاءِ الٰہی کے پورا کرنے کے لیے رسول اللہ (ﷺ) کے زیرِ ہدایت کلام اللہ کی حفاظت دو طرح پر کی گیی: اوّل حفظ، دومِ تحریر.. قرآنِ کریم کے جس قدر حصے نازل ہوتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ ان کو یاد کر لیتے یا لکھ لیتے ..

حُفّاظِ قرآن

اس طرح سیکڑوں حفاظِ قرآن پیدا ہو گیے اور ان کی یہ کثرت ہو گیی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں جب مسیلمہ کذّاب کے مقابل میں ہنگامۂ یمامہ بپا ہوا تو اس میں ستّر حفاظِ قرآن شہید ہوے..

ان حفاظِ قرآن کا شہید ہونا غضب تھا قرآن اُن کے نورانی سینوں میں محفوظ تھا بل اُن کے تمام افعال واعمال تعلیمِ قرآن کے سانچے میں ڈھلے ہوے تھے جو اشاعتِ مذہب کا ایک یقینی ذریعہ تھا ان اللہ کے بندوں کی یہ کیفیت تھی کہ جب کویی شخص اِن میں سے دس آیتیں سیکھ لیتا تو اس سے زیادہ نہ پڑھتا جب تک ان کے معانی کو سمجھ کر ان پر عمل نہ سیکھ لیتا..

کتابتِ قرآن

آیاتِ قرآن کو ضبطِ تحریر میں لانے کا کام زیادہ تر حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) اور حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کرتے تھے حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) نے بھی یہ خوش گوار فرض ادا کیا، ان کے علاوہ دیگر صحابہ کو بھی یہ فخر حاصل ہوا بعض صحابہ قرآن بہ طورِ خود لکھ کر اپنے پاس رکھتے تھے رسول اللہ (ﷺ) اس نعمت کو عام کرنا چاہتے تھے فرمایا کہ تم میں افضل وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھاے، اس لیے آپ نے لوگ وں میں شوقِ تحریر پیدا کیا اور عمالِ حکومت کے فرایض میں بھی تعلیمِ قرآن کو داخل فرما دیا. آپ نے معاذ بن جبل کو جند (یمن) کا قاضی بنا کر بھیجا کہ وہاں کے لوگ وں کو

Marfat.com

میں قرآن سیکھنے والوں کے روزینے مقرر کیے فوجوں میں اس کا مطالعہ ضروری قرار دیا عمّال کو حکم تھا کہ اہلِ فوج کو قرآن حفظ کرایں صرف سعد وقاص کی فوج میں تین سو حفاظ تھے آپ نے ہر جگھ تاکیدی احکام بھیجے کہ قرآن مجید کے ساتھ صحتِ الفاظ واعراب کی تعلیم بھی دی جاے، اِسی پر اکتفا نھیں کی بل کہ ادب اور عربیت کی تعلیم بھی لازمی کر دی تا کہ لوگ خود اعراب کی صحت و غلطی کی تمیز کر سکیں آپ (رضی اللہ عنہ) نے قرآن کی حفاظت و اشاعت کے لیے جو کچھ کیا، اس کی نسبت شاہ ولی اللہ نے بالکل صحیح لکھا ھے کہ "امروز ہر کہ قرآن می خواند از طوایف مسلمین منتِ فاروقِ اعظم (رضی اللہ عنہ) در گردنِ اوست" [الفاروق حصہ دوم]

قرآن کی سب سے پہلی مجلّد

اس طرح قرآن کے مجلّدات کی اشاعت سے پہلے قرآن کی تعلیم چاروں طرف پھیل چکی تھی مجلّدات کے بغیر ابتری کا جو اندیشہ تھا اُسے قرآن کو ایک مجلّد میں نقل کر کے رفع کر دیا گیا

قرآن کریم کا یھ سب سے پہلا مرتّب و مدوّن نسخہ اوّل حضرت ابوبکر کے پاس رہا آپ کے بعد حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی تحویل میں آیا، آپ (رضی اللہ عنہ) کی وفات کے بعد آپ (رضی اللہ عنہ) کی صاحب زادی حضرت حفصہ کو منتقل ھوا، حضرت حفصہ اس نسخے کو بھُت عزیز رکھتی تھیں حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) خلیفہ ھوے تو یھ نسخہ لے لیا اور ٢٥ ہجری میں اس کی سات اور بعض روایت وں کے مطابق پانچ نقلیں کرا کر مختلف صوبوں میں بھیجیں..

کتابت میں آپ نے زَبانِ قریش کو قایم رکھا کہ یھی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قرأت تھی آپ (رضی اللہ عنہ) نے دیگر قرأت وں کو ترک کر دیا کہ تحریف و اختلاف کا اندیشہ جاتا رھے، اور خارجی ممالک میں جو زبانِ عربی سے ناآشنا تھے قرأت کی صرف ایک صورت رائج ھو جاے..

آپ نے اس معاملہ میں اس قدر احتیاط سے کام لیا کہ جو غیر مرتّب نسخے لوگ وں کے پاس تھے، وہ جلا دیے حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ھیں کہ "حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) نے یھ نسخے جلایے نھیں بل کہ حکم دیا کہ "یھ نسخے خرقے کی طرح لپیٹ کر رکھ دیے جایں یعنی ان سے کام نہ لیا جاے" بہر حال مقصد ایک ھی تھا اور اس کی زیادہ وجہ یھ تھی کہ سلطنت کے دور دراز حصوں مثلاً شام و آرمینیا میں قرآن کی قرأت میں بھُت اختلاف تھا اور اس کا رفع کرنا ضروری تھا

حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) جامعِ قرآن نہ تھے جیسا کہ عام طور پر مشہور ھے، مگر اس میں کلام نھیں کہ آپ نے قرأت کا ایک طریقہ رائج کر کے اور سُورت وں کو ترتیب دے کر فتنۂ تحریف کو ہمیشہ کے لیے مٹا دیا

Marfat.com

قرآن اور شرایع اسلام کی تعلیم دیں جو شخص سب سے بہتر حافظ قرآن ھوتا، اس کو فوج کا سردار بنا دیا جاتا ارشاد تھا کہ قوم کی امامت وہ کرے جو سب سے زیادہ قرآن پڑھا ھو بدر کے قیدی وں میں سے جو لکھنا جانتے تھے ان کا فدیہ حضور (ﷺ) نے یہ مقرر کیا کہ وہ مدینہ کے دس دس امّی وں کو لکھنا سکھا دیں اور آزادی کی ہوا کھایں..

ابتدا میں تحریر کے لیے صرف رِق (چمڑے کے ورق) استعمال کیے جاتے تھے مگر بعد میں اور چیزیں بھی استعمال ھونے لگیں مثلاً عسیب (کھجور کی شاخ) لخفہ (پتھر کی پتلی تختیاں) کتف (اونٹ یا بکری وغیرہ کے شانے کی چوڑی ھڈیاں) قتب (پالان کی لکڑی وغیرہ)

قرآن ایک مجلّد میں

قرآن کریم یوں تو پیغم بر اسلام (ﷺ) کی حیات ھی میں معرض تحریر میں آچکا تھا اور اس کا بڑا حصہ بھی آں حضرت (ﷺ) ھی کے عہد میں مدوّن ھو چکا تھا، مگر ایک مجلّد میں نقل کرنے کا کام آں حضرت (ﷺ) کی وفات کے بعد انجام کو پھُنچا جنگِ یمامہ میں حفّاظِ قرآن کی شہادت نے حضرت عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کے دل میں اندیشہ پیدا کر دیا کہ اگر حفّاظِ قرآن اِسی کثرت سے لڑای وں میں شہید ھوتے رھے تو قرآن کا بھُت سا حصہ ضایع ھو جاے گا، اس لیے قرآن کو ایک مجلّد میں نقل کر لینا چاھیے، آپ (رضی اللہ عنہ) نے حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) سے تحریک کی زید (رضی اللہ عنہ) بن ثابت جو کاتبِ وحی تھے اس کام پر مامور ھوے اور قرآن ایک مجلّد میں نقل کر لیا گیا

تعلیمِ قرآن کی وسعت حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے عہد میں

حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے عہد میں قرآن کی تعلیم کا سلسلہ وسیع ھو چکا تھا اور آپ خود منڈی وں میں تشریف لے جاتے لوگ وں کو قرآن پڑھ کر سناتے اور ان کے منازعات کا فیصلہ کرتے، آپ (رضی اللہ عنہ) نے قاری وں اور معلّم وں کے ذریعے قرآن کو وسعت دی، ان کی تن خواہیں مقرر کیں بدووں تک میں قرآن کی تعلیم لازمی کر دی ابوسفیان کا فرض قرار دیا کہ وہ قبایل میں پھر کر ہر شخص کا امتحان لے اور جس کو قرآن کریم کی کوی آیت یاد نہ ھو، اس کو سزا دے آپ نے معلّمانِ دین ہر مُلک میں مقرر کیے جن کا یہ کام تھا کہ نو مسلم وں کو قرآن اور فرایض اسلام کا درس دیں آپ (رضی اللہ عنہ) نے شام کے مسلمان وں کے لیے تین صحابہ مقرر کیے جو حمص، دمشق اور فلسطین میں درس دیتے تھے ابتدا

Marfat.com

اور آج کم وبیش ساڑھے تیرہ سو سال بعد ہم قرآن کو بالکل اسی صورت میں پاتے ہیں جس صورت میں کہ وہ حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے عہد میں جمع اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کے عہد میں شایع کیا گیا

دیگر مجلّدات اور ان کی اشاعت

حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) نے قرآن کریم کی جو نقلیں کرایں، ان میں سے ایک مدینہ منورہ میں رکھی گیی اور باقی جلدیں مکہ، شام، یمن، بحرین، بصرہ، کوفہ میں بھیجی گییں علامہ شبلی نعمانی ان نقلوں کے متعلق فرماتے ہیں:

دمشق، اس مصحف کو ابوالقاسم سبتی نے ۶۵۷ ہجری میں جامع دمشق کے مقصورہ میں دیکھا عبدُالملِک کا بیان ہے کہ میں نے اس کو ۷۳۵ ہجری میں دیکھا یہ مصحف میرے سفرقسطن کے زمانے تک دمشق میں موجود تھا کیی برس ہوے جب سلطان عبدُالحمید خاں کے زمانے میں جامع مسجد جل گیی تو یہ مصحف بھی جل گیا

مدینہ منورہ، اس مصحف کا بھی ۷۳۵ ہجری تک پتا چلتا ہے، اس نسخہ کی پشت پر یہ عبارت لکھی ہوی تھی

هذا ما اجمع عليه جماعة من اصحاب الرسول الله صلى الله عليه وسلم منهم زيد بن ثابت و عبدُاللہ بن الزبير و سعيدبن العاص (اس کے بعد اور صحابہ کا نام تھا)

مکہ معظمہ: یہ بھی ۷۳۵ ہجری تک موجود تھا

بصرہ یا کوفہ: یہ قرآن معلوم نہیں کس زمانہ میں قرطبہ پہنچا پھر عبدُالمومن اس کو قرطبہ سے اپنے دارالسلطنت میں بڑے تزک واحتشام سے لایا ۶۴۵ ہجری میں وہ معتضد کے قبضہ میں آیا، اس کے بعد ابوالحسن نے جب تلمسان فتح کیا تو یہ نسخہ اس کے قبضہ میں آیا، اس کے مرنے کے بعد پرتگیز میں پہنچا، وہاں سے ایک تاجر نے کسی طرح اس کو حاصل کیا اور ۷۴۵ ہجری میں شہر فاس میں لایا جہاں مدت تک خزانہ شاہی میں موجود رہا یہ علامہ شبلی کی روایت ہے: ایک دوسری روایت کے مطابق یہ وہ مجلّد ہے جس کی تلاوت کرتے ہوے حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) قتل کیے گیے، یہ مُجلّد ایک مدّت تک بنی امیہ کے پاس رہی، ان کی خلافت کے ساتھ دمشق سے منتقل ہو کر اُندلس پہنچی، اُندلس میں اسلامی سلطنت کے زوال کے بعد مراقش کے دارالخلافہ فاس میں منتقل ہوی ابن بطوطہ کی روایت کے مطابق یہ نسخہ آٹھویں صدی ہجری تک جامع بصرہ میں موجود تھا اور اس پر خلیفہ کے خون کے دھبے نُمایاں تھے، یہی نسخہ ۱۹۰۴ع میں بخارا سے رُوس کے قدیم پایۂ تخت ماسکو میں پہنچا، وہاں سے پھر بخارا میں واپس لایا گیا اور جب ۱۹۲۳ع میں بالشویکوں نے ترکستان پر دوبارہ قبضہ کیا تو اس نسخہ کو پھر ماسکو لے گیے جہاں سے اسے واپس لانے کی کوشش کی جارہی ہے کہتے ہیں کہ یہ مصحف شریف امیر

Marfat.com

میں قرآن سیکھنے والوں کے روزینے مقرر کیے فوج وں میں اس کا مطالعہ ضروری قرار دیا عمال کو حکم تھا کہ اہل فوج کو قرآن حفظ کرایں صرف سعد وقاص کی فوج میں تین سو حفاظ تھے آپ نے ہر جگھ تایدی احکام بھیجے کہ قرآن مجید کے ساتھ صحتِ الفاظ واعراب کی تعلیم بھی دی جاے، اِسی پر اکتفا نھیں کی بل کہ ادب اور عربیت کی تعلیم بھی لازمی کردی تا کہ لوگ خود اعراب کی صحت و غلطی کی تمیز کر سکیں آپ (رض) نے قرآن کی حفاظت واشاعت کے لیے جو کچھ کیا، اس کی نسبت شاہ ولی اللہ نے بِالکل صحیح لکھا ھے کہ ''امروز ہر کہ قرآن می خواند از طوایف مسلمین منتِ فاروقِ اعظم (رض) در گردنِ اوست'' [الفاروق حصہ دوم]

قرآن کی سب سے پہلی مجلّد

اس طرح قرآن کے مجلّدات کی اشاعت سے پہلے قرآن کی تعلیم چاروں طرف پھیل چکی تھی مجلّدات کے بغیر ابتری کا جو اندیشہ تھا اُسے قرآن کو ایک مجلّد میں نقل کر کے رفع کر دیا گیا

قرآن کریم کا یھ سب سے پہلا مرتّب و مدوّن نسخہ اوّل حضرت ابوبکر کے پاس رہا آپ کے بعد حضرت عمر (رض) کی تحویل میں آیا، آپ (رض) کی وفات کے بعد آپ (رض) کی صاحب زادی حضرت حفصہ کو منتقل ھوا، حضرت حفصہ اس نسخے کو بھُت عزیز رکھتی تھیں حضرت عثمان (رض) خلیفہ ھوے تو یھ نسخہ لے لیا اور ۲۵ ہجری میں اس کی سات اور بعض روایت وں کے مطابق پانچ نقلیں کرا کر مختلف صوبوں میں بھیجیں..

کتابت میں آپ نے زبانِ قریش کو قایم رکھا کہ یھی رسول اللہ (ﷺ) کی قرأت تھی آپ (رض) نے دیگر قرأت وں کو ترک کر دیا کہ تحریف واختلاف کا اندیشہ جاتا رھے، اور خارجی ممالک میں جو زبانِ عربی سے نا آشنا تھے قرأت کی صرف ایک صورت رایج ھو جاے..

آپ نے اس معاملہ میں اس قدر احتیاط سے کام لیا کہ جو غیر مرتّب نسخے لوگ وں کے پاس تھے، وہ جلا دیے حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ھیں کہ ''حضرت عثمان (رض) نے یھ نسخے جلاے نھیں بل کہ حکم دیا کہ ''یھ نسخے خرقے کی طرح لپیٹ کر رکھ دیے جایں یعنی ان سے کام نہ لیا جاے '' بہر حال مقصد ایک ھی تھا اور اس کی زیادہ وجہ یھ تھی کہ سلطنت کے دور دراز حصوں مثلاً شام و آرمینیا میں قرآن کی قرأت میں بھُت اختلاف تھا اور اس کا رفع کرنا ضروری تھا

حضرت عثمان (رض) جامعِ قرآن نہ تھے جیسا کہ عام طور پر مشہور ھے، مگر اس میں کلام نھیں کہ آپ نے قرأت کا ایک طریقہ رایج کر کے اور سُورت وں کو ترتیب دے کر فتنہ تحریف کو ہمیشہ کے لیے مٹا دیا

Marfat.com

تیمور کے زمانے میں ابوبکر الشاشی کی طرف سے حضرت شیخ عبدُ اللہ کے مرقد پر رکھ دیا گیا تھا جہاں سے وہ بالشویک وں کے ہات آیا ..

علامہ مقریزی نے کتاب الخطط میں جہاں قاضی فافیل (سلطان صلاح الدِین کا وزیر تھا) کے مدرسہ کا ذکر کیا ہے، لکھا ہے کہ اس کے کتب خانہ میں مصحفِ عثمانی کا نسخہ موجود تھا جس کو قاضی فافیل نے بیس ہزار اشرفی میں خریدا تھا [تہذیب الاخلاق، بابت صفر ۱۳۲۹ ہجری]

قاہرہ کے اخبار 'وادی النیل' میں ان تبرکات کی فہرس شایع ہوی ہے جو خلافت کے ترکی میں منتقل ہوتے وقت سلطان سلیم اوّل کے حوالے کی گییں، ان میں ایک حضرت عثمان (رض) کا ایک حضرت علی (رض) ابن ابی طالب کا اور ایک علی زین العابدین کے ہات کا لکھا ہوا قرآن بھی ہے

[نیو اورینٹ بابت فروری ۱۹۲۵ ص ۱۷۰]

قرآن کی ایک ایک نقل حضرت علی (رض) اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ نے بھی اپنے طور پر تیار کی تھی حضرت علی (رض) کے مصحف کی نقل مشہد میں محفوظ ہے اور اس پر آپ کے دست خط بھی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ قرآن کے چند اوراق حضرت علی (رض) کے ہات کے لکھے ہوے لاہور کی شاہی مسجد میں بھی موجود ہیں

نومبر ۱۹۳۰ میں ایران کے محکمہ اثریات کو نبی کریم (ﷺ) کے خلیفہ ثابت اور صحابی حضرت عثمان بن عفان (رض) کے دستِ مبارک کا لکھا ہوا ایک نسخہ قرآن ایرانی کُردستان کے ضلع آرمان کے موضع نخل کی ایک مسجد سے دست یاب ہوا، اس نسخہ متبرکہ کو تہران کے عجایب خانہ آثار عتیقہ میں بہ حفاظت تمام رکھا گیا، اِسی محکمہ کو ۱۹۳۰ع میں ایک اور نسخہ حضرت علی (رض) کے دستِ مبارک کا جو کوفی خط میں لکھا ہوا تھا دست یاب ہوا اور اس کو بھی عجایب خانہ مذکور میں رکھ دیا گیا

قرآن مجید کا ایک نسخہ حضرت امام حسن (رض) نے اپنے دستِ مبارک سے لکھا تھا، اس کے قریباً چار سو صفحات ہیں اور یہ ہرن کی کھال پر لکھا ہوا ہے ایک اور چھوٹی تقطیع کا قرآن حضرت سجّاد نے لکھا تھا ان ہر دو نسخوں کے چند اوراق کا عکس ۲۹ جمادیٰ الآخر ۱۳۴۵ ہجری کے اخبار 'ایران' (تہران) میں شایع ہوا تھا حضرت امام حسین کے لکھے ہوے چند اوراق قرآن بہ خطِ کوفی امیر تیمور کو سلطان بایزید یل دِرم کے کتب خانے سے ملے تھے جن کو سلاطین تیموریہ نے بہ حفاظت رکھا ۱۸۵۷ع میں یہ اوراق بہادُر شاہ آخری تیموری بادشہ کے قبضے سے نکال کر حکومت انگریزی نے ولایت بھجوا دیے لیکن تین اوراق جن میں سے ایک پر شاہ جہاں کی مُہر ہے اب تک دہلی میں موجود ہے

Marfat.com

اور آج کم و بیش ساڑھے تیرہ سو سال بعد ہم قرآن کو بالکل اسی صورت میں پاتے ہیں جس صورت میں کہ وہ حضرت ابوبکر (ﷺ) کے عہد میں جمع اور حضرت عثمان (ﷺ) کے عہد میں شایع کیا گیا

دیگر مجلّدات اور ان کی اشاعت

حضرت عثمان (ﷺ) نے قرآن کریم کی جو نقلیں کرایں، ان میں سے ایک مدینہ منورہ میں رکھی گیی اور باقی جلدیں مکہ، شام، یمن، بحرین، بصرہ، کوفہ میں بھیجی گییں علامہ شبلی نعمانی ان نقلوں کے متعلّق فرماتے ہیں:

دمشق، اس مصحف کو ابوالقاسم سبتی نے ۶۵۷ ہجری میں جامع دمشق کے مقصورہ میں دیکھا عبدُالملِک کا بیان ہے کہ میں نے اس کو ۷۳۵ ہجری میں دیکھا یہ مصحف میرے سفر قسطن کے زمانے تک دمشق میں موجود تھا کیی برس ہوے جب سلطان عبدُالحمید خاں کے زمانے میں جامع مسجد جل گیی تو یہ مصحف بھی جل گیا

مدینہ منورہ، اس مصحف کا بھی ۷۳۵ ہجری تک پتا چلتا ہے، اس نسخہ کی پشت پر یہ عبارت لکھی ہوی تھی

هذا ما اجمع عليه جماعة من اصحاب الرسول الله صلى الله عليه وسلم منهم زيد بن ثابت و عبدُاللهِ بن الزبير و سعيدبن العاص (اس کے بعد اور صحابہ کا نام تھا)

مکہ معظمہ: یہ بھی ۷۳۵ ہجری تک موجود تھا

بصرہ یا کوفہ: یہ قرآن معلوم نہیں کس زمانہ میں قرطبہ پہنچا پھر عبدُالمومن اس کو قرطبہ سے اپنے دارالسلطنت میں بڑے تزک و احتشام سے لایا ۶۴۵ ہجری میں وہ معتضد کے قبضہ میں آیا، اس کے بعد ابوالحسن نے جب تلمسان فتح کیا تو یہ نسخہ اس کے قبضہ میں آیا، اس کے مرنے کے بعد پرتگیز میں پہنچا، وہاں سے ایک تاجر نے کسی طرح اس کو حاصل کیا اور ۷۴۵ ہجری میں شہر فاس میں لایا جہاں مدت تک خزانہ شاہی میں موجود رہا یہ علامہ شبلی کی روایت ہے: ایک دوسری روایت کے مطابق یہ وہ مجلّد ہے جس کی تلاوت کرتے ہوے حضرت عثمان (ﷺ) قتل کیے گیے، یہ مجلّد ایک مدّت تک بنی امیّہ کے پاس رہی، ان کی خلافت کے ساتھ دمشق سے منتقل ہو کر اُندلس پہنچی، اُندلس میں اِسلامی سلطنت کے زوال کے بعد مراقش کے دارالخلافہ فاس میں منتقل ہوی ابن بطوطہ کی روایت کے مطابق یہ نسخہ آٹھویں صدی ہجری تک جامع بصرہ میں موجود تھا اور اس پر خلیفہ کے خون کے دھبے نُمایاں تھے، یہی نسخہ ۱۹۰۴ع میں بخارا سے رُوس کے قدیم پایۂ تخت ماسکو میں پہنچا، وہاں سے پھر بخارا میں واپس لایا گیا اور جب ۱۹۲۳ع میں بالشویکوں نے ترکستان پر دوبارہ قبضہ کیا تو اس نسخہ کو پھر ماسکو لے گیے جہاں سے اسے واپس لانے کی کوشش کی جارہی ہے کہتے ہیں کہ یہ مصحف شریف امیر

Marfat.com

قرآن میں نُقطے اور اعراب

حضرت عثمان (ﷺ) نے قرآن کے جو نسخے لکھوائے تھے، وہ نقطوں اور اعراب سے خالی تھے عرب وں کو ان کے پڑھنے میں کوئی دقت نہ تھی، اس لیے کہ عربی ان کی مادری زَباں تھے اور وہ قرأت رسول اللہ (ﷺ) سے بہ خوبی واقف تھے لیکن جب عجمی قومیں جوق در جوق دین الفطرت سے مشرّف ہونے لگیں تو زبانِ عرب سے نا آشنا ہونے کے باعث ان کو سخت دشواری پیش آئی، ابوالاسود دُیلی (متوفا ۶۹ ہجری) نے جن کو حضرت علی (ﷺ) نے کوفہ میں تدوین قواعد نحو کا حکم دیا تھا، اس طرف سب سے پہلے توجّہ کی اور قرآن مجید میں نقطے لگوائے بعض مورّخین کی رائے میں یہ خیال معاویہ اور بعض کے نزدیک عبدُ المِلک بن مروان کے زمانے میں پیدا ہوا

حُجاج بن یوسف (متوفا ۹۰ ہجری) گورنر عراق کے ماتحت کوفہ و بصرہ میں جہاں کیی صحابہ رسول آباد ہوگیے تھے، قرآن کی تعلیم ذوق وشوق سے ہوتی تھی بصرہ میں علم نحو کی تدوین ہوی جس نے بعد میں لوگ وں کی توجّہ کو صرف ونحو کی اُلجھن وں میں پھنسا کر قرآن سے غافل بنا دیا حجاج اپنے ظلم وستم کے لیے مشہور ھے لیکن اس کی زندگی کا یہ پہلو نظر انداز نہیں ہوسکتا کہ اس کو قرآن سے بے حد شغف تھا، اس نے عجمی وں کی دِقّت محسوس کر کے قرآن مجید میں نقطے لگوائے اور اس کے متعدد نسخے لکھوا کر ممالکِ غیر میں تقسیم کرائے حُجاج کو قرآن سے اتنی الفت تھی کہ جب اس کا انتقال ہوا تو اس کے قبضے میں اسلحہ اور چند سکّوں کے علاوہ صرف قرآن کا ایک نسخہ نکلا [تاریخ ادبیات عرب کی مصنفہ: نکلسن، ص ۲۰۳] ایک روایت کے بہ موجب حجاج نے صرف نقطوں کے ذریعے اعراب کا اظہار کر کے لکھوانا شروع کیا لیکن یہ طریقہ نقایص سے خالی نہ تھا، اس لیے خلیل بن احمد (متوفا ۱۷۰ ہجری) نے نقطوں کے عوض مروّجہ زیر وزبر وپیش کی علامات ایجاد کیں..

خُلفاے بنواُمیّہ اور قرآن

خلفاے بنواُمیّہ نے قرآن کریم کے مطالعہ کو بھت وسعت دی خلیفہ عبدُ المِلک (۶۵ ہجری) نے اپنی سلطنت میں بھت سی اصلاحات کیں، اس کو قرآن سے خاص اُلفت تھی، اس نے سکہ پر قرآن کی آیتیں کھدوایں عربی نستعلیق کے نقایص دور کیے اور قرآن کے مطالعہ وتفسیر کو آسان بنایا ایک موقع پر عبدُ المِلک کا لڑکا غزوات اِسلام کے حالات ایک کتاب میں پڑھ رہا تھا: خلیفہ نے اس کے جلاے جانے کا حکم دیا اور اسے مطالعہ قرآن کی ہدایت وتلقین کی ولید (۸۶ ہجری) اگرچہ اپنے شوق

Marfat.com

تیمور کے زمانے میں ابوبکر الشاشی کی طرف سے حضرت شیخ عبدُاللہ کے مرقد پر رکھ دیا گیا تھا جھاں سے وہ بالشویک وں کے ھات آیا ..

علامہ مقریزی نے کتاب الخطط میں جھاں قاضی فافیل (سلطان صلاح الدین کا وزیر تھا) کے مدرسہ کا ذکر کیا ھے، لکھا ھے کہ اس کے کتُب خانہ میں مصحفِ عثمانی کا نسخہ موجود تھا جس کو قاضی فافیل نے بیس ہزار اشرفی میں خریدا تھا [تہذیب الاخلاق، بابت صفر ۱۳۲۹ ہجری]

قاہرہ کے اخبار 'وادی النیل' میں ان تبرکات کی فہرس شایع ھوی ھے جو خلافت کے ترکی میں منتقل ھوتے وقت سلطان سلیم اوّل کے حوالے کی گییں، ان میں ایک حضرت عثمان (رض) کا ایک حضرت علی (رض) ابن ابی طالب کا اور ایک علی زین العابدین کے ھات کا لکھا ھوا قرآن بھی ھے

[نیو اورینٹ بابت فروری ۱۹۲۵ ص ۱۷۰]

قرآن کی ایک ایک نقل حضرت علی (رض) اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ نے بھی اپنے طور پر تیار کی تھی حضرت علی (رض) کے مصحف کی نقل مشہد میں محفوظ ھے اور اس پر آپ کے دست خط بھی ھیں بیان کیا جاتا ھے کہ قرآن کے چند اوراق حضرت علی (رض) کے ھات کے لکھے ھوے لاھور کی شاھی مسجد میں بھی موجود ھیں

نومبر ۱۹۳۰ میں ایران کے محکمہ اثریات کو نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلیفہ ثابت اور صحابی حضرت عثمان بن عفان (رض) کے دستِ مبارک کا لکھا ھوا ایک نسخہ قرآن ایرانی کُردستان کے ضلع آرمان کے موضع نخل کی ایک مسجد سے دست یاب ھوا، اس نسخہ متبرکہ کو تہران کے عجایب خانہ آثار عتیقہ میں بہ حفاظت تمام رکھا گیا، اِسی محکمہ کو ۱۹۳۰ء میں ایک اور نسخہ حضرت علی (رض) کے دستِ مبارک کا جو کوفی خط میں لکھا ھوا تھا دست یاب ھوا اور اس کو بھی عجایب خانہ مذکور میں رکھ دیا گیا

قرآن مجید کا ایک نسخہ حضرت امام حسن (رض) نے اپنے دستِ مبارک سے لکھا تھا، اس کے قریباً چار سو صفحات ھیں اور یہ ھرن کی کھال پر لکھا ھوا ھے ایک اور چھوٹی تقطیع کا قرآن حضرت سجّاد نے لکھا تھا ان ہر دو نسخوں کے چند اوراق کا عکس ۲۹ جمادیُ الآخر ۱۳۴۵ ہجری کے اخبار 'ایران' (تہران) میں شایع ھوا تھا حضرت امام حسین کے لکھے ھوے چند اوراق قرآن بہ خطِ کوفی امیر تیمور کو سلطان بایزید یل درُم کے کتُب خانے سے ملے تھے جن کو سلاطین تیموریہ نے بہ حفاظت رکھا ۱۳۵۷ء میں یہ اوراق بہادُر شاہ آخری تیموری بادشہ کے قبضے سے نکال کر حکومت انگریزی نے ولایت بھجوا دیے لیکن تین اوراق جن میں سے ایک پر شاہ جہاں کی مُہر ھے اب تک دہلی میں موجود ھے

Marfat.com

تعمیر کے لیے مشہور تھا اور اُس کے عہد میں لوگ آپس میں ملتے تھے تو صرف عمارات ھی کا حال پوچھتے تھے تاھم وہ لوگ وں کو ہمیشہ حفظِ قرآن کی ترغیب دیتا تھا حفاظ کو فیاضی سے وظایف عطا کرتا اور جو لوگ قرآن کو حفظ نھیں کرتے تھے، ان کو سزا دیتا تھا، اس بارے میں ولید نے حضرت عمر فاروق (ﷺ) کی پیروی کی حضرت عمر بن عبدُ العزیز (۹۹ ہجری) نے قرآن کی تعلیم کی توسیع کو اپنا جزو ایمان بنالیا، ان کے عہد میں رعایا میں قرآن و مذھب کا ہر وقت چرچا رھتا تھا جب وہ خلیفہ ھوے تو باھمی ملاقات میں ایک شخص دوسرے سے کہتا تھا کہ رات کو تم کون سا وظیفہ پڑھتے ھو؟ تم نے قرآن کتنا حفظ کیا ھے؟ قرآن کب ختم کروگے؟ اور کب ختم کیا تھا؟ مھینے میں کتنے روزے رکھتے ھو؟

قرآن افریقا میں

قرآن کی مُجلّدات شمالی افریقا میں خلیفہ عبدُ المُلِک کے عہد میں پھُنچیں، یھ وہ زمانہ ھے جب بربروں نے بہادُر ملکہ کاہنہ کے ماتحت عرب حملہ آوروں کا مقابلہ شروع کیا، وہ مادی اور روحانی دونو طرح سے مغلوب ھوگیے ایک طرف انھوں نے مسلمان وں کی مادی حکومت کو تسلیم کیا اور دوسری جانب قرآن کو سر آنکھوں پر جگھ دی تاریخ شاہد ھے کہ یھ لوگ اِسلام کے فضایل اور مسلمان وں کی خوبیاں دیکھ دیکھ کر مسلمان ھوے عرب کے عالم اور فقیہ مقرر تھے کہ ان کے سامنے قرآن پڑھیں اور قرآن کی عبارت ان کو سمجھایں "انھیں بربروں کی مدد سے ۹۲ ہجری میں طارق ھسپانیا کی تسخیر کو اٹھا قرآن کی مُجلّدات یھاں سے سوڈان اور حبشی اقوام میں پھُنچیں اور دریاے ناگر کے بالای جانب تمام بستیاں کلامِ اللّٰہ کے نور سے چمک اٹھیں حتّٰی کہ افریقا کے شہر علم و فضل کے مرکز بن گیے، شہر ٹمبک ٹو جو ۴۵۹ ہجری میں آباد ھوا، اِسلامی عُلوم و فُنون کا گہوارا بن گیا ابن بطوطہ نے چودھویں صدی عیسوی میں اس مُلک کا سفر کیا اور حبشی مسلمان وں کی نسبت لکھا: "وہ پابند صوم وصلوٰۃ ھیں اور قرآن پڑھتے ھیں " قرآن سوڈان کے انتہای مغربی حصہ سے ھوتا ھوا بورنیو پھُنچا اور بالآخر سوڈان سے لے کر مصر اور نوبیہ کی سرحد تک اور اس طرح افریقا کے مرکز تک پھُنچ گیا، یھاں اِسلامی کوشش وں کا گویا دو دریاوں کا سنگم ھوگیا یعنی تبلیغ اِسلام کا ایک دریا مغرب سے، دوسرا شمال مشرق سے چلا اور دونو دریا افریقا کے وسط میں مل گیے جھاں اِسلام کے چشمے اُبل اُبل کر بالآخر سارے افریقا میں پھیل گیے

[دعوتِ اِسلام، مصنفہ: پروفیسر آرنلڈ، ص ۳۴۲]

Marfat.com

قرآن میں نُقطے اور اعراب

حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) نے قرآن کے جو نسخے لکھوائے تھے، وہ نقطوں اور اعراب سے خالی تھے عرب وں کو ان کے پڑھنے میں کوئی دقت نہ تھی، اس لیے کہ عربی ان کی مادری زباں ھے اور وہ قرأت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بہ خوبی واقف تھے لیکن جب عجمی قومیں جوق در جوق دین الفطرت سے مشرّف ھونے لگیں تو زبانِ عرب سے نا آشنا ھونے کے باعث ان کو سخت دشواری پیش آئی، ابوالاسود دُیلی (متوفا ۶۹ ہجری) نے جن کو حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے کوفہ میں تدوین قواعد نحو کا حکم دیا تھا، اس طرف سب سے پہلے توجّہ کی اور قرآن مجید میں نقطے لگوائے بعض مؤرّخین کی رائے میں یھ خیال معاویہ اور بعض کے نزدیک عبدُ الملِک بن مروان کے زمانے میں پیدا ھوا

حُجاج بن یوسف (متوفا ۹۰ ہجری) گورنر عراق کے ماتحت کوفہ و بصرہ میں جھاں کیی صحابہ رسول آباد ھوگیے تھے، قرآن کی تعلیم ذوق وشوق سے ھوتی تھی بصرہ میں علم نحو کی تدوین ھوی جس نے بعد میں لوگ وں کی توجّہ کو صرف و نحو کی اُلجھن وں میں پھنسا کر قرآن سے غافل بنا دیا حجاج اپنے ظلم وستم کے لیے مشھور ھے لیکن اس کی زندگی کا یھ پہلو نظر انداز نھیں ھوسکتا کہ اس کو قرآن سے بے حد شغف تھا، اس نے عجمی وں کی دِقّت محسوس کر کے قرآن مجید میں نقطے لگوائے اور اس کے متعدد نسخے لکھوا کر ممالکِ غیر میں تقسیم کرائے حُجاج کو قرآن سے اتنی الفت تھی کہ جب اس کا انتقال ھوا تو اس کے قبضے میں اسلحہ اور چند سکّوں کے علاوہ صرف قرآن کا ایک نسخہ نکلا [تاریخ ادبیات عرب کی مصنفہ: نکلسن، ص ۲۰۳] ایک روایت کے بہ موجب حجاج نے صرف نقطوں کے ذریعے اعراب کا اظھار کر کے لکھوانا شروع کیا لیکن یھ طریقہ نقایص سے خالی نہ تھا، اس لیے خلیل بن احمد (متوفا ۱۷۰ ہجری) نے نقطوں کے عوض مروّجہ زیر و زبر و پیش کی علامات ایجاد کیں۔۔

خُلفاے بنواُمیّہ اور قرآن

خلفاے بنواُمیّہ نے قرآن کریم کے مطالعہ کو بھت وسعت دی خلیفہ عبدُ الملِک (۶۵ ہجری) نے اپنی سلطنت میں بھت سی اصلاحات کیں، اس کو قرآن سے خاص اُلفت تھی، اس نے سکہ پر قرآن کی آیتیں کھدوایں عربی نستعلیق کے نقایص دور کیے اور قرآن کے مطالعہ و تفسیر کو آسان بنایا ایک موقع پر عبدُ الملِک کا لڑکا غزوات اِسلام کے حالات ایک کتاب میں پڑھ رھا تھا: خلیفہ نے اس کے جلاے جانے کا حکم دیا اور اسے مطالعہ قرآن کی ہدایت و تلقین کی ولید (۸۶ ہجری) اگرچہ اپنے شوق

Marfat.com

قرآن یورپ میں

خلیفہ عبدُ الملِک کے بعد ولید کا زمانہ آیا تو قرآن نے افریقا سے نکل کر یورپ کا رُخ کِیا شمالی افریقا میں مسلمان وں کی فتوحات، خوش حالی، انصاف اور اخلاق کی نعمتیں اپنے ہم رہ لای تھیں موسیٰ بن نصیر افریقا کا گورنر تھا، اس نے بھُت سی اصلاحات رایج کیں مدارس اور کارخانے جاری کیے، تجارت کو ترقی دی اور قرآن کی تعلیم کو عام کِیا ھسپتانیا اس وقت گاتھ قوم کے ظلم وستم کا تختۂ مشق بنا ھوا تھا بھُت سے لوگ وں نے موسیٰ کی حکومت میں پنہ لی موسیٰ نے ظالم وں کو ان کے کیفرِ کردار تک پھُنچانے کے لیے خلیفہ ولید کی اجازت سے طارق کو روانہ کِیا طارق نے ۹۲ ہجری میں جبل الطارق پر اپنا جھنڈا گاڑا اور یورپ کو وہ چیز دی جس کی اسے ضرورت تھی یعنی قرآن یھیں سے سیڈ ونیا، کارموران، غرناطہ اور قرطبہ، الجیرس اور اسٹگارگا میں قرآن کی مُجلّدات تقسیم ھویں موسیٰ خود قرآن ھات میں لیے اشبیلیہ، میڈرڈ اور طلیطہ کو فتح کرتا ھوا فرانس میں وارد ھوا اور پیرینیز تک بڑھتا ھوا چلا گیا اگر ولید ان جاں باز فرزندانِ اِسلام کو اس موقع پر واپس نہ بلا لیتا تو آج یورپ میں انجیل کی بہ جاے قرآن کی حکومت ھوتی..

قرآن اور دیگر اِسلامی مذہبی کُتب نے ھسپانیا کے عیسای وں کو اس درجہ مسحور کِیا کہ ان میں سے بھُت سے مسلمان ھو گیے اور جو مسلمان نھیں ھوے تھے وہ نہایت ذوق وشوق سے قرآن اور دیگر کُتب کا مطالعہ کرتے تھے، اس زمانے میں عیسای نوجوان وں کے اس رجحان کو دیکھ کر پادری وں نے شکایت کہ آج کل کے عیسای نوجوان کل دانی وں (مسلمان وں) کی کتاب وں پر بحث کرتے ھیں اور صنایع بدایع آمیز تحریروں سے ان کو شہرت دیتے ھیں" عیسای اپنے دین وآیین کو چھوڑ کر مذہب اِسلام کے شیفتہ ھو گیے تھے، ان کی نسبت یہ کہا گیا کہ "ایسے بے شمار اور ہر قسم کے ھیں جو' کل دانی' (عربی) زَباں کی رنگیں عبارتیں بڑے طُم طُراق سے پڑھنے کو موجود ھوتے ھیں "اس حالت کو دیکھ کر اِسلام کے متعصّب دشمن الور کو بھی قرآن کی فصیح عبارت کی نسبت یھی کہتے بن پڑا کہ عیسای بھی اس کو پڑھے اور تعریف کیے بغیر نھیں رہ سکتے تو قدرتاً خیال ھو سکتا ھے کہ اِسلامی آثار نے عیسای وں میں سرایت کی ھوگی چناں چہ طلی طلہ کے اسقف الھاندوس کے اس اصول کو کہ "انسان فطرتاً مسیحی نھیں بل کہ بیٹا بنا لینے سے اللہ کا فرزند ھوا" قرآن کی تعلیم کا نتیجہ قرار دیا گیا

اس زمانے کے پادری وں کو تو یہ شکایت تھی کہ عیسای قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ھیں، لیکن عہدِ حاضر میں طرزِ عمل اس کے برعکس ھے، کچھ زمانہ ھوا فلسطین میں سرکاری مدرسوں کے نظام ونصاب

۹۲۰۶۲

Marfat.com

تعمیر کے لیے مشہور تھا اور اُس کے عہد میں لوگ آپس میں ملتے تھے تو صرف عمارات ھی کا حال پوچھتے تھے تاھم وہ لوگ وں کو ہمیشہ حفظِ قرآن کی ترغیب دیتا تھا حفاظ کو فیاضی سے وظایف عطا کرتا اور جو لوگ قرآن کو حفظ نھیں کرتے تھے، ان کو سزا دیتا تھا، اس بارے میں ولید نے حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کی پیروی کی حضرت عمر بن عبدُ العزیز (۹۹ ہجری) نے قرآن کی تعلیم کی توسیع کو اپنا جزو ایمان بنالیا، ان کے عہد میں رعایا میں قرآن و مذہب کا ہر وقت چرچا رھتا تھا جب وہ خلیفہ ھوے تو باھمی ملاقات میں ایک شخص دوسرے سے کہتا تھا کہ رات کو تم کون سا وظیفہ پڑھتے ہو؟ تم نے قرآن کتنا حفظ کِیا ھے؟ قرآن کب ختم کرو گے؟ اور کب ختم کِیا تھا؟ مھینے میں کتنے روزے رکھتے ہو؟

قرآن افریقا میں

قرآن کی مُجلّدات شمالی افریقا میں خلیفہ عبدُ الملِک کے عہد میں پھُنچیں، یھ وہ زمانہ ھے جب بربروں نے بہادُر ملکہ کاہنہ کے ماتحت عرب حملہ آوروں کا مقابلہ شروع کِیا، وہ مادی اور روحانی دونو طرح سے مغلوب ھوگیے ایک طرف انھوں نے مسلمان وں کی مادی حکومت کو تسلیم کِیا اور دوسری جانب قرآن کو سر آنکھوں پر جگھ دی تاریخ شاہد ھے کہ یھ لوگ اِسلام کے فضایل اور مسلمان وں کی خوبیاں دیکھ دیکھ کر مسلمان ھوے عرب کے عالم اور فقیہ مقرر تھے کہ ان کے سامنے قرآن پڑھیں اور قرآن کی عبارت ان کو سمجھایں ''انھیں بربروں کی مدد سے ۹۲ ہجری میں طارق ھسپانیا کی تسخیر کو اٹھا قرآن کی مُجلّدات یھاں سے سوڈان اور حبشی اقوام میں پھُنچیں اور دریاے نائگر کے بالای جانب تمام بستیاں کلامِ اللہ کے نور سے چمک اٹھیں حتّا کہ افریقا کے شہر علم و فضل کے مرکز بن گیے، شہر ٹمبک ٹو جو ۴۵۹ ہجری میں آباد ھوا، اِسلامی عُلوم و فُنون کا گہوارا بن گیا ابن بطوطہ نے چودھویں صدی عیسوی میں اس مُلک کا سفر کِیا اور حبشی مسلمان وں کی نسبت لکھا: ''وہ پابند صوم وصلوٰۃ ھیں اور قرآن پڑھتے ھیں '' قرآن سوڈان کے انتہای مغربی حصہ سے ھوتا ھوا بورنیو پھُنچا اور بالآخر سوڈان سے لے کر مصر اور نوبیہ کی سرحد تک اور اس طرح افریقا کے مرکز تک پھُنچ گیا، یھاں اِسلامی کوشش وں کا گویا دو دریاوں کا سنگم ھوگیا یعنی تبلیغ اِسلام کا ایک دریا مغرب سے، دوسرا شمال مشرق سے چلا اور دونو دریا افریقا کے وسط میں مل گیے جھاں اِسلام کے چشمے اُبل اُبل کر بالآخر سارے افریقا میں پھیل گیے

[دعوتِ اِسلام، مصنفہ: پروفیسر آرنلڈ، ص ۳۴۲]

Marfat.com

تعلیم کے متعلق ایک جلسہ ہوا جس میں مدرسہ نمانویہ کے مدرس اعلا صیداوی نے تجویز پیش کی کہ سرکاری مدرسوں کے اعلا درجوں میں قرآن کی تعلیم لازمی قرار دی جاے تاکہ عیسائیوں کی آیندہ نسل قرآن کی بلاغت کے فایدے سے محروم نہ رہے اور ان کی زباں درست ہو اور ملکۂ بیاں ہویدا ہو۔۔

ھسپانیا میں علم وفضل کی روشنیوں پھیلتے دیکھ کر سلیم القلب لوگ وھاں جمع ہونے لگے جرمنی کا مشہور مصلح لوتھر (المتولد ۱۴۸۳ع) بھی انھی میں تھا، اس نے اطالی درس گہوں میں تعلیم پائی تھی اور ان درس گہوں میں جیسا کہ تحقیقات سے ثابت ہوتا ھے عربی فلسفے کا درس دیا جاتا تھا، اس نے قرطبہ، غرناطہ اور طلیطلہ کا بھی سفر کیا جو اس وقت علومِ عربیہ کے خاص مرکز تھے لوتھر کی فطرتِ سعید اسے بائبل کی تعلیم سے بیزار کر چکی تھی، یہاں قرآن کی نورانی تعلیم سے اس کے دل و دماغ روشن ہوگیے اور وہ قرآن کا ایک نسخہ لے کر جرمنی کی طرف روانہ ہوا جھاں اس نے ایک لاطینی ترجمہ کی مدد سے قرآن کا جرمن زباں میں ترجمہ کیا، یہ جرمنی کی زباں میں قرآن مجید کا سب سے پھلا ترجمہ تھا ترجمے کی اشاعت اور لوتھر کی اصلاحی کوششوں نے جنھوں نے بعد میں پروٹس ٹنٹ فرقے کی صورت اختیار کی، اس کے دوستوں، بادشہِ وقت اور پاپاے روم کی طرف سے کفر کے فتوے دلاے اور اسے مذہب عیسائی سے خارج کیا گیا۔۔

یہ اخراجِ مذہب اِسی طرح قرآن کی اشاعت کا باعث ہوا جس طرح بعد میں (۱۶۱۰ع) ھسپانیا کے دس لاکھ مسلمان باشندوں (مورسکیوں) کا اخراج باعث رحمت ہوا جب یہ لوگ مُلک بدر کیے گیے تو وہ قرآن ھات میں لیے چاروں طرف پھیل گیے اور ھم دیکھتے ھیں کہ اگرچہ فرانس میں قرآن کی مجلّدات گیارہویں صدی عیسوی سے پہلے پہنچ چکی تھیں اور بارہویں صدی عیسوی کی ابتدا میں قرآن کا لاطینی ترجمہ ھو چکا تھا اور اٹلی میں چودھویں صدی عیسوی میں اور جرمنی میں پندرہویں صدی عیسوی میں پہنچ چکا تھا مگر یورپ کے مختلف مُلکوں میں قرآن کی طباعت اور مختلف زبانوں میں اس کے ترجمے زیادہ تر مورسکیوں کے اخراج کے بعد ھی شایع ھوے اور یہ اس بات کی دلیل ھے کہ مورسکیوں کا اخراج یورپ میں قرآن کی اشاعت کا باعث ھو گیا

یہاں مشہور جرمن ادیب اور تمثیل نگار کا تذکرہ دل چسپی سے خالی نہ ہوگا: عام اہلِ مغرب کے برعکس گویٹے آں حضرت (ﷺ) کی صداقت کا قایل تھا، اس نے تمثیل کی تیاری کے لیے قرآن کریم اور آں حضرت (ﷺ) کی حیات کا بہ غور مطالعہ کیا، اس تمثیل کا مفہوم گویٹے نے خود بیان کیا ھے کہتا ھے کہ "اس تمثیل کے لکھنے کا خیال اس کے دل میں اس نظریہ کی تفسیر کے لیے پیدا ہوا کہ ہر شخص جو کوئی

Marfat.com

قرآن یورپ میں

خلیفہ عبدُالملِک کے بعد ولید کا زمانہ آیا تو قرآن نے افریقا سے نکل کر یورپ کا رُخ کِیا شمالی افریقا میں مسلمانوں کی فتوحات، خوش حالی، انصاف اور اخلاق کی نعمتیں اپنے ہم رہ لائی تھیں موسیٰ بن نصیر افریقا کا گورنر تھا، اس نے بہت سی اصلاحات رائج کیں مدارس اور کارخانے جاری کیے، تجارت کو ترقی دی اور قرآن کی تعلیم کو عام کِیا ھسپتانیا اس وقت گاتھ قوم کے ظلم وستم کا تختۂ مشق بنا ھوا تھا بہت سے لوگ وں نے موسیٰ کی حکومت میں پنہ لی موسیٰ نے ظالموں کو ان کے کیفرِ کردار تک پہنچانے کے لیے خلیفہ ولید کی اجازت سے طارق کو روانہ کِیا طارق نے ۹۲ ہجری میں جبل الطارق پر اپنا جھنڈا گاڑا اور یورپ کو وہ چیز دی جس کی اسے ضرورت تھی یعنی قرآن یھیں سے سیڈونیا، کارموران، غرناطہ اور قرطبہ، الجیرس اور اسٹگارگا میں قرآن کی مُجلّدات تقسیم ھویں موسیٰ خود قرآن ھات میں لیے اشبیلیہ، میڈرڈ اور طلیطلہ کو فتح کرتا ھوا فرانس میں وارد ھوا اور پیرینیز تک بڑھتا ھوا چلا گیا اگر ولید ان جاں باز فرزندانِ اِسلام کو اس موقع پر واپس نہ بلا لیتا تو آج یورپ میں انجیل کی بہ جاے قرآن کی حکومت ھوتی۔۔

قرآن اور دیگر اِسلامی مذہبی کتُب نے ھسپانیا کے عیسای وں کو اس درجہ مسحور کِیا کہ ان میں سے بہت سے مسلمان ھوگیے اور جو مسلمان نھیں ھوے تھے وہ نہایت ذوق وشوق سے قرآن اور دیگر کتُب کا مطالعہ کرتے تھے، اس زمانے میں عیسای نوجوان وں کے اس رجحان کو دیکھ کر پادری وں نے شکایت کہ آج کل کے عیسای نوجوان کل دانی وں (مسلمان وں) کی کتاب وں پر بحث کرتے ھیں اور صنائع بدائع آمیز تحریروں سے ان کو شہرت دیتے ھیں" عیسای اپنے دین وآیین کو چھوڑ کر مذہب اِسلام کے شیفتہ ھوگیے تھے، ان کی نسبت یہ کہا گیا کہ "ایسے بے شمار اور ہر قسم کے ھیں جو 'کل دانی' (عربی) زباں کی رنگیں عبارتیں بڑے طُم طراق سے پڑھنے کو موجود ھوتے ھیں "اس حالت کو دیکھ کر اِسلام کے متعصِّب دشمن الور کو بھی قرآن کی فصیح عبارت کی نسبت یہی کہتے بن پڑا کہ عیسای بھی اس کو پڑھے اور تعریف کیے بغیر نھیں رہ سکتے تو قدرتاً خیال ھوسکتا ھے کہ اِسلامی آثار نے عیسای وں میں سرایت کی ھوگی چناں چہ طلی طلہ کے اسقف الہاندوس کے اس اصول کو کہ "انسان فطرتاً مسیحی نھیں بل کہ بیٹا بنالینے سے اللّٰہ کا فرزند ھوا" قرآن کی تعلیم کا نتیجہ قرار دیا گیا

اس زمانے کے پادری وں کو تو یہ شکایت تھی کہ عیسای قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ھیں، لیکن عہدِ حاضر میں طرزِ عمل اس کے برعکس ھے، کچھ زمانہ ھوا فلسطین میں سرکاری مدرسوں کے نظام ونصاب

۹۲۰۶۲

Marfat.com

عظیم الشان کام کرنا چاہتا ہے پہلے عام لوگ وں کے دلوں میں گھر بناتا ہے اور کیا بہ لحاظ معاشرت اور کیا بہ اعتبار جذبات اپنے آپ کو عوام کی سطح پر لے آتا ہے اور اس ڈھنگ سے کلام کرتا ہے جو ان کے استدراک سے بلند نہیں ہوتا اس کی زندہ مثال مجھے آں حضرت (ﷺ) میں نظر آ ئی''

[دنیاے ڈراما کی تاریخ: نورالہی محمد عمر، ص ۲۷۰]

مُغلوں اور تا تاری وں کی اِسلام دشمنی

مشرقی یورپ میں قرآن ترُک وں کے ذریعے پہنچا تاریخ اس الم ناک سانحۂ عظیم کو فراموش نہیں کرسکتی جب مغل وں اور تا تاری وں نے (اِسلام لانے سے قبل) اِسلامی ممالک کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا، انھوں نے بخارا کی مسجدوں میں گھوڑے باندھے قرآن پھاڑ پھاڑ کر ان کی بے ادبی کی شہروں کو جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیا سمرقند، بلخ اور وسط ایشیا کے دیگر شہروں کا بھی یہی حال کیا بغداد کو پامال کیا اور اِسلامی تہذیب و تمدن کو مٹانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی لیکن جب کہ سلطنتِ مغلیہ اِسلام اور مسلمان وں کو مٹانے میں مصروف تھی، اِسلام اپنا اثر کیے جا رہا تھا

قرآن چینی ترکستان میں

چینی ترکستان میں قرآن ستوق بغراخاں کے عہدِ حکومت میں پہنچ چکا تھا بغراخاں اس مُلک میں سب سے بڑا سلطان گزرا ہے ترکستانی وں کی روایت ہے کہ ۳۵۰ ہجری میں بغراخاں نے قرآن کو سینے سے لگایا اور اِسلام قبول کر کے اپنا نام عبدُ الکریم ستوق بغراخاں رکھا سلطان بغراخاں کے قبولِ اِسلام نے دینِ حنیف کی اشاعت میں بہت مدد دی اور ترکستانی نہ صرف خود ذوق و شوق سے مسلمان ہوے بل کہ تبت، مغلستان اور پڑوس کے چینی علاقوں میں بھی قرآن کا پیغام پہنچایا عہدِ حاضر کے ترکستانی ادیب منصور چنگیز کا دعوا ہے کہ مشرقی چین کو چھوڑ کر جہاں عرب تاجر وں نے قرآن کی اشاعت کی تھی باقی مُلک میں ترکستانی وں ہی کے ذریعے قرآن کی اشاعت ہوی

قرآن مُغلستان میں

ترکستانی وں کی سعی سے مغل وں کی وسیع مگر ظالم سلطنت میں ہر جگھ ایسے مسلمان موجود ھوگیے جو قرآن کی اشاعت خفیہ طور پر کرتے تھے اور قرآن کی اعجاز آفریں تعلیم پیش کر کے دشمن وں کو رام اور منکروں کو مسلمان کر لیتے تھے تیرھ ویں صدی عیسوی میں حاکم ایران کر گزنے، قوبلای خاں کے پوتے خان انندا نے برکہ خاں، خاں سیرا اردا نے قرآن کے آگے اپنے سرِ تفاخر جھکا دیے اور جب

Marfat.com

تعلیم کے متعلق ایک جلسہ ھوا جس میں مدرسہ نمانویہ کے مدرس اعلا صیداوی نے تجویز پیش کی کہ سرکاری مدرسوں کے اعلا درجوں میں قرآن کی تعلیم لازمی قرار دی جاے تا کہ عیسای وں کی آیندہ نسل قرآن کی بلاغت کے فایدے سے محروم نہ رھے اور ان کی زَباں درست ھو اور ملکۂ بیاں ہویدا ھو..

ھسپانیا میں علم و فضل کی روشنی وں پھیلتے دیکھ کر سلیم القلب لوگ وھاں جمع ھونے لگے جرمنی کا مشہور مصلح لوتھر (التولّد ۱۴۸۳ء) بھی انھی میں تھا، اس نے اطالی درس گہ وں میں تعلیم پای تھی اور ان درس گہ وں میں جیسا کہ تحقیقات سے ثابت ھوتا ھے عربی فلسفے کا درس دیا جاتا تھا، اس نے قرطبہ، غرناطہ اور طلیطلہ کا بھی سفر کِیا جو اس وقت علومِ عربیہ کے خاص مرکز تھے لوتھر کی فطرتِ سعید اسے بائبل کی تعلیم سے بیزار کر چکی تھی، یھاں قرآن کی نورانی تعلیم سے اس کے دل و دماغ روشن ھوگیے اور وہ قرآن کا ایک نسخہ لے کر جرمنی کی طرف روانہ ھوا جھاں اس نے ایک لاطینی ترجمہ کی مدد سے قرآن کا جرمن زَباں میں ترجمہ کِیا، یہ جرمنی کی زَباں میں قرآن مجید کا سب سے پھلا ترجمہ تھا ترجمے کی اشاعت اور لوتھر کی اصلاحی کوشش وں نے جنھوں نے بعد میں پروٹس ٹنٹ فرقے کی صورت اختیار کی، اس کے دوست وں، بادشہِ وقت اور پاپاے روم کی طرف سے کفر کے فتوے دلاے اور اسے مذہب عیسای سے خارج کِیا گیا..

یہ اخراجِ مذہب اِسی طرح قرآن کی اشاعت کا باعث ھوا جس طرح بعد میں (۱۶۱۰ء) ھسپانیا کے دس لاکھ مسلمان باشندوں (مورسکی وں) کا اخراج باعث رحمت ھوا جب یہ لوگ مُلک بدر کیے گیے تو وہ قرآن ھات میں لیے چاروں طرف پھیل گیے اور ھم دیکھتے ھیں کہ اگرچہ فرانس میں قرآن کی مجلّدات گیارھ ویں صدی عیسوی سے پہلے پھُنچ چکی تھیں اور بارھ ویں صدی عیسوی کی ابتدا میں قرآن کا لاطینی ترجمہ ھو چکا تھا اور اٹلی میں چودھ ویں صدی عیسوی میں اور جرمنی میں پندرھ ویں صدی عیسوی میں پھُنچ چکا تھا مگر یورپ کے مختلف مُلک وں میں قرآن کی طباعت اور مختلف زبان وں میں اس کے ترجمے زیادہ تر مورسکی وں کے اخراج کے بعد ھی شایع ھوے اور یہ اس بات کی دلیل ھے کہ مورسکی وں کا اخراج یورپ میں قرآن کی اشاعت کا باعث ھوگیا

یھاں مشہور جرمن ادیب اور تمثیل نگار کا تذکرہ دل چسپی سے خالی نہ ھوگا: عام اہلِ مغرب کے برعکس گویٹے آں حضرت (ﷺ) کی صداقت کا قایل تھا، اس نے تمثیل کی تیاری کے لیے قرآن کریم اور آں حضرت (ﷺ) کی حیات کا بہ غور مطالعہ کیا، اس تمثیل کا مفہوم گویٹے نے خود بیان کِیا ھے کھتا ھے کہ ”اس تمثیل کے لکھنے کا خیال اس کے دل میں اس نظریہ کی تفسیر کے لیے پیدا ھوا کہ ہر شخص جو کوئی

Marfat.com

مصر کے سلطان رکن الدّین نے برکہ خاں کو ایک خط لکھا تو قاصدوں نے واپس آ کر بیان کیا کہ برکہ خاں کے امیروں کے ھاں اور ہر ایک شہزادے کے ھاں ایک ایک امام اور مؤذن مقرر ھے اور بچوں کو مکتب میں قرآن پڑھایا جاتا ھے [مقریزی، ص ۲۱۵ دعوتِ اِسلام] خود ہلاکو خاں کے بیٹے تکودار نے عیسایت کو ترک کر کے اِسلام اختیار کیا سلطان محمد (یا احمد) اپنا نام رکھا اور بھُت سے تاتاری وں کو مسلمان کیا، اس نے سلطان مصر کو صحیح اِسلامی رنگ میں ایک خط لکھا جس میں یھ فقرات بھی درج تھے

''اللہ نے اپنی عنایت اور ہدایت کی روشنی سے آغاز نوجوانی کے زمانے میں ھم کو اپنی اُلوہیت اور وحدانیت کا اقرار کرنے اور محمد (ﷺ) کی تصدیق کرنے اور اپنے دوست وں اور نیک بندوں کی نسبت خوش اعتقاد رھنے کی ہدایت کی ھے، وہ جس کسی کو ہدایت پر لانا چاھتا ھے، اس کے دل کو دین اِسلام قبول کرنے کے لیے کھول دیتا ھے'' [سورہ ۶:۱۲۵]

تکودار ایک باغی کے ھات سے قتل ھوا اور کچھ مدت کے لیے اس مُلک میں اِسلام کی روشنی پھر کسوف میں پڑ گیی لیکن اِسی سلسلے میں سلطان غازان کو جو بدھ مذھب کا پیرو تھا اللہ نے ہدایت کی روشنی بخشی اور وہ مسلمان ھوگیا، اس نے اِسلام کی ویران کھیتی کو پھر ہرا کیا اور ایران کے مغل وں میں اِسلام کی جڑ مضبوط ھوگیی بلاد متوسط میں چغتای خاں کے پڑپوتے براق خاں نے ۱۲۶۶ میں مسلمان ھو کر اپنا نام سلطان غیاث الدِّین رکھا قرآن کی تعلیم رواج پزیر ھوی مگر اس کی موت نے ایک دفعہ اور مغل وں کے قدیم مذھب کو زندہ کردیا، اِسی اثنا میں سلطان کاشغر جس کا نام تغلق تیمور خاں تھا شیخ جمال الدِّین ایرانی کی تلقین سے مسلمان ھوا شیخ نے جب قرآن کی مجلّد اس مغرور بادشاہ کے ھات میں دی اور اُسے اس کی تعلیم سے آگہ کیا تو تغلق کا دل موم ھوگیا لیکن وہ علانیہ قرآن کا علَم بلند نھیں کرسکتا تھا جو اس نے بعد میں کیا ادھر سیرا اوردا کے اُمرا جوق در جوق مسلمان ھو رھے تھے اُزبک خاں (۱۳۱۳ سے ۱۳۲۷ تک) کے دستِ عمل نے راستا بالکل صاف کردیا اور سارا مُلک اِسلام کے آغوش میں آ گیا قرآن ان خطّوں میں ذوق وشوق کے ساتھ پڑھا جانے لگا جس کی آواز وسط ایشیا میں بھی اپنا اثر کرنے لگی اور رفتہ رفتہ اُزبک کے نام سے اُزبک قوم کی بنیاد پڑی جس نے قرآن کو اپنا رہ نُما بنایا اُزبک نے یھاں سے اپنا رُخ رُوس کی طرف پھیرا مگر اسے کامیابی نہ ھوی، اس نے عیسای وں کو پوری مذہبی آزادی دے رکھی تھی اور ان کے مذھب میں کسی قسم کی مداخلت روا نہ رکھتا تھا

Marfat.com

عظیم الشان کام کرنا چاھتا ھے پھلے عام لوگ وں کے دِلوں میں گھر بناتا ھے اور کیا بہ لحاظ معاشرت اور کیا بہ اعتبار جذبات اپنے آپ کو عوام کی سطح پر لے آتا ھے اور اس ڈھنگ سے کلام کرتا ھے جو ان کے استدراک سے بلند نھیں ھوتا اس کی زندہ مثال مجھے آں حضرت (ﷺ) میں نظر آئی"

[دنیائے ڈراما کی تاریخ: نور الٰہی محمد عمر، ص ۲۷۰]

مُغلوں اور تاتاری وں کی اِسلام دشمنی

مشرقی یورپ میں قرآن تُرک وں کے ذریعے پھُنچا تاریخ اس المناک سانحۂ عظیم کو فراموش نھیں کرسکتی جب مغل وں اور تاتاری وں نے (اِسلام لانے سے قبل) اِسلامی ممالک کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا، انھوں نے بخارا کی مسجدوں میں گھوڑے باندھے قرآن پھاڑ پھاڑ کر ان کی بے ادبی کی شہروں کو جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیا سمرقند، بلخ اور وسط ایشیا کے دیگر شہروں کا بھی یھی حال کِیا بغداد کو پامال کِیا اور اِسلامی تہذیب وتمدن کو مٹانے میں کوی کسر اٹھا نھیں رکھی لیکن جب کہ سلطنتِ مغلیہ اِسلام اور مسلمان وں کو مٹانے میں مصروف تھی، اِسلام اپنا اثر کیے جا رھا تھا

قرآن چینی ترکستان میں

چینی ترکستان میں قرآن ستوق بغراخاں کے عہدِ حکومت میں پھُنچ چکا تھا بغراخاں اس مُلک میں سب سے بڑا سلطان گزرا ھے ترکستانی وں کی روایت ھے کہ ۳۵۰ ہجری میں بغراخاں نے قرآن کو سینے سے لگایا اور اِسلام قبول کر کے اپنا نام عبدُ الکریم ستوق بغراخاں رکھا سلطان بغراخاں کے قبولِ اِسلام نے دینِ حنیف کی اشاعت میں بھت مدد دی اور ترکستانی نہ صرف خود ذوق وشوق سے مسلمان ھوے بل کہ تبت، مغلستان اور پڑوس کے چینی علاقوں میں بھی قرآن کا پیغام پھُنچایا عہدِ حاضر کے ترکستانی ادیب منصور چنگیز کا دعوا ھے کہ مشرقی چین کو چھوڑ کر جھاں عرب تاجروں نے قرآن کی اشاعت کی تھی باقی مُلک میں ترکستانی وں ھی کے ذریعے قرآن کی اشاعت ھوی

قرآن مُغلستان میں

ترکستانی وں کی سعی سے مغل وں کی وسیع مگر ظالم سلطنت میں ہر جگھ ایسے مسلمان موجود ھو گیے جو قرآن کی اشاعت خفیہ طور پر کرتے تھے اور قرآن کی اعجاز آفریں تعلیم پیش کر کے دشمن وں کو رام اور منکروں کو مسلمان کر لیتے تھے تیرھ ویں صدی عیسوی میں حاکم ایران ارگزنے، قوبلای خاں کے پوتے خان اندانے برکہ خاں، خاں سیر اداروانے قرآن کے آگے اپنے سرِ تفاخُر جھکا دیے اور جب

Marfat.com

اُزبک سے قریباً ایک صدی قبل بلغاری مسلمان وں نے رُوس کو قرآن کی روشنی سے منور کرنا چاھا تھا مگر انھیں بھی کام یابی نھیں ھوی تھی

قرآن بلغاریہ میں

بلغاریہ کے مسلمان ان مسلمان تاجروں کی ہدایت سے مسلمان ھوے تھے جو شمالی مُلک وں میں پشمینہ وغیرہ کی تجارت کرتے تھے، یھ تاجر رُوسی وں میں غالباً ۹۲۱ء میں پھُنچے کیوں کہ اِسی حال میں خلیفہ مقتدر باللہ نے رُوسی وں کے پاس سفیر بھیجے تا کہ جو رُوسی اِسلام لے آے ھیں، ان کے دین کو مستحکم کیا جاے اور علمِ دین کی ان کو تعلیم و تلقین ھو

اِسی خلیفہ کے زمانے میں شاہ بلغاریہ اپنے تمام خاندان سمیت مسلمان ھوگیا مسلمان ھونے کے بعد خلیفہ سے نماز اور شرایع اِسلام کی تعلیم کے لیے ایک آدمی طلب کیا مقتدر نے احمد بن فضلان کو اس فریضے کے لیے روانہ کیا احمد اپنے سفرنامہ میں لکھتا ھے [باشکر قوم کا بیان اِبن فضلان یاقوت دعوتِ اِسلام]

"ھم ۲ محرم ۳۱۰ کو اِتوار کے دن پھُنچے.. اور اس زمانۂ قیام میں اس مُلک کے بادشاہ اور اس کے خواص قرآن مجید سننے کے لیے حاضر ھوے..."

گویا بلغاریہ میں قرآن ۳۱۰ ہجری میں پھُنچ چکا تھا اور اس کی تعلیم اس وقت شروع ھوگیی تھی

رُوس ھی سے قرآن جزیرہ نُماے کریمیا اور رُوس کے تاتاری مسلمان وں کے توسط سے کوہستان کرغیز میں ۱۷۷۳ء میں پھُنچا، خود رُوس میں قرآن ۱۷۷۷ء میں مع تفسیر چار جلد وں میں شایع کیا گیا اور اگر چہ ملکہ کیتھراین دوم کا مقصد اس سے صرف یھ تھا کہ اس سے ان تاتاری وں کو جو بہ ظاہر عیسای اور بہ باطن مسلمان تھے عیسای مذہب کا شیدا بنایا جاے مگر قرآن کی اشاعت و تعلیم نے الٹا اثر کیا اور بھُت سے رُوسی مسلمان ھوگیے

قرآن دیگر حِصصِ عالم میں

قرآن کرۂ ارض کے دیگر ممالک میں کیوں کر پھُنچا، یھ ایک دل چسپ داستان ھے لیکن سرِ دست ھمارے مقصد کے لیے جو کچھ بیان ھو چکا کافی ھے ھم صرف اس قدر کہنا چاھتے ھیں کہ قرآن کی اشاعت میں مسلمان وں کی ہمت اور معاندین کی کوشش دونو کو دخل ھے جیسا کہ صفحات آیندہ سے ظاہر ھوگا

Marfat.com

مصر کے سلطان رکن الدّین نے برکہ خاں کو ایک خط لکھا تو قاصدوں نے واپس آ کر بیان کیا کہ برکہ خاں کے امیروں کے ھاں اور ہر ایک شہ زادے کے ھاں ایک ایک امام اور مؤذن مقرر ھے اور بچوں کو مکتب میں قرآن پڑھایا جاتا ھے [مقریزی، ص ۲۱۵ دعوتِ اسلام] خود ہلاکو خاں کے بیٹے تکودار نے عیسایت کو ترک کر کے اِسلام اختیار کیا سلطان محمد (یا احمد) اپنا نام رکھا اور بھت سے تاتاری وں کو مسلمان کیا، اس نے سلطان مصر کو صحیح اِسلامی رنگ میں ایک خط لکھا جس میں یہ فقرات بھی درج تھے

''اللہ نے اپنی عنایت اور ہدایت کی روشنی سے آغاز نوجوانی کے زمانے میں ھم کو اپنی اُلوہیت اور وحدانیت کا اقرار کرنے اور محمد (ﷺ) کی تصدیق کرنے اور اپنے دوست وں اور نیک بندوں کی نسبت خوش اعتقاد رھنے کی ہدایت کی ھے، وہ جس کسی کو ہدایت پر لانا چاھتا ھے، اس کے دل کو دین اِسلام قبول کرنے کے لیے کھول دیتا ھے'' [سورہ ۶:۱۲۵]

تکودار ایک باغی کے ھات سے قتل ھوا اور کچھ مدت کے لیے اس مُلک میں اِسلام کی روشنی پھر کسوف میں پڑ گیی لیکن اِسی سلسلے میں سلطان غازان کو جو بدھ مذہب کا پیرو تھا اللہ نے ہدایت کی روشنی بخشی اور وہ مسلمان ھو گیا، اس نے اِسلام کی ویران کھیتی کو پھر ہرا کیا اور ایران کے مغل وں میں اِسلام کی جڑ مضبوط ھو گیی بلادِ متوسط میں چغتای خاں کے پڑپوتے براق خاں نے ۱۲۶۶ میں مسلمان ھو کر اپنا نام سلطان غیاث الدّین رکھا قرآن کی تعلیم رواج پزیر ھوی مگر اس کی موت نے ایک دفعہ اور مغل وں کے قدیم مذہب کو زندہ کر دیا، اِسی اثنا میں سلطان کاشغر جس کا نام تغلق تیمور خاں تھا شیخ جمال الدّین ایرانی کی تلقین سے مسلمان ھوا شیخ نے جب قرآن کی مجلّد اس مغرور بادشاہ کے ھات میں دی اور اُسے اس کی تعلیم سے آگہ کیا تو تغلق کا دل موم ھو گیا لیکن وہ علانیہ قرآن کا عَلم بلند نھیں کر سکتا تھا جو اس نے بعد میں کیا اِدھر سیر اوارد ا کے اُمرا جوق در جوق مسلمان ھو رھے تھے اُزبک خاں (۱۳۱۳ سے ۱۳۲۷ تک) کے دستِ عمل نے راستا بالکل صاف کر دیا اور سارا مُلک اِسلام کے آغوش میں آ گیا قرآن ان خطّوں میں ذوق وشوق کے ساتھ پڑھا جانے لگا جس کی آواز وسط ایشیا میں بھی اپنا اثر کرنے لگی اور رفتہ رفتہ اُزبک کے نام سے اُزبک قوم کی بنیاد پڑی جس نے قرآن کو اپنا رہ نُما بنایا اُزبک نے یھاں سے اپنا رُخ رُوس کی طرف پھیرا مگر اسے کامیابی نہ ھوی، اس نے عیسای وں کو پوری مذہبی آزادی دے رکھی تھی اور ان کے مذہب میں کسی قسم کی مداخلت روا نہ رکھتا تھا

Marfat.com

یورپ میں قرآن کی عربی اشاعتیں

قرآن کا ایک عربی نسخہ الگ زینڈر پگ نینی (Alexender Pagnini) نے وینس سے ۱۵۳۰ع میں شایع کیا، یہ نسخہ پوپ کے حکم سے جلا دیا گیا اور اس کی کویی نقل موجود نھیں

فریڈرک دوم (جو چھٹی صلیبی جنگ کا سپہ سالار تھا) عربی میں پوری طرح ماہر تھا، اس کے عہد میں اٹلی کے کیی علم دوست امرای خاندانوں نے مشرقی اور عربی کتابوں کی طباعت شروع کی بحرایڈریاٹک پر پہلا مطبع شہر رانو میں قایم ھوا ۱۶۲۴ع میں اس میں قرآن مجید اور عربی زباں کی متعدد طبی اور علمی کتابیں چھاپی گییں

ایک عربی نسخہ 'القرآنس سن لیکس اِسلامٹیکا' (Al Coranus Sen lex Islamitica) کے نام سے اِے ھنکل من (A Hinkelmann) نے ۱۶۴۹ع میں ھمبرگ سے شایع کیا بعد ازاں ۱۸۳۴ سے ۱۸۵۳ع تک اس کے پانچ مختلف تقطیع اور خصوصیات کی اشاعتیں ھویں

قرآن کی ایک عربی اشاعت 'القرآن' کے نام سے مع تفسیر کیتھراین دوم (Catherine) شہنشہ بیگم رُوس کے حکم اور خرچ سے بہ مقام سینٹ پیٹرز برگ ۱۷۷۷ع میں چار جلدوں میں شایع کیا گیا، اس کی چار اور طباعتیں اِسی شہر میں یکے بعد دیگرے ۱۷۹۰، ۱۷۹۳، ۱۷۹۶ اور ۱۷۹۸ میں اور قازان Kasan میں تین اور طباعتیں ۱۸۰۳، ۱۸۰۹ اور ۱۸۳۹ میں ھویں

اس کی چند اور معزا اشاعتیں قازان میں ۱۸۱۷، ۱۸۲۱، ۱۸۴۳ میں ھویں اور آخری اشاعت چھے جلدوں میں وھیں ۱۸۹۱ع میں ھوی

ایک عربی اشاعت 'قرآنی ٹیکس ٹس عربین' (Qorani Textus Arabians etc) کے نام سے مشہور جرمن مستشرق جی فلوگل (G.Flugal) نے لِپسا (لپزگ) سے مع تنقید ۱۸۲۴ع میں شایع کیا، اس کی دوسری اشاعت ۱۸۴۲ میں اور تیسری ۱۸۶۹ع میں زیورِ طبع سے آراستہ ھوی جی فلوگل نے قرآن کریم کی فہرستِ الفاظ 'نجوم الفرقان' کے نام سے اس کے آخر میں درج کی ھے جس کی مدد سے قرآن کی ہر آیت حسبِ موقع وحاجت بآسانی نکالی جاسکتی ھے فلوگل ۱۸۰۲ع میں پیدا ھوا، اس کی سعی سے عربی زباں کی قریباً پچاس کتابیں شایع ھویں

عام طور پر خیال کیا جاتا ھے کہ فہرستِ الفاظ کے بارے میں اوّلیت کا سہرا جی فلوگل کے سر ھے لیکن

Marfat.com

اُزبک سے قریباً ایک صدی قبل بلغاری مسلمانوں نے رُوس کو قرآن کی روشنی سے منور کرنا چاہا تھا مگر انھیں بھی کامیابی نہیں ہوی تھی

قرآن بلغاریہ میں

بلغاریہ کے مسلمان ان مسلمان تاجروں کی ہدایت سے مسلمان ہوے تھے جو شمالی مُلکوں میں پشمینہ وغیرہ کی تجارت کرتے تھے، یہ تاجر رُوسیوں میں غالباً ۹۲۱ء میں پہُنچے کیوں کہ اِسی حال میں خلیفہ مقتدر باللہ نے رُوسیوں کے پاس سفیر بھیجے تاکہ جو رُوسی اِسلام لے آے ہیں، ان کے دین کو مستحکم کِیا جاے اور علمِ دین کی ان کو تعلیم و تلقین ہو

اِسی خلیفہ کے زمانے میں شاہ بلغاریہ اپنے تمام خاندان سمیت مسلمان ہوگیا مسلمان ہونے کے بعد خلیفہ سے نماز اور شرایع اِسلام کی تعلیم کے لیے ایک آدمی طلب کِیا مقتدر نے احمد بن فضلان کو اس فریضے کے لیے روانہ کِیا احمد اپنے سفرنامہ میں لکھتا ہے [باشکر قوم کا بیان ابن فضلان یاقُوت دعوتِ اِسلام]

"ہم ۲ محرّم ۳۱۰ کو اِتوار کے دن پہُنچے.. اور اس زمانۂ قیام میں اس مُلک کے بادشاہ اور اس کے خواص قرآن مجید سننے کے لیے حاضر ہوے..."

گویا بلغاریہ میں قرآن ۳۱۰ ہجری میں پہُنچ چکا تھا اور اس کی تعلیم اس وقت شروع ہوگیی تھی

رُوس ہی سے قرآن جزیرہ نُماے کریمیا اور رُوس کے تاتاری مسلمانوں کے توسط سے کوہستان کرغیز میں ۱۷۷۳ء میں پہُنچا، خود رُوس میں قرآن ۱۷۷۷ء میں مع تفسیر چار جِلدوں میں شایع کِیا گیا اور اگرچہ ملکہ کیتھراین دوم کا مقصد اس سے صرف یہ تھا کہ اس سے ان تاتاریوں کو جو بہ ظاہر عیسای اور بہ باطن مسلمان تھے عیسای مذہب کا شیدا بنایا جاے مگر قرآن کی اشاعت و تعلیم نے الٹا اثر کِیا اور بہُت سے رُوسی مسلمان ہوگیے

قرآن دیگر حِصصِ عالم میں

قرآن کرۂ ارض کے دیگر ممالک میں کیوں کر پہُنچا، یہ ایک دل چسپ داستان ہے لیکن سرِ دست ہمارے مقصد کے لیے جو کچھ بیان ہو چکا کافی ہے ہم صرف اس قدر کہنا چاہتے ہیں کہ قرآن کی اشاعت میں مسلمانوں کی ہمت اور معاندین کی کوشش دونو کو دخل ہے جیسا کہ صفحات آیندہ سے ظاہر ہوگا

Marfat.com

یہ خیال غلط ہے مصطفیٰ خاں بن محمد سعید ایک افغان حضرت اورنگ زیب عالم گیر کے عہد میں ایک جلیل القدر عہدے پر ممتاز تھے، انھوں نے 'نجوم الفرقان' ۱۶۹۱ء میں تصنیف کی جس کے ذریعہ ہر ایک لفظ کا محلِ وقوع نہایت آسانی کے ساتھ معلوم ہوسکتا ہے یہ کتاب مبسوط اور جامع ہے اور جی فلوگل کی مطبوعہ 'نجوم الفرقان' حقیقت میں اِسی تالیف کی ایک اصلاح یافتہ صورت ہے

اِسی اشاعت کو بعد نظر ثانی جی ایم ریڈسلاب (G.M.Redslob) نے 'قرآنس عربی' (Coranus Arabic) کے نام سے بہ مقام لپسا ۱۸۳۷ء میں شایع کیا

ایک اور عربی اشاعت مع تفسیر بیضاوی ایچ ایل فلیشر (H.L.Fleischer) نے لپسا سے بیاوی کمن ٹیریس اِن قرانم (Beiahawii Commentarius Coranum&c) کے نام سے دو جلدوں میں ۱۸۴۶ء میں شایع کیا

قریباً ۲۶ سال پیش تر علامہ اسماعیل غصب نسکی بے نے سینٹ پیٹرز برگ اور قازان میں قرآن کی خاص عربی اشاعتیں طبع کیں علامہ کی رائے تھی کہ قسطن طنیہ اور قاہرہ میں قرآن کے جو عربی نسخے شایع کیے گیے ہیں، ان میں کتابت کی غلطیاں راہ پا گیی ہیں، اس لیے انھوں نے یہ جدید اشاعت طبع کرائے جن میں سے ایک کا نام 'کلامِ قدیم' رکھا

تراجمِ قرآن: مغربی زبانوں میں

اس باب میں بتایا گیا ہے کہ مغرب کی کون کون سی زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ ہوچکا ہے، کن لوگوں نے ترجمے کیے؟ کیوں کیے؟ کب کیے؟ اور کہاں شایع ہوے؟

السنہ مغربی میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کا خیال سب سے اوّل مقام کلونی (فرانس) کے راہب پطرس نرابلس کے دل میں پیدا ہوا جس نے قرآن کو پہلی مرتبہ لاطینی زباں کے سانچے میں ڈھالا راہب مذکور کا انتقال ۱۱۵۷ء میں ہوگیا اور ترجمہ ایک انگریز رابرٹ آف رے ٹینا (Robert of Retina) اور ایک جرمن ہرمن آوڈالمے تیا (Herman of Dalmatia) کی مساعی سے تکمیل کو پھنچا اگرچہ ترجمہ ۱۱۴۳ء میں مکمل ہوچکا تھا، تاہم قریباً چار سو سال تک وہ ایک خانقاہ میں پوشیدہ پڑا رہا اور اسے کھلم کھلا شایع کرنے کی کسی کو جرأت نہ ہوی حتا کہ ۱۵۴۳ء میں تھیوڈور بلی انڈر

Marfat.com

یورپ میں قرآن کی عربی اشاعتیں

قرآن کا ایک عربی نسخہ الگ زینڈر پگ نینی (Alexender Pagnini) نے وینس سے ۱۵۳۰ء میں شایع کیا، یہ نسخہ پوپ کے حکم سے جلا دیا گیا اور اس کی کوی نقل موجود نھیں

فریڈرک دوم (جو چھٹی صلیبی جنگ کا سپہ سالار تھا) عربی میں پوری طرح ماہر تھا، اس کے عہد میں اٹلی کے کیی علم دوست امرای خاندانوں نے مشرقی اور عربی کتابوں کی طباعت شروع کی بحر ایڈریاٹک پر پہلا مطبع شہر رانو میں قایم ھوا ۱۶۲۴ء میں اس میں قرآن مجید اور عربی زبان کی متعدد طبی اور علمی کتابیں چھاپی گییں

ایک عربی نسخہ 'القرآنس سن لیکس اِسلامٹیکا' (Al Coranus Sen lex Islamitica) کے نام سے اِے ھنکل من (A Hinkelmann) نے ۱۶۴۹ء میں ھمبرگ سے شایع کیا بعد ازاں ۱۸۳۴ سے ۱۸۵۳ء تک اس کے پانچ مختلف تقطیع اور خصوصیات کی اشاعتیں ھویں

قرآن کی ایک عربی اشاعت 'القرآن' کے نام سے مع تفسیر کیتھراین دوم (Catherine) شہنشہ بیگم رُوس کے حکم اور خرچ سے بہ مقام سینٹ پیٹرز برگ ۱۷۷۷ء میں چار جِلدوں میں شایع کیا گیا، اس کی چار اور طباعتیں اِسی شہر میں یکے بعد دیگرے ۱۷۹۰، ۱۷۹۳، ۱۷۹۶ اور ۱۷۹۸ میں اور قازان Kasan میں تین اور طباعتیں ۱۸۰۳، ۱۸۰۹ اور ۱۸۳۹ میں ھویں

اس کی چند اور معرّا اشاعتیں قازان میں ۱۸۱۷، ۱۸۲۱، ۱۸۴۳ میں ھویں اور آخری اشاعت چھے جلدوں میں وھیں ۱۸۹۱ء میں ھوی

ایک عربی اشاعت 'قرآنی ٹیکس ٹس عربین' (Qorani Textus Arabians etc) کے نام سے مشہور جرمن مستشرق جی فلوگل (G.Flugal) نے لِپسا (لپزگ) سے مع تنقید ۱۸۲۴ء میں شایع کیا، اس کی دوسری اشاعت ۱۸۴۲ میں اور تیسری ۱۸۶۹ء میں زیورِ طبع سے آراستہ ھوی جی فلوگل نے قرآن کریم کی فہرستِ الفاظ 'نجوم الفرقان' کے نام سے اس کے آخر میں درج کی ھے جس کی مدد سے قرآن کی ہر آیت حسبِ موقع وحاجت بآسانی نکالی جاسکتی ھے فلوگل ۱۸۰۲ء میں پیدا ھوا، اس کی سعی سے عربی زبان کی قریباً پچاس کتابیں شایع ھویں

عام طور پر خیال کیا جاتا ھے کہ فہرستِ الفاظ کے بارے میں اوّلیت کا سہرا جی فلوگل کے سر ھے لیکن

Marfat.com

(Theodore Bibliendre) نے اسے باسل وسویز رلینڈ سے شایع کیا، یھ ترجمہ بعد ازاں تین مختلف زبانوں اطالی، جرمن اور ڈچ (ولندیزی) میں شایع ھوا

دوسرا لاطینی ترجمہ مع متن، شرح اور تردیدی حواشی ۱۶۹۸ع میں فادر لیوس مراکشی (Father Lewis Maracci.) نے مقام پدوا (اٹلی) سے چالیس برس کی محنتِ شاقہ کے بعد شایع کیا مراکشی پوپ انوسنٹ یازدہُم کا رفیقِ طریق اور نہایت متعصب راہب تھا

اس ترجمہ کی نسبت جارج سیل (George Sale) کی راے ھے کہ ''عام طور پر وہ بالکل صحیح ھے، مگر عربی محاورے کا اس درجہ خیال رکھا گیا ھے کہ آسانی سے سمجھ میں نھیں آسکتا......شرح بھت مفید ھے لیکن تردیدی حواشی غیر تسلی بخش اور بعض حالتوں میں خارج البحث ھیں''

موسیو سیوا (M.Savay) شی (اس ترجمہ کی نسبت لکھتا ھے کہ اس نے ترجمہ لفظی کیا ھے اور قرآن کے مضمون کو بیان نھیں کیا بل کہ اس کو لاطینی وحشی زَباں میں پریشان کر دیا ھے گو اصل عبارت کی خوبیاں جاتی رھیں'' تاہم اس ترجمہ کو موسیو اے ڈورایر (AndrewDuRyer) کے ترجمہ پر ترجیح ھے''

ببلی انڈر کے شایع کردہ ترجمہ کی اشاعت بعد میں ۱۵۵۰ع اور ۱۷۲۱ع میں لپسا سے شایع ھوا لپسا ھی میں ایک عربی لاطینی قرآن جسٹس فریڈریکس (JusticeFerweripF) نے ۱۷۶۸ع میں طبع کیا اور اِسی قسم کی ایک اشاعت ۱۶۴۶ع میں امسٹرڈم (ھالینڈ) سے شایع ھوا پیٹرز ماکر نے اندلس کا سفر کر کے عربی زَباں سے واقفیت حاصل کی قرآن کریم کا عربی ترجمہ کیا اور آں حضرت (ﷺ) کے سوانح عمری بھی لاطینی میں ترتیب دیے..

ایم انڈریوڈورایر نے جو سترھویں صدی مسیحی میں مصر میں فرانسیسی قونصل تھا اور عربی اور ترکی زبانیں بہ خوبی جانتا تھا، قرآن کا ترجمہ فرانسیسی زَباں میں کر کے ۱۶۴۷ع میں پیرس میں چھپوایا، یھ ترجمہ روٹن ان سس کے ترجمہ سے بہتر ھے مگر بہ قول جارج سیل اس کا ہر صفحہ اغلاط سے پُر ھے سیواری نے اس ترجمہ کو ایک ''نثر غیر منتظم و بے رونق'' بتاتے ھوے لکھا ھے کہ ''اس ترجمہ میں کوئی نھیں خیال کر سکتا کہ قرآن عربی زَباں میں فرد اور وحید ھے ''

اس کے بعد ایک ترجمہ موسیو سیواری نے ۱۷۵۳ع میں ایک موسیو گارسن ڈی ٹاسی (Garsin de Tacy) نے ۱۸۲۹ع میں اور ایک ترجمہ کازی مرسکی (Kasimirski) نے جو عربی وفرنچ ڈکشنری کا مؤلف ھے ۱۸۴۰ع میں چھپوایا کازیمرسکی پولینڈ میں پیدا ھوا اور فرانس میں سکونت اختیار کی، اپنی سلاست اور روانی کے لیے اس کا ترجمہ فرانس کے علمی حلقوں میں مشہور ھے،

Marfat.com

یہ خیال غلط ہے مصطفیٰ خاں بن محمد سعید ایک افغان حضرت اورنگ زیب عالم گیر کے عہد میں ایک جلیل القدر عہدے پر ممتاز تھے، انھوں نے 'نجوم الفرقان' ۱۶۹۱ء میں تصنیف کی جس کے ذریعہ ہر ایک لفظ کا محلِ وقوع نہایت آسانی کے ساتھ معلوم ہوسکتا ہے یہ کتاب مبسوط اور جامع ہے اور جی فلوگل کی مطبوعہ 'نجوم الفرقان' حقیقت میں اِسی تالیف کی ایک اصلاح یافتہ صورت ہے
اِسی اشاعت کو بعد نظر ثانی جی ایم ریڈسلاب (G.M.Redslob) نے 'قرآنس عربی' (Coranus Arabic) کے نام سے بہ مقام لپسا ۱۸۳۷ء میں شایع کیا
ایک اور عربی اشاعت مع تفسیر بیضاوی ایچ ایل فلیشر (H.L.Fleischer) نے لپسا سے بیاوی کمن ٹیریس اِن قرانم (Beiahawii Commentarius Coranum&c) کے نام سے دوجلدوں میں ۱۸۴۶ء میں شایع کیا
قریباً ۲۶ سال پیش تر علامہ اسماعیل غصب نسکی بے نے سینٹ پیٹرزبرگ اور قازان میں قرآن کی خاص عربی اشاعتیں طبع کیں علامہ کی رائے تھی کہ قسطنطنیہ اور قاہرہ میں قرآن کے جو عربی نسخے شایع کیے گیے ھیں، ان میں کتابت کی غلطیاں راہ پا گیی ھیں، اس لیے انھوں نے یہ جدید اشاعت طبع کرائے جن میں سے ایک کا نام 'کلامِ قدیم' رکھا

تراجمِ قرآن: مغربی زبانوں میں

اس باب میں بتایا گیا ھے کہ مغرب کی کون کون سی زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ ھوچکا ھے، کن لوگوں نے ترجمے کیے؟ کیوں کیے؟ کب کیے؟ اور کہاں شایع ھوے؟
السنہ مغربی میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کا خیال سب سے اوّل مقام کلونی (فرانس) کے راہب پطرس نرابلس کے دل میں پیدا ھوا جس نے قرآن کو پہلی مرتبہ لاطینی زباں کے سانچے میں ڈھالا راہب مذکور کا انتقال ۱۱۵۷ء میں ھوگیا اور ترجمہ ایک انگریز رابرٹ آف رِیے ٹینا (Robert of Retina) اور ایک جرمن ھرمن آوڈالمے تیا (Herman of Dalmatia) کی مساعی سے تکمیل کو پھُنچا اگرچہ ترجمہ ۱۱۴۳ء میں مکمّل ھوچکا تھا، تاہم قریباً چارسو سال تک وہ ایک خانقاہ میں پوشیدہ پڑا رھا اور اسے کھُلم کھُلا شایع کرنے کی کسی کو جرأت نہ ھوی حتا کہ ۱۵۴۳ء میں تھیوڈور بلی انڈر

Marfat.com

اس کے ۱۸۴۱ء اور ۱۸۷۵ء میں دو اور اشاعتیں ہوئیں، سیواری اور کازی مرسکی کے ترجمے بعد ازاں کئی مرتبہ شائع ہو چکے ہیں

جی پاتھیر (G.Pathier) نے بھی ۱۸۵۲ء میں پیرس سے ایک فرانسیسی ترجمہ شائع کیا موسیو سالمان ریناش نے بھی ایک ترجمہ فرانسیسی میں چھپوایا ڈاکٹر موریس نے جو فرانس کے نام ور مستشرق اور ماہر علومِ عربیہ ہیں گورنمنٹ فرانس کے حکم سے قرآن کریم کا ترجمہ فرانسیسی زباں میں شائع کیا ۱۹۲۶ء میں پیرس کی ایک علمی مجلس نے قرآن کریم کا ایک حصہ 'لی قرآن' کے نام سے چھاپا جہاں تک معلوم ہو سکا ہے ڈن مارک یا ناروے میں کوئی ترجمہ قرآن کا شائع نہیں ہوا ایک ترجمہ سویڈن کی زَباں میں تارِن برگ (Tarinburg) نے ۱۸۷۴ء میں چھپوایا جو بِالکل غلط ہے، اس کے پورے ساٹھ سال بعد یعنی ۱۹۳۴ء میں ایک ترجمہ مسٹر انوکلر (Uno Kallor) نے کیا مسٹر موصوف سویڈن کے ایک عالم آدمی ہیں اور اب اِسلام لے آئے ہیں ترجمہ ودکنگ مشن کی مدد سے کیا گیا ہے اور اچھا ہے

سورۃ المعراج کا ترجمہ الفانسو (دہم) کی درخواست پر تیرھویں صدی میں اس کے حکیم ابراہیم نے ھسپانی زَباں میں کیا جس کا فرانسیسی ترجمہ بوناونچراوی سیو نے کیا پورے قرآن کا ترجمہ ھسپانی زَباں میں نہیں ہوا اور نہ یونانی میں ہوا ہے حال آں کہ مُلک یونان مدت سے اِسلامی ممالک کا ہم سایہ ہے قدیم عبرانی زَباں میں قرآن کے ترجمے کا پتا نہیں چلا، لیکن یھودی قاموس العلوم (جیوش انسائیکلوپیڈیا) سے عبرانی ترجموں کے بعض ٹکڑوں کا پتا چلتا ہے، علاوہ ازیں ایک کُتب فروش کی فہرست میں بھی قرآن کا ذکر ہے سترھویں صدی میں یعقوب بن اسرائیل نے جس کا انتقال ۱۶۴۳ء میں ہوا، قرآن کا لاطینی سے عبرانی میں ترجمہ کیا زمانۂ حال میں قرآن کا عبرانی ترجمہ ہرمن رکنڈرف نے کیا ہے جو لپسا سے ۱۸۵۷ء میں شائع ہوا

جرمن زَباں میں قرآن کا ترجمہ سب سے پہلے مشہور جرمن مصلح اور پروٹسٹنٹ فرقہ کے بانی مارٹن لوتھر (Martin Luther) نے کیا جو ۱۰ نومبر ۱۴۸۳ کو پیدا ہوا اور جس نے اندلس میں عربی زَباں سیکھی اور اٹلی کی جامعہ میں تعلیم پائی جن میں اس وقت ارسطالیسی اور عربی کا درس دیا جاتا تھا، یہ ترجمہ ایک لاطینی ترجمے کی مدد سے اصل عربی زَباں میں کیا گیا، لوتھر پر اس ترجمے کا یہ اثر ہوا کہ اس نے دین مسیحی کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا جس پر اسے سخت اذیتیں دی گئیں لیوس مراکشی (Lewis Maracci) نے قرآن اور لُوتھر کے اصول بُت شکنی کو باہم مطابق بتایا ہے لوتھر کی تعلیم قرآن کی تعلیم سے اس

Marfat.com

(Theodore Bibliendre) نے اسے باسل وسویزرلینڈ سے شایع کیا، یہ ترجمہ بعد ازاں تین مختلف زبانوں اطالی، جرمن اور ڈچ (ولندیزی) میں شایع ہوا

دوسرا لاطینی ترجمہ مع متن، شرح اور تردیدی حواشی ۱۶۹۸ء میں فادر لیوس مراکشی (Father Lewis Maracci.) نے مقام پدوا (اٹلی) سے چالیس برس کی محنتِ شاقہ کے بعد شایع کیا مراکشی پوپ انوسنٹ یازدہم کا رفیقِ طریق اور نہایت متعصب راہب تھا

اس ترجمہ کی نسبت جارج سیل (George Sale) کی راے ہے کہ "عام طور پر وہ بالکل صحیح ہے، مگر عربی محاورے کا اس درجہ خیال رکھا گیا ہے کہ آسانی سے سمجھ میں نہیں آسکتا......شرح بہت مفید ہے لیکن تردیدی حواشی غیر تسلی بخش اور بعض حالتوں میں خارج البحث ہیں"

موسیو سیوا (M.Savay) شی (اس ترجمہ کی نسبت لکھتا ہے کہ اس نے ترجمہ لفظی کیا ہے اور قرآن کے مضمون کو بیان نہیں کیا بل کہ اس کو لاطینی وحشی زباں میں پریشان کردیا ہے گو اصل عبارت کی خوبیاں جاتی رہیں" تاہم اس ترجمہ کو موسیوا ے ڈورایر (AndrewDuRyer) کے ترجمہ پر ترجیح ہے"

بلی انڈر کے شایع کردہ ترجمہ کی اشاعت بعد میں ۱۵۵۰ء اور ۱۷۲۱ء میں لپسا سے شایع ہوا لپسا ھی میں ایک عربی لاطینی قرآن جسٹس فریڈریکس (JusticeFerweripF) نے ۱۷۶۸ء میں طبع کیا اور اِسی قسم کی ایک اشاعت ۱۶۴۶ء میں امسٹرڈم (ھالینڈ) سے شایع ھوا پیٹرز ماکر نے اندلس کا سفر کر کے عربی زَباں سے واقفیت حاصل کی قرآن کریم کا عربی ترجمہ کیا اور آں حضرت (ﷺ) کے سوانحِ عمری بھی لاطینی میں ترتیب دیے..

ایم انڈریوڈورایر نے جو سترھویں صدی مسیحی میں مصر میں فرانسیسی قونصل تھا اور عربی اور ترکی زبانیں بہ خوبی جانتا تھا، قرآن کا ترجمہ فرانسیسی زَباں میں کر کے ۱۶۴۷ء میں پیرس میں چھپوایا، یہ ترجمہ روٹن ان سس کے ترجمہ سے بہ تر ہے مگر بہ قول جارج سیل اس کا ہر صفحہ اغلاط سے پُر ہے سیواری نے اس ترجمہ کو ایک "نثر غیر منتظم و بے رونق" بتاتے ہوے لکھا ہے کہ "اس ترجمہ میں کوئی نہیں خیال کرسکتا کہ قرآن عربی زَباں میں فرد اور وحید ہے"

اس کے بعد ایک ترجمہ موسیو سیواری نے ۱۷۵۳ء میں ایک موسیو گارسن ڈی ٹاسی (Garsin de Tacy) نے ۱۸۲۹ء میں اور ایک ترجمہ کازی مرسکی (Kasimirski) نے جو عربی و فرنچ ڈکشنری کا مؤلف ہے ۱۸۴۰ء میں چھپوایا کازیمرسکی پولینڈ میں پیدا ھوا اور فرانس میں سکونت اختیار کی، اپنی سلاست اور روانی کے لیے اس کا ترجمہ فرانس کے علمی حلقوں میں مشہور ہے،

Marfat.com

درجہ مشابہ تھی کہ جرمنی کے متعصب پادری وں نے اس پر در پردہ اِسلام پھیلانے کا الزام لگایا اور حقیقت میں لوتھر کی اصلاحی تحریک تعلیم قرآن ھی کا پَرتو تھی

ایک جرمن ترجمہ شویگر (Schweigger) نے اطالی سے تارِن برگ میں چھپوایا، اِسی طرح فریڈرک میگرلین (Frederik Megerlin) نے بھی ایک ترجمہ ۱۷۷۲ع میں جرمن میں شایع کیا بیل کے انگریزی ترجمہ قرآن کا جرمن ترجمہ تھیوڈور آرنلڈ (Theodore Arnold) نے ۱۷۴۶ع میں لگو (جرمنی) سے شایع کیا لیکن قرآن کریم کا بہ ترین جرمن ترجمہ وہ ھے جو سی بوایسن (C.Boyson) نے ۱۷۷۳ع میں کیا اور مع دیباچہ وحواشی شایع کیا، اس ترجمہ کو جی واہل نے بعد نظر ثانی ۱۸۲۸ع میں چھپوایا ۱۸۵۳ع میں ایک ترجمہ الممان (Ullmann) نے کیا جس کی کیی اشاعتیں ھو چکی ھیں ایک ترجمہ ھننگ (Henning) نے بہ مقام لِپسا اور ایک ترجمہ گریگل (Grigull) نے بالی سے شایع کیا فریڈرک روکرٹ (Fredrich Rukart) کے ترجمہ کردہ حصص قرآن کو آگسٹ ملر (AugustMuller) نے ۱۸۸۸ع میں طبع و شایع کیا

ایم کلامراتھ (M.Klamroth) نے پچاس قدیم سورت وں کا ترجمہ ڈای فونزک السٹس ٹن سورن کے نام سے ۱۸۹۰ع میں ھیم برگ سے شایع کیا جس میں سورت وں کی ترتیب کو پورے طور پر ملحوظ رکھا گیا ھے لِپسا کے مشہور عالم عربی ایچ ایل فلیشر (H.L.Fleisher) نے بھی قرآن کا جرمن میں ترجمہ کیا مگر وہ انطباع پزیر نھیں ھوا

ڈاکٹر نولڈیکی (Dr.Noldeke) کا خیال ھے کہ جرمن ترجمے انگریزی ترجموں کے برابر اچھے نھیں

احمدیہ انجمنِ اشاعتِ اِسلام لاھور کا جرمن ترجمۃ القرآن مع تفسیر بہ مقام برلن ۱۹۳۸ع میں شایع ھوا، یہ جرمن زَباں میں پھلا مستند اور صحیح ترجمہ ھے تفسیر یورپ کے مذاق اور ضروریات کو پیشِ نظر رکھ کر لکھی گیی ھے

ڈچ (ولن دیزی) زَباں میں سب سے پہلا ترجمہ 'دِعریش القرآن' کے نام سے شویگر کے ترجمہ کی بِنا پر ۱۶۴۱ع میں ھم برگ سے شایع کیا گیا ایک اور ترجمہ دوراِیر کے ترجمے سے جے ایچ گلیس سیکر نے لیڈن میں ۱۶۵۸ع میں چھاپا جس کے بعد چھے اشاعتیں ھویں ڈیلفٹ (ھالینڈ) کے پروفیسر شرع محمدی (ﷺ) ڈاکٹر کیرز نے بھی ایک ترجمہ ۱۸۶۰ع میں ھارلم سے شایع کیا بعدازاں ڈاکٹر ڈی کیسر نے سیل کے انگریزی ترجمہ کو ڈچ زَباں کا لباس پہنا کر چھاپا اور وھی اس وقت ھالینڈ میں رائج ھے ۱۹۳۰ع میں ایک اور ترجمہ ڈچ زَباں میں ھیگ کے ایک ڈچ مسلمان فاضل نے شایع کیا، جو

Marfat.com

اس کے ۱۸۴۱ع اور ۱۸۷۵ع میں دو اور اشاعتیں ہوئیں، سیواری اور کازی مرسکی کے ترجمے بعد ازاں کئی مرتبہ شائع ہو چکے ہیں

جی پاتھیر (G.Pathier) نے بھی ۱۸۵۲ع میں پیرس سے ایک فرانسیسی ترجمہ شائع کیا موسیو سالمان ریناش نے بھی ایک ترجمہ فرانسیسی میں چھپوایا ڈاکٹر موریس نے جو فرانس کے نامور مستشرق اور ماہر علوم عربیہ ہیں گورنمنٹ فرانس کے حکم سے قرآن کریم کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں شائع کیا ۱۹۲۶ع میں پیرس کی ایک علمی مجلس نے قرآن کریم کا ایک حصہ 'لی قرآن' کے نام سے چھاپا جہاں تک معلوم ہو سکا ہے ڈن مارک یا ناروے میں کوئی ترجمہ قرآن کا شائع نہیں ہوا ایک ترجمہ سویڈن کی زبان میں تارن برگ (Tarinburg) نے ۱۸۷۴ع میں چھپوایا جو بالکل غلط ہے، اس کے پورے ساٹھ سال بعد یعنی ۱۹۳۴ع میں ایک ترجمہ مسٹر انوکلر (Uno Kallor) نے کیا مسٹر موصوف سویڈن کے ایک عالم آدمی ہیں اور اب اسلام لے آئے ہیں ترجمہ ودکنگ مشن کی مدد سے کیا گیا ہے اور اچھا ہے

سورۃ المعراج کا ترجمہ الفانسو (دہم) کی درخواست پر تیرھویں صدی میں اس کے حکیم ابراہیم نے ہسپانی زبان میں کیا جس کا فرانسیسی ترجمہ بوناونچراوی سیو نے کیا پورے قرآن کا ترجمہ ہسپانی زبان میں نہیں ہوا اور نہ یونانی میں ہوا ہے حال آں کہ ملک یونان مدت سے اسلامی ممالک کا ہم سایہ ہے قدیم عبرانی زبان میں قرآن کے ترجمے کا پتا نہیں چلا، لیکن یہودی قاموس العلوم (جیوش انسایکلو پیڈیا) سے عبرانی ترجموں کے بعض ٹکڑوں کا پتا چلتا ہے، علاوہ ازیں ایک کتب فروش کی فہرست میں بھی قرآن کا ذکر ہے سترھویں صدی میں یعقوب بن اسرائیل نے جس کا انتقال ۱۶۴۳ع میں ہوا، قرآن کا لاطینی سے عبرانی میں ترجمہ کیا زمانۂ حال میں قرآن کا عبرانی ترجمہ ہرمن رکنڈرف نے کیا ہے جو لپسا سے ۱۸۵۷ع میں شائع ہوا

جرمن زبان میں قرآن کا ترجمہ سب سے پہلے مشہور جرمن مصلح اور پروٹسٹنٹ فرقہ کے بانی مارٹن لوتھر (Martin Luther) نے کیا جو ۱۰ نومبر ۱۴۸۳ کو پیدا ہوا اور جس نے اندلس میں عربی زبان سیکھی اور اٹلی کی جامعہ میں تعلیم پائی جن میں اس وقت ارسطالیسی اور عربی کا درس دیا جاتا تھا، یہ ترجمہ ایک لاطینی ترجمے کی مدد سے اصل عربی زبان میں کیا گیا، لوتھر پر اس ترجمے کا یہ اثر ہوا کہ اس نے دین مسیحی کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا جس پر اسے سخت اذیتیں دی گئیں لیوس مراکشی (Lewis Maracci) نے قرآن اور لوتھر کے اصول بت شکنی کو باہم مطابق بتایا ہے لوتھر کی تعلیم قرآن کی تعلیم سے اس

Marfat.com

ڈچ زَباں کے تمام سابقہ ترجموں سے بہ ترھے

قرآن کریم کا سب سے پہلا رُوسی ترجمہ ۱۷۷۶ء میں سینٹ پیٹرز برگ (حال پروگراڈ) میں انطباع پزیر ھوا اطالی زَباں میں 'القرآ نو دی مکومیٹو' کے نام سے انڈریا اراوی بین (AndriaArravabene) نے وینس میں ۱۸۴۷ء میں شایع کِیا، لیکن چوں کہ وہ ببلی انڈر کے لاطینی ترجمہ سے اخذ کِیا گیا تھا، اس لیے نقایص سے لبریز تھا قرآن کا ایک اطالی ترجمہ رائیل ٹک نی کل سکول آف میلانو کے پروفیسر اکولیوفر کاسی نے ۱۹۱۴ء میں شایع کِیا، اس کے مقدمے میں پہلے ترجموں کی کیفیت اور اس کے بعد مختلف ابواب قرآن کی توضیح کی گیی ھے

پندرہ ویں صدی مسیحی میں جان انڈریز (Jhonnes Andreas) نے جو اگزاٹو (وین شیا) کا باشندہ تھا بشپ بارسلونا اور حاکم ارگون کے حکم سے نہ صرف قرآن کا ترجمہ ارگونی زَباں میں کِیا بل کہ اس کی شرح بھی چھاپی، یہ شخص پہلے ایک مسلمان فقیہ تھا پھر ولن شیا صوبہ اندلس میں عیسای ھو گیا، اس نے کُتب احادیث کا بھی ترجمہ کِیا..

۱۷۰۱ء میں برنسٹڈٹ (پروشیا) کے ایک درویش بیٹوریا اکولوتھو نے قرآن کی ایک اشاعت برلن میں چھاپی جس میں عربی کے علاوہ فارسی ترکی، اور لاطینی ترجمہ بھی تھا، یہ اشاعت اب نایاب ھے

کچھ زمانہ ھوا خالد شیلڈرک صاحب نے قرآن کا ترجمہ اسپرنٹو میں کرنا شروع کِیا تھا ڈاکٹر صاحب موصوف کا خیال ھے کہ اِسلام اور اسپرنٹو میں عام طور پر ایک ھی مقصد پیشِ نظر ھے یعنی یہ دونسل و رنگ وذات کے مصنوعی حدود کو توڑنا چاھتے ھیں

اب ھم قرآن کے انگریزی تراجم کی طرف متوجّہ ھوتے ھیں: پہلا انگریزی ترجمہ دورایر کے فرانسیسی ترجمہ سے الگ زنڈر راس (Alexander Ross) نے ۱۶۴۹ء میں کِیا جو عربی سے محض نابلد تھا اور فرانسیسی میں شُد بُد رکھتا تھا، اس لیے اس کا ترجمہ انتہا درجہ ناقص ھے

جارج سیل کا ترجمہ ۱۷۳۴ء میں شایع ھوا، اس کی کیی اشاعتیں اب تک ھو چکی ھیں، لیکن اس نے خود تسلیم کِیا ھے کہ جس طرح پہلے ترجمے ناقص تھے، اِسی طرح اس کا ترجمہ بھی نقایص سے خالی نھیں سمجھنا چاھیے ریورنڈ جے ایم راڈویل ایم اے (Rev.J.M Rodwell. M.A.) اس کی بابت لکھتا ھے کہ سیل نے ترجمہ قرآن میں مراکشی کے تتبع میں تفسیری فقرے بھی متن میں لکھے ھیں اور یہ کہ سیکسنی کی زَباں کے عوض اکثر الفاظ لاطینی زَباں کے لکھ دیے ھیں"

ریورنڈ راڈویل نے ایک ترجمہ بہ ترتیب نزول سورہ ۱۸۶۱ء میں کِیا، اگر چہ ڈاکٹر مار گولیتھ اور دوسرے

Marfat.com

درجہ مشابہ تھی کہ جرمنی کے متعصب پادری وں نے اس پر در پردہ اِسلام پھیلانے کا الزام لگایا اور حقیقت میں لوتھر کی اصلاحی تحریک تعلیم قرآن ھی کا پَرتو تھی

ایک جرمن ترجمہ شویگر (Schweigger) نے اطالی سے تارِن برگ میں چھپوایا، اِسی طرح فریڈرک میگرلین (Frederik Megerlin) نے بھی ایک ترجمہ ۱۷۷۲ع میں جرمن میں شایع کیا سیل کے انگریزی ترجمہ قرآن کا جرمن ترجمہ تھیوڈور آرنلڈ (Theodore Arnold) نے ۱۷۴۶ع میں لگو (جرمنی) سے شایع کیا لیکن قرآن کریم کا بہ ترین جرمن ترجمہ وہ ھے جو سی بوایسن (C.Boyson) نے ۱۷۷۳ع میں کیا اور مع دیباچہ وحواشی شایع کیا، اس ترجمہ کو جی واہل نے بعد نظرِ ثانی ۱۸۲۸ع میں چھپوایا ۱۸۵۳ع میں ایک ترجمہ المان (Ullmann) نے کیا جس کی کیی اشاعتیں ہو چکی ھیں ایک ترجمہ ھننگ (Henning) نے بہ مقام لِپسا اور ایک ترجمہ گریگل (Grigull) نے بالی سے شایع کیا فریڈرک روکرٹ (Fredrich Rukart) کے ترجمہ کردہ حصص قرآن کو آگسٹ ملر (AugustMuller) نے ۱۸۸۸ع میں طبع و شایع کیا

ایم کلامراتھ (M.Klamroth) نے پچاس قدیم سورت وں کا ترجمہ ڈای فونزک السٹس ٹن سورن کے نام سے ۱۸۹۰ع میں ھیم برگ سے شایع کیا جس میں سورت وں کی ترتیب کو پورے طور پر ملحوظ رکھا گیا ھے لِپسا کے مشہور عالم عربی ایچ ایل فلیشر (H.L.Fleisher) نے بھی قرآن کا جرمن میں ترجمہ کیا مگر وہ انطباع پزیر نھیں ھوا

ڈاکٹر نولڈیکی (Dr.Noldeke) کا خیال ھے کہ جرمن ترجمے انگریزی ترجموں کے برابر اچھے نھیں

احمدیہ انجمنِ اشاعتِ اِسلام لاھور کا جرمن ترجمۃ القرآن مع تفسیر بہ مقام برلن ۱۹۳۸ع میں شایع ھوا، یھ جرمن زَباں میں پھلا مستند اور صحیح ترجمہ ھے تفسیر یورپ کے مذاق اور ضروریات کو پیشِ نظر رکھ کر لکھی گیی ھے

ڈچ (ولن دیزی) زَباں میں سب سے پہلا ترجمہ 'دِعریش القرآن' کے نام سے شویگر کے ترجمہ کی بنا پر ۱۶۴۱ع میں ھم برگ سے شایع کیا گیا ایک اور ترجمہ دوراایر کے ترجمے سے جے ایچ گلیس سیکر نے لیڈن میں ۱۶۵۸ع میں چھاپا جس کے بعد چھے اشاعتیں ھویں ڈیلفٹ (ھالینڈ) کے پروفیسر شرع محمدی (ﷺ) ڈاکٹر کیرز نے بھی ایک ترجمہ ۱۸۶۰ع میں ھارلم سے شایع کیا بعدازاں ڈاکٹر ڈی کیسر نے سیل کے انگریزی ترجمہ کو ڈچ زَباں کا لباس پہنا کر چھاپا اور وھی اس وقت ھالینڈ میں رایج ھے ۱۹۳۰ع میں ایک اور ترجمہ ڈچ زَباں میں ھیگ کے ایک ڈچ مسلمان فاضل نے شایع کیا، جو

Marfat.com

لوگ وں نے اُس ترجمہ کی بھت تعریف کی ھے تاہم یھ ظاھر ھے کہ اس ترجمہ میں بھی بھت سی غلطیاں موجود ھیں، اس ترجمہ کی دوسری اشاعت ۱۸۷۶ء میں ھوی

قرآن کا ایک اور انگریزی ترجمہ مع مقدمہ ایڈورڈ ھنری پامر (Edward Henry Palmer) نے 'مشرق' کی کتب مقدسہ کے سلسلے میں ۱۸۸۰ ء میں شایع کیا

اس کے علاوہ بایبلوتھی کا اورینٹس میں قرآن کے ایک عربی نسخہ کا ذکر ھے جو ۱۸۳۳ء میں سیرامپور میں مع انگریزی ترجمے کے چھاپا گیا تھا

یھ تمام ترجمے نومسلموں کی کوشش وں سے شایع ھوے ھیں اور یھ ثابت ھوچکا ھے کہ ان میں ترجمے کی صحت سے زیادہ اپنی زباں کی سلاست یا اپنے خیالات کی برتری واشاعت کا لحاظ رکھا گیا ھے

۱۹۰۵ء میں ڈاکٹر محمد عبدُالحکیم خاں نے ایک انگریزی ترجمہ ھندستان میں چھپوایا اور ۱۹۱۱ء میں اصغر اینڈ کمپنی الہ آباد نے عربی متن مَعَ انگریزی ترجمہ کے شایع کیا، یھ ترجمہ میرزا ابوالفضل نے کیا تھا، اس کی بڑی تعریف یھ ھے کہ اس کی تعریف مشھور بدخواہِ اِسلام پادری زویمر نے کی ھے

ایک انگریزی ترجمہ قادیان سے ۱۹۱۵ء میں شایع ھونا شروع ھوا تھا جس کا پھلا پارہ ایڈیسن پریس مدراس میں طبع ھوا اصل عربی متن صفحے کے بالای حصہ میں دیا گیا ھے اور ترجمہ وتفسیر زیریں حصہ میں دیے گیے ھیں، اس کے باقی ماندہ پارے نظر سے نھیں گزرے

قرآن کریم کا ایک مُکمّل تر انگریزی ترجمہ مولوی محمد علی (ایم اے ایل ایل بی) امیر جماعت احمدیہ لاھور نے کیا ھے جو بڑے اہتمام سے گریشم پریس وِدکنگ میں طبع ھوکر احمدیہ انجمن اشاعتِ اِسلام کی طرف سے ۱۹۱۷ء میں شایع ھوا عربی متن اور انگریزی ترجمہ صفحے کے بالای حصہ میں ایک دوسرے کے مقابل درج کیے گیے ھیں اور تفسیر زیریں حصہ میں درج کی گیی ھے شروع میں ایک مبسوط مقدمہ ھے جس میں تعلیم قرآن کا مفاد دیا گیا ھے

انگریزی ترجمے کی وہ کوشش بھی قابلِ ذکر ھے جس کی تحریک علامہ شبلی نعمانی مرحوم نے شروع کی تھی، یھ ترجمہ نواب عمادالُملک بہادر نے شروع کیا تھا مگر مُکمّل نھیں ھوا

ایک انگریزی ترجمہ مرزا حیرت دھلوی (اڈیٹر کرزن گزٹ) نے مع حواشی وتفسیر ۱۹۱۹ء میں شایع کیا، یھ ترجمہ سلیس انگریزی میں ھے اور اس میں زیادہ تر قدیم خیالات کی پیروی کی گیی ھے

قرآن کریم کے انگریزی تراجم میں نام ور اہلِ قلم مسٹر مارماڈیوک پکتھال نومسلم کا ترجمہ بھی قابل ذکر ھے، یھ ترجمہ ۱۹۲۴ء میں شروع ھوا اور ۱۹۳۰ء کے اواخر میں امریکا اور یورپ میں بہ یک وقت

Marfat.com

ڈچ زَباں کے تمام سابقہ ترجموں سے بہ تر ھے

قرآن کریم کا سب سے پہلا رُوسی ترجمہ ۱۷۷۶ء میں سینٹ پیٹرز برگ (حال پروگراڈ) میں انطباع پزیر ھوا اطالی زَباں میں 'القرآ نو دی مکومیٹو' کے نام سے انڈریا اراوی بین (AndriaArravabene) نے وینس میں ۱۸۴۷ء میں شایع کیا، لیکن چوں کہ وہ بلی انڈر کے لاطینی ترجمہ سے اخذ کیا گیا تھا، اس لیے نقایص سے لبریز تھا قرآن کا ایک اطالی ترجمہ رائیل ٹک نی کل سکول آف میلانو کے پروفیسر اکولیوفر کاسی نے ۱۹۱۴ء میں شایع کیا، اس کے مقدمے میں پہلے ترجموں کی کیفیت اور اس کے بعد مختلف ابواب قرآن کی توضیح کی گیی ھے

پندرہ ویں صدی مسیحی میں جان انڈریز (Jhonnes Andreas) نے جو اگزاتو (وین شیا) کا باشندہ تھا بشپ بارسلونا اور حاکم ارگون کے حکم سے نہ صرف قرآن کا ترجمہ ارگونی زَباں میں کیا بل کہ اس کی شرح بھی چھاپی، یہ شخص پہلے ایک مسلمان فقیہ تھا پھر ولن شیا صوبہ اندلس میں عیسای ھو گیا، اس نے کُتُب احادیث کا بھی ترجمہ کیا..

۱۷۰۱ء میں برنسلڈٹ (یروشیا) کے ایک درویش بیٹوریا اکولوتھو نے قرآن کی ایک اشاعت برلن میں چھاپی جس میں عربی کے علاوہ فارسی ترکی، اور لاطینی ترجمہ بھی تھا، یہ اشاعت اب نایاب ھے

کچھ زمانہ ھوا خالد شیلڈرک صاحب نے قرآن کا ترجمہ اسپرنٹو میں کرنا شروع کیا تھا ڈاکٹر صاحب موصوف کا خیال ھے کہ اِسلام اور اسپرنٹو میں عام طور پر ایک ھی مقصد پیشِ نظر ھے یعنی یہ دونو نسل و رنگ و ذات کے مصنوعی حدود کو توڑنا چاھتے ھیں

اب ھم قرآن کے انگریزی تراجم کی طرف متوجّہ ھوتے ھیں: پہلا انگریزی ترجمہ دوراِیر کے فرانسیسی ترجمہ سے الگ زنڈر راس (Alexander Ross) نے ۱۶۴۹ء میں کیا جو عربی سے محض نابلد تھا اور فرانسیسی میں شُدبُد رکھتا تھا، اس لیے اس کا ترجمہ انتہا درجہ ناقص ھے

جارج سیل کا ترجمہ ۱۷۳۴ء میں شایع ھوا، اس کی کیی اشاعتیں اب تک ھو چکی ھیں، لیکن اس نے خود تسلیم کیا ھے کہ جس طرح پہلے ترجمے ناقص تھے، اِسی طرح اس کا ترجمہ بھی نقایص سے خالی نھیں سمجھنا چاھیے ریورنڈ جے ایم راڈویل ایم اے (Rev.J.M Rodwell. M.A.) اس کی بابت لکھتا ھے کہ سیل نے ترجمہ قرآن میں مراکشی کے تتبع میں تفسیری فقرے بھی متن میں لکھے ھیں اور یہ کہ سیکسنی کی زَباں کے عوض اکثر الفاظ لاطینی زَباں کے لکھ دیے ھیں "

ریورنڈ راڈویل نے ایک ترجمہ بہ ترتیب نزول سورہ ۱۸۶۱ء میں کیا، اگرچہ ڈاکٹر مارگولیتھ اور دوسرے

Marfat.com

شایع کیا گیا مسٹر موصوف نے علامہ شیخ مصطفا المراغی سابق امیر جامعہ ازہر مصر کے زیر ہدایت اپنے ترجمہ کی نظر ثانی کی اور اس میں ہزایکسی لنسی فواد سلیم بے الحجازی اور علی الخصوص شیخ محمد احمد الغراوی مدرسہ طیبہ قاہرہ نے ان کا ہات بٹایا مصری علما کے اصرار سے ترجمہ کو معانی القرآن المجید: ترجمہ تفسیریہ' سے موسوم کیا ھے

قرآن کریم کے انگریزی تراجم میں آخری اضافہ مشہور انشا پرداز وادیب علامہ عبدُاللّٰہ یوسف علی کے قلم سے ہوا ھے جو علاحدہ علاحدہ پاروں کی صورت میں نہایت اہتمام کے ساتھ شایع ہوا ھے علامہ ممدوح ایک نکتہ دار اور دقیق نظر اہل قلم ھیں اور ان کا ترجمہ بہ ترین ترجموں کی صف اوّل میں جگھ پانے کے قابل ھے پہلا پارہ ۱۹۳۴ء میں شایع ہوا، ترجمہ ۱۹۳۸ ع میں ختم ہوا ترجمہ سہل اور تفسیر عام فہم و مُدلّل ھے

تراجم قرآن: مشرقی زبانوں میں

ابتدا میں مسلمانوں کی بھی کوشش اور خواہش رہی کہ قرآن دنیا میں اپنی اصلی زَبان یعنی عربی میں رائج ہو اور اِسلام کے حلقہ بہ گوش ہونے والی قومیں اسے عربی ھی میں پڑھیں، یھ اِسی خیال کا نتیجہ تھا کہ جب موحدین کی سلطنت کے زمانے (۵۲۴ ہجری تا ۶۶۷ ہجری) میں جو الجزایر سے اندلس تک پھیلی ہوی تھی قرآن کا ترجمہ بربری زَباں میں کیا گیا تو علمانے اس کی سخت مخالفت کی اور اس کو ناجایز قرار دیا حتّا کہ اس ترجمہ کا نشان بھی نھیں رہنے دیا گیا

ہندُستان میں قرآن کریم کا ترجمہ سب سے اوّل حضرت شاہ ولی اللّٰہؒ نے فارسی زَباں میں 'فتح الرحمٰن' کے نام سے کیا جس کا ایک قلمی نسخہ مکتب مشرقیہ دارالعلوم اِسلامیہ پشاور میں موجود ھے اور متعدد مرتبہ شایع ہو چکا ھے، اس زمانے کے علمانے ان کی بھی سختی کے ساتھ مخالفت کی اور مسجد فتح پوری (دہلی) میں ان کے قتل کے منصوبے سوچنے لگے مگر رفتہ رفتہ یھ تعصب کم ہوگیا اور اب ہر زَباں میں ترجمے کی ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی ھے لیکن فارسی زَباں میں قرآن مجید کا سب سے پہلا ترجمہ غالباً وہ ھے جو شیخ سعدی شیرازی (متوفا ۶۹۱ ع) نے کیا، اس کے بعد اس زَباں میں قرآن کے متعدد ترجمے شایع ہوے..

برونٹ نے اپنی تالیف میں ایک اور فارسی ترجمے کا ذکر کیا ھے جو اصفہان میں چھپا تھا دہلی کے

Marfat.com

لوگ وں نے اُس ترجمہ کی بھت تعریف کی ھے تاھم یھ ظاھر ھے کہ اس ترجمہ میں بھی بھت سی غلطیاں موجود ھیں، اس ترجمہ کی دوسری اشاعت ۱۸۷۶ء میں ھوی

قرآن کا ایک اور انگریزی ترجمہ مع مقدمہ ایڈورڈ ھنری پامر (Edward Henry Palmer) نے 'مشرق' کی کتُب مقدسہ کے سلسلے میں ۱۸۸۰ ع میں شایع کیا

اس کے علاوہ بایبلوتھی کا اورینٹس میں قرآن کے ایک عربی نسخہ کا ذکر ھے جو ۱۸۳۳ء میں سیرامپور میں مع انگریزی ترجمے کے چھاپا گیا تھا

یھ تمام ترجمے نومسلم وں کی کوشش وں سے شایع ھوے ھیں اور یھ ثابت ھوچکا ھے کہ ان میں ترجمے کی صحت سے زیادہ اپنی زباں کی سلاست یا اپنے خیالات کی برتری و اشاعت کا لحاظ رکھا گیا ھے

۱۹۰۵ء میں ڈاکٹر محمد عبدُ الحکیم خاں نے ایک انگریزی ترجمہ ھندستان میں چھپوایا اور ۱۹۱۱ء میں اصغر اینڈ کمپنی الہ آباد نے عربی متن مَعَ انگریزی ترجمہ کے شایع کیا، یھ ترجمہ میرزا ابوالفضل نے کیا تھا، اس کی بڑی تعریف یھ ھے کہ اس کی تعریف مشہور بدخواہِ اِسلام پادری زویمر نے کی ھے

ایک انگریزی ترجمہ قادیان سے ۱۹۱۵ء میں شایع ھونا شروعٔ ھوا تھا جس کا پہلا پارہ ایڈیسن پریس مدراس میں طبع ھوا اصل عربی متن صفحے کے بالائی حصہ میں دیا گیا ھے اور ترجمہ وتفسیر زیریں حصہ میں دیے گیے ھیں، اس کے باقی ماندہ پارے نظر سے نھیں گزرے

قرآن کریم کا ایک مکمّل تر انگریزی ترجمہ مولوی محمد علی (ایم اے ایل ایل بی) امیر جماعت احمدیہ لاھور نے کیا ھے جو بڑے اہتمام سے گریشم پریس وِدکنگ میں طبع ھوکر احمدیہ انجمن اشاعتِ اِسلام کی طرف سے ۱۹۱۷ء میں شایع ھوا عربی متن اور انگریزی ترجمہ صفحے کے بالائی حصہ میں ایک دوسرے کے مقابل درج کیے گیے ھیں اور تفسیر زیریں حصہ میں درج کی گیی ھے شروع میں ایک مبسوط مقدمہ ھے جس میں تعلیم قرآن کا مفاد دیا گیا ھے

انگریزی ترجمے کی وہ کوشش بھی قابلِ ذکر ھے جس کی تحریک علامہ شبلی نعمانی مرحوم نے شروع کی تھی، یھ ترجمہ نواب عمادالمُلک بہادر نے شروع کیا تھا مگر مکمّل نھیں ھوا

ایک انگریزی ترجمہ مرزا حیرفت دھلوی (اڈیٹر کرزن گزٹ) نے مع حواشی وتفسیر ۱۹۱۹ء میں شایع کیا، یھ ترجمہ سلیس انگریزی میں ھے اور اس میں زیادہ تر قدیم خیالات کی پیروی کی گیی ھے

قرآن کریم کے انگریزی تراجم میں نام ور اہلِ قلم مسٹر مار ماڈیوک پکتھال نومسلم کا ترجمہ بھی قابل ذکر ھے، یھ ترجمہ ۱۹۲۴ء میں شروع ھوا اور ۱۹۳۰ء کے اواخر میں امریکا اور یورپ میں بہ یک وقت

Marfat.com

فاروقی پریس نے ۱۳۱۵ہجری میں متعدد زبان وں میں قرآن کا ترجمے شایع کیا اور اسے قرآن مجید ترجمۃ الثلاثہ کے نام سے موسوم کیا تمہید اُردو زَباں میں ھے اور اصل قرآن کی ترتیب اس طرح واقع ھوی ھے کہ اوّل سطر میں عربی زَباں، دوسری سطر میں اس کا ترجمہ فارسی زَباں میں، تیسری سطر میں لفظی اردو ترجمہ اور چوتھی سطر میں سلیس و بامحاورہ ترجمہ ھے فارسی ترجمہ شاہ رفیع الدِّین صاحب کا ھے متن کے علاوہ حاشیے پر قرآنی مطالب کی توضیح اردو اور فارسی دونو زبان وں میں کی گیی ھے قرآن کے اور فارسی ترجمے بھی موجود ھیں جن میں متن کی شرح حواشی میں کی گیی ھے قرآن کا ایک ترجمہ ریورنڈ ڈاکٹر امام الدِین امرتسری نے کیا تھا، یھ پہلا ترجمہ ھے جو رومن اردو میں شایع ہوا کرسچن پریس الہ آباد نے اسے طبع کرا کر ہندستان کے طول و عرض میں اپنے مقاصد کے لیے اشاعت دی..

قرآن کریم کے جو ترجمے اردو میں کیے گیے، ان میں مولانا شاہ عبدُ القادر ابن شاہ ولی اللّٰہؒ کا ترجمہ موضح القرآن مطبوعہ ۱۷۹۰ع اوّلین بہ ترین اردو ترجمہ ھونے کا امتیاز رکھتا ھے عربی متن کے تحت اردو کا ترجمہ دیا گیا ھے، اس کی متعدد اشاعت وں میں ایک اشاعت جو دو جِلد وں پر مشتمل ھے ۱۲۴۸ہجری مطابق ۱۸۲۹ہجری میں ھگلی میں شایع کیا گیا اور ایک اشاعت جس میں فارسی ترجمہ بھی شامل ھے ۱۸۳۱ع میں کول کتا میں چھاپا گیا تھا، یھ ترجمہ نہایت مستند، مقبولِ عام اور تمام اردو تراجم کا ماخذ ھے اردو زَباں میں دوسرا ترجمہ حضرت شاہ ولی اللّٰہؒ کے فرزندِ اکبر مولانا شاہ رفیع الدِّین نے کیا مگر وہ زیادہ مقبول نھیں ھوا

اِسی زمانے کے لگ بھگ سید شاہ حقانی نبیرہ شاہ برکت اللّٰہ مارھروی نے ایک اردو ترجمہ مع تفسیر کیا دلّی کے نام ور طبیب حکیم محمد شریف خاں کا کیا ھوا قلمی ترجمہ حکیم محمد احمد خاں دہلوی کے کُتب خانے میں موجود ھے

اس کے علاوہ بے شمار اردو ترجمے شایع ھو چکے ھیں جن میں شمس العلما مولوی نذیر احمد صاحب اور مولوی فتح محمد صاحب جالندھری کے ترجموں کو خاص وقعت حاصل ھے اوّل الذکر ترجمہ میں بھُت سے ایسے محاورے استعمال کیے گیے ھیں جن سے عام اردو دان ناواقف ھیں موخر الذکر ترجمہ نہایت صاف سلیس اور شُستہ ھے

سیٹھ یعقوب حسن صاحب نے زندان میں بیٹھ کر قرآن مجید کی ایک ھی مضمون کی ان تمام آیت وں کو جو مختلف مقامات اور سورت وں میں آتی ھیں یکجا کر کے ان کا ترجمہ بھی اردو میں بالمقابل دیا ھے

Marfat.com

شایع کیا گیا مسٹر موصوف نے علامہ شیخ مصطفا المراغی سابق امیر جامعہ از ہر مصر کے زیر ہدایت اپنے ترجمہ کی نظر ثانی کی اور اس میں ھز ایکسی لنسی فواد سلیم بے الحجازی اور علی الخصوص شیخ محمد احمد الغراوی مدرسہ طیبہ قاہرہ نے ان کا ھات بٹایا مصری علما کے اصرار سے ترجمہ کو 'معانی القرآن المجید: ترجمہ تفسیریہ' سے موسوم کیا ھے

قرآن کریم کے انگریزی تراجم میں آخری اضافہ مشہور انشا پرداز وادیب علامہ عبدُ اللہ یوسف علی کے قلم سے ہوا ھے جو علاحدہ علاحدہ پاروں کی صورت میں نہایت اہتمام کے ساتھ شایع ھوا ھے علامہ ممدوح ایک نکتہ دار اور دقیق نظر اہل قلم ھیں اور ان کا ترجمہ بہ ترین ترجموں کی صف اوّل میں جگھ پانے کے قابل ھے پہلا پارہ ۱۹۳۴ع میں شایع ھوا، ترجمہ ۱۹۳۸ ع میں ختم ھوا ترجمہ سہل اور تفسیر عام فہم و مُدلّل ھے

تراجم قرآن: مشرقی زبانوں میں

ابتدا میں مسلمانوں کی بھی کوشش اور خواہش رھی کہ قرآن دنیا میں اپنی اصلی زباں یعنی عربی میں رائج ھو اور اسلام کے حلقہ بہ گوش ھونے والی قومیں اسے عربی ھی میں پڑھیں، یھ اسی خیال کا نتیجہ تھا کہ جب موحدین کی سلطنت کے زمانے (۵۲۴ ہجری تا ۶۶۷ ہجری) میں جو الجزایر سے اندلس تک پھیلی ھوی تھی قرآن کا ترجمہ بربری زباں میں کیا گیا تو علما نے اس کی سخت مخالفت کی اور اس کو ناجایز قرار دیا حتا کہ اس ترجمہ کا نشان بھی نھیں رہنے دیا گیا

ہندستان میں قرآن کریم کا ترجمہ سب سے اوّل حضرت شاہ ولی اللہؒ نے فارسی زباں میں 'فتح الرحمٰن' کے نام سے کیا جس کا ایک قلمی نسخہ مکتب مشرقیہ دارلعلوم اسلامیہ پشاور میں موجود ھے اور متعدد مرتبہ شایع ھوچکا ھے، اس زمانے کے علما نے ان کی بھی سختی کے ساتھ مخالفت کی اور مسجد فتح پوری (دہلی) میں ان کے قتل کے منصوبے سوچنے لگے مگر رفتہ رفتہ یھ تعصب کم ھوگیا اور اب ہر زباں میں ترجمے کی ضرورت شدت سے محسوس ھو رھی ھے لیکن فارسی زباں میں قرآن مجید کا سب سے پہلا ترجمہ غالباً وہ ھے جو شیخ سعدی شیرازی (متوفا ۶۹۱ع) نے کیا، اس کے بعد اس زباں میں قرآن کے متعدد ترجمے شایع ھوے..

برونٹ نے اپنی تالیف میں ایک اور فارسی ترجمے کا ذکر کیا ھے جو اصفہان میں چھپا تھا دہلی کے

Marfat.com

ترجمہ بڑی کدوکاوش اور غایت درجہ کی احتیاط کے ساتھ کیا گیا ھے

یہ بات عام طور پر معلوم نھیں کہ بیضاوی کی تفسیر قرآن کا ترجمہ ملاپا کی زباں میں مع اصلی عربی کے شایع کیا گیا ھے

اس تفسیر کی دو یا تین اشاعتیں ھو چکی ھیں اور یہ ڈچ ایسٹ افریقا میں کثرت سے فروخت ھوتی ھے

ھیوز کے قول کے مطابق قرآن کا ترجمہ پشتو میں بھی ھو چکا ھے، گجراتی زباں میں قرآن کا ترجمہ حاجی غلام علی حاجی اسماعیل رحمانی مدیر 'راہِ نجات' بھاول نگر نے اس طریق پر کیا ھے کہ ایک صفحے پر اصل عربی، اس کے سامنے وھی آیتیں گجراتی حروف میں اور اس کے تحت میں گجراتی ترجمہ درج تھے

ہندی میں قرآن کا پہلا ترجمہ الرا کے راجا سروگ نے ایک عراقی عالم سے ۲۷۰ ہجری میں کرانا شروع کیا تھا، یہ ترجمہ سورۂ یٰسین تک مکمل ھوا تھا راجا اس ترجمہ کو سن کر دل سے مسلمان ھو گیا ہندی زباں میں ایک ترجمہ ریورنڈ ڈاکٹر احمد شاہ مشنری مقیم ہمیر پور نے شایع کیا زباں بامحاورہ بیان کی جاتی ھے

ایک ہندی ترجمہ کے لیے ھم خواجہ حسن نظامی صاحب کے رہینِ منت ھیں، یہ ترجمہ تقطیع کلاں پر شایع ھوا ھے ایک صفحے میں پہلے حضرت اورنگ زیب عالم گیرؒ کے ھات کے لکھے ھوے عکسی قرآن مجید کا ایک صفحہ ھے اور اس کے سامنے ہندی حروف میں اردو ترجمہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا ھے، اس کے بعد پورے صفحے میں ہندی حروف اور ہندی زباں میں تفسیر ھے کل حجم نو سو صفحات کے قریب ھے، یہ ترجمہ چار سال میں پانچ سنسکرت دان عالموں کی مدد سے تیار کیا گیا ھے ایک اور ہندی ترجمہ شیخ محمد یوسف مدیر اخبار 'نور' (قادیاں) نے شایع کیا ھے، وہ اس سے پہلے گورمکھی ترجمہ بھی شایع کر چکے ھیں گورمکھی ترجمہ میں حضور سرور کائنات (ﷺ) کی سیرت طیبہ بھی شامل ھے، یہ ہر دو تراجم ہندوؤں اور سکھوں کے مذاق کو پیش نظر رکھ کر لکھے گئے ھیں

فرانس کے رسالہ 'ریویو موند مزلمان' کی جلد چہارم ص ۶۳۴ سے معلوم ھوتا ھے کہ قرآن کا ترجمہ نواح باطوم کی زباں میں بھی شایع کیا گیا ھے

اِسی جلد کے ص ۵۴۰ میں ایم ایف فرجایلی اور ایم ایل بووٹ نے ایک تفسیر کی پوری کیفیت بیان کی ھے جو چینی زباں میں چھاپی گئی ھے چینی ترجمہ عربی متن کے بعد دیا گیا ھے اور اس کے بعد مطالب کی تشریح کی گئی ھے یہ بات قابلِ ذکر ھے کہ عربی متن کا ترجمہ فی نفسہٖ نھیں دیا گیا بل کہ صرف تفسیر کی گئی ھے ہر ایک عربی جملہ کے بعد چینی زباں میں اس کا مطلب واضح کیا گیا ھے سورۂ فاتحہ کے بعد آیاتِ قرآنی کو عامۃُ النّاس کی زباں میں ترجمہ کیا گیا ھے چینی زباں میں قرآن کو

Marfat.com

فاروقی پریس نے ۱۳۱۵ہجری میں متعدد زبان وں میں قرآن کا ترجمے شایع کیا اور اسے قرآن مجید ترجمۃ الثلاثہ کے نام سے موسوم کیا تمہید اُردو زباں میں ھے اور اصل قرآن کی ترتیب اس طرح واقع ھوی ھے کہ اوّل سطر میں عربی زباں، دوسری سطر میں اس کا ترجمہ فارسی زباں میں، تیسری سطر میں لفظی اردو ترجمہ اور چوتھی سطر میں سلیس و با محاورہ ترجمہ ھے فارسی ترجمہ شاہ رفیع الدّین صاحب کا ھے متن کے علاوہ حاشیے پر قرآنی مطالب کی توضیح اردو اور فارسی دونو زبان وں میں کی گیی ھے قرآن کے اور فارسی ترجمے بھی موجود ھیں جن میں متن کی شرح حواشی میں کی گیی ھے قرآن کا ایک ترجمہ ریورنڈ ڈاکٹر امام الدّین امرتسری نے کیا تھا، یھ پہلا ترجمہ ھے جو رومن اردو میں شایع ھوا کرسچن پریس الہ آباد نے اسے طبع کرا کر ھندستان کے طول و عرض میں اپنے مقاصد کے لیے اشاعت دی۔۔

قرآن کریم کے جو ترجمے اردو میں کیے گیے، ان میں مولانا شاہ عبدُ القادر ابن شاہ ولی اللّٰہؒ کا ترجمہ موضح القرآن مطبوعہ ۱۷۹۰ع اوّلین بہ ترین اردو ترجمہ ھونے کا امتیاز رکھتا ھے عربی متن کے تحت اردو کا ترجمہ دیا گیا ھے، اس کی متعدد اشاعت وں میں ایک اشاعت جو دو جلد وں پر مشتمل ھے ۱۲۴۸ہجری مطابق ۱۸۲۹ ہجری میں ھگلی میں شایع کیا گیا اور ایک اشاعت جس میں فارسی ترجمہ بھی شامل ھے ۱۸۳۱ع میں کول کتا میں چھاپا گیا تھا، یھ ترجمہ نہایت مستند، مقبولِ عام اور تمام اردو تراجم کا ماخذ ھے اردو زَباں میں دوسرا ترجمہ حضرت شاہ ولی اللّٰہؒ کے فرزندِ اکبر مولانا شاہ رفیع الدّین نے کیا مگر وہ زیادہ مقبول نھیں ھوا

اِسی زمانے کے لگ بھگ سید شاہ حقانی نبیرہ شاہ برکت اللّٰہ مارھروی نے ایک اردو ترجمہ مع تفسیر کیا دلّی کے نام ور طبیب حکیم محمد شریف خاں کا کیا ھوا قلمی ترجمہ حکیم محمد احمد خاں دہلوی کے کُتُب خانے میں موجود ھے

اس کے علاوہ بے شمار اردو ترجمے شایع ھو چکے ھیں جن میں شمس العلما مولوی نذیر احمد صاحب اور مولوی فتح محمد صاحب جالندھری کے ترجموں کو خاص وقعت حاصل ھے اوّل الذکر ترجمہ میں بھُت سے ایسے محاورے استعمال کیے گیے ھیں جن سے عام اردو دان ناواقف ھیں موخر الذکر ترجمہ نہایت صاف سلیس اور شُستہ ھے

سیٹھ یعقوب حسن صاحب نے زندان میں بیٹھ کر قرآن مجید کی ایک ھی مضمون کی ان تمام آیت وں کو جو مختلف مقامات اور سورت وں میں آتی ھیں یکجا کر کے ان کا ترجمہ بھی اردو میں بالمقابل دیا ھے

Marfat.com

چینی زباں کی تفسیر قرآن کا نمونہ

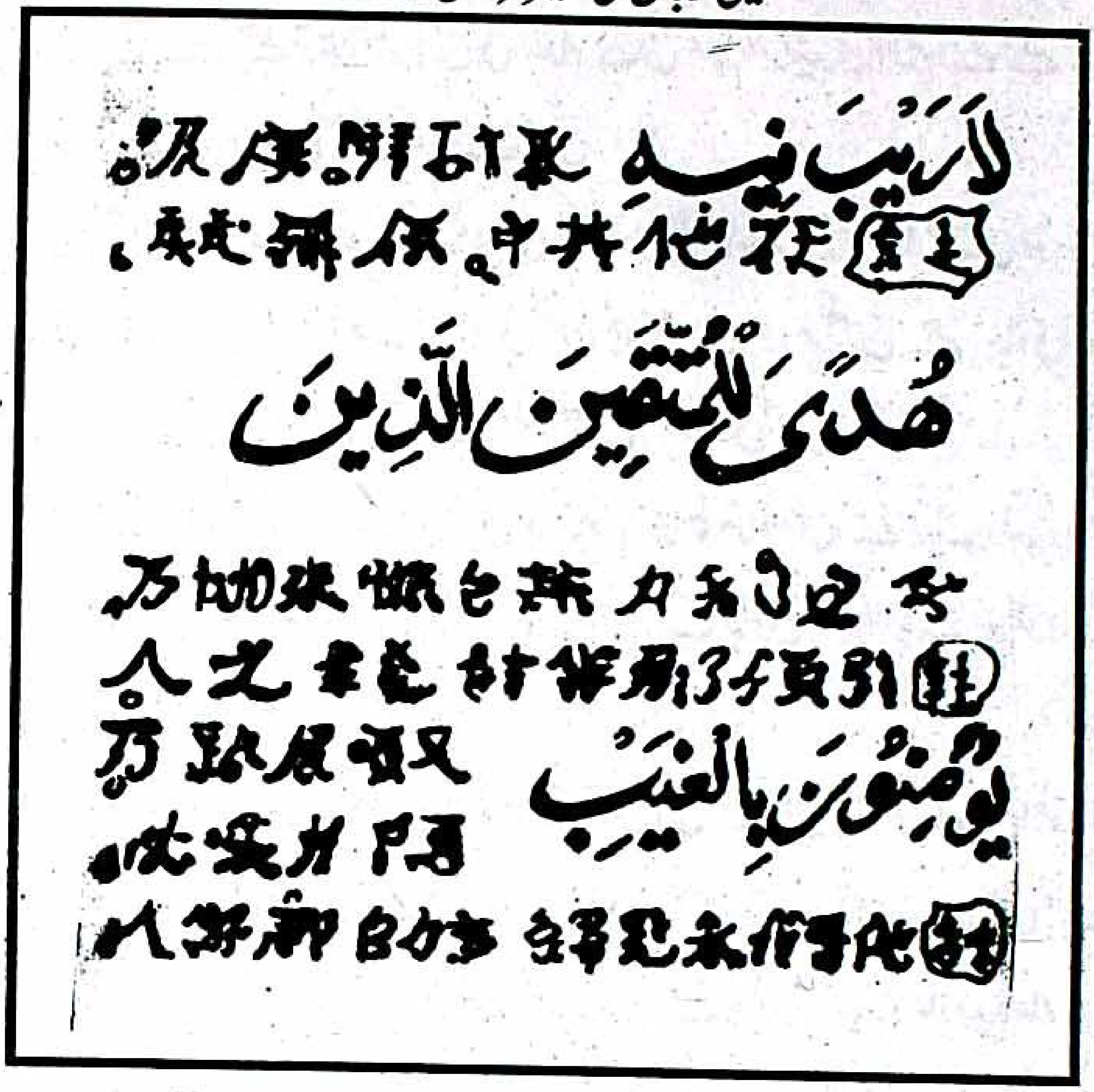

'کوناں چین' آیت کو 'چان' اور رکوع کو 'چے' اِسلام کو 'ھوے چاؤ' مسلمان کو 'چھنچیے' رسول اللہ (ﷺ) کو 'چویی سمی زاے تھازان' اللہ کو 'تھنشان' فرشتہ کو 'ھوسو' اور محمد (ﷺ) کو 'خومو' کہتے ھیں بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ترجمہ یہ ھے 'دون بین خوچین سولو دھاسای چین چویی مین چھی'

۱۹۲۷ء میں ایک غیر مسلم چینی نے راڈویل کے انگریزی قرآن کو چینی لباس پہنایا جو بالکل غلط تھا، علما نے مسلمانوں کو اس کے خریدنے سے منع کر دیا، اس کے بعد چھے سال کا عرصہ ھوا، شنگھای میں کسی یھودی نے خود چینی زباں میں ترجمہ کیا جس میں مولانا محمد علی، امیر جماعت احمدیہ کے انگریزی ترجمہ سے مدد لی گیی علما نے اسے بھی ناپسند کیا آخر کار ۱۹۳۳ء میں جدید چینی ترجمہ قرآن شایع ھوا، اس کے مترجم دو جید عالم اور دیگر مسلم اور غیر مسلم چینی کتابت کے ماھر ھیں، ان ھر دو عالموں میں سے ایک جامعہ ازھر کے تعلیم یافتہ ھیں ترجمہ میں عربی متن نھیں دیا، آیات پر نمبر دیے گیے ھیں ھر آیت کا لفظی ترجمہ پہلے جلی عبارت میں ھے، اس کے بعد اِسی آیت کی سلیس عبارت یا ایک دو سطری تفسیر مسلسل مضمون سمجھنے کے لیے دی گیی ھے، اس کے بعد پھر ویسے ھی دوسری اور تیسری آیت، یہ ترجمہ تمام ملک میں مقبول ھوا ھے اور یہ پہلا چینی ترجمہ قرآن ھے جو چینی مسلمانوں نے شایع کیا

Marfat.com

ترجمہ بڑی کدوکاوش اور غایت درجہ کی احتیاط کے ساتھ کیا گیا ھے

یہ بات عام طور پر معلوم نھیں کہ بیضاوی کی تفسیر قرآن کا ترجمہ ملاپا کی زباں میں مع اصلی عربی کے شایع کیا گیا ھے

اس تفسیر کی دو یا تین اشاعتیں ھوچکی ھیں اور یہ ڈچ ایسٹ افریقا میں کثرت سے فروخت ھوتی ھے ھیوز کے قول کے مطابق قرآن کا ترجمہ پشتو میں بھی ھوچکا ھے، گجراتی زباں میں قرآن کا ترجمہ حاجی غلام علی حاجی اسماعیل رحمانی مدیر 'راہِ نجات' بھاول نگر نے اس طریق پر کیا ھے کہ ایک صفحے پر اصل عربی، اس کے سامنے وھی آیتیں گجراتی حروف میں اور اس کے تحت میں گجراتی ترجمہ درج تھے ھندی میں قرآن کا پھلا ترجمہ الرا کے راجا سروگ نے ایک عراقی عالم سے ۲۷۰ ہجری میں کرانا شروع کیا تھا، یہ ترجمہ سورۂ یٰسین تک مکمل ھوا تھا راجا اس ترجمہ کو سن کر دل سے مسلمان ھوگیا ھندی زباں میں ایک ترجمہ ریورنڈ ڈاکٹر احمد شاہ مشنری مقیم ھمیر پور نے شایع کیا زباں بامحاورہ بیان کی جاتی ھے ایک ھندی ترجمہ کے لیے ھم خواجہ حسن نظامی صاحب کے رہینِ منّت ھیں، یہ ترجمہ تقطیع کلاں پر شایع ھوا ھے ایک صفحے میں پھلے حضرت اورنگ زیب عالم گیرؒ کے ھات کے لکھے ھوے عکسی قرآن مجید کا ایک صفحہ ھے اور اس کے سامنے ھندی حروف میں اردو ترجمہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا ھے، اس کے بعد پورے صفحے میں ھندی حروف اور ھندی زباں میں تفسیر ھے کل حجم نو سو صفحات کے قریب ھے، یہ ترجمہ چار سال میں پانچ سنسکرت دان عالموں کی مدد سے تیار کیا گیا ھے ایک اور ھندی ترجمہ شیخ محمد یوسف مدیر اخبار 'نور' (قادیاں) نے شایع کیا ھے، وہ اس سے پھلے گورمکھی ترجمہ بھی شایع کر چکے ھیں گورمکھی ترجمہ میں حضور سرور کاینات (ﷺ) کی سیرت طیبہ بھی شامل ھے، یہ ھر دو تراجم ھندوؤں اور سکھوں کے مذاق کو پیش نظر رکھ کر لکھے گیے ھیں

فرانس کے رسالہ 'ریویو موند مزلمان' کی جلد چہارم ص ۶۳۴ سے معلوم ھوتا ھے کہ قرآن کا ترجمہ نواح باطوم کی زباں میں بھی شایع کیا گیا ھے

اِسی جلد کے ص ۵۴۰ میں ایم ایف فرجایلی اور ایم ایل بووٹ نے ایک تفسیر کی پوری کیفیت بیان کی ھے جو چینی زباں میں چھاپی گیی ھے چینی ترجمہ عربی متن کے بعد دیا گیا ھے اور اس کے بعد مطالب کی تشریح کی گیی ھے یہ بات قابلِ ذکر ھے کہ عربی متن کا ترجمہ فی نفسہ نھیں دیا گیا بل کہ صرف تفسیر کی گیی ھے ھر ایک عربی جملہ کے بعد چینی زباں میں اس کا مطلب واضح کیا گیا ھے سورۂ فاتحہ کے بعد آیاتِ قرآنی کو عامۃُ النّاس کی زباں میں ترجمہ کیا گیا ھے چینی زباں میں قرآن کو

Marfat.com

۱۹۲۱ء میں منتخبات قرآن مع ترجمہ ایک دیدہ زیب مُجلّد کی صورت میں پیکن سے شایع کیے گیے

جاپانی زَباں میں سب سے پہلے ترجمہٴ قرآن کی سعادت شیخ عبدُ الرشید ابراہیم کے حصے میں آی ھے جو جاپانی علما کی مدد سے اس ترجمہ کو مکمّل کر رھے ھیں

جاوی زَباں میں قرآن کا ترجمہ سارنگ ڈکری این بوکھنڈل (بیٹویا) نے ۱۹۱۳ء میں سو سو صفحات کے حصوں میں شایع کیا تھا، اس کی طباعت اور عربی متن غیر معمولی طور پر نفیس ھے جاوی زَباں میں جو ذیلی حاشیے دیے گیے ھیں، وہ خاص متن کے متعلِق ھیں تشریحی نھیں

یہ ترجمہ مسٹر نغزپا نے جو اپنے کو ''سلطان ترکی کا خادم'' بتاتا تھا، اس نے ایک دفعہ رومن کیتھولک مذہب اختیار کرلیا تھا لیکن دوبارہ مسلمان ہوگیا جامع ازہر کے جاوی طلبہ کو جب یہ ترجمہ دکھایا گیا تو انھوں نے اس کے متعلِق بڑا اشتیاق ظاہر کیا

برھمی زَباں میں قرآن پاک کا ترجمہ مسٹر یوباؤہ کے آی ایچ نے جن کا اِسلامی نام احمد اللّٰہ ھے کیا اور اسے پچاس ہزار روپے کی لاگت سے تیار کر کے مفت تقسیم کیا برھمی زَباں میں ایک اور ترجمہ مولوی رحمت اللّٰہ مسلم مشنری متعلقہ جمعیتہ العلما برھما رنگون نے شروع کیا جو علاحدہ علاحدہ پاروں کی صورت میں شایع ھوگا

بہ رل نے جاوی زَباں میں اس سے ایک قدیم ترجمہ کا بھی ذکر کیا ھے

۱۹۰۸ء میں آسٹریلیا کی بپٹسٹ سوسایٹی کے ایک مشنری ریورنڈ ولیم گولڈ سیک نے بنگالی زَباں میں قرآن کا ترجمہ مع متن شایع کیا، ترجمہ بین السطور ھے اور بے شمار حواشی مسیحی نقطۂ نظر سے اضافہ کیے گیے ھیں

حکیم صوفی میر محمد یعقوب خاں نے قرآن کریم کا ترجمہ مرھٹی زَباں میں ممبے سے شایع کیا ھے ہز اگزالٹڈ ھای نس میر سر عثمان علی خاں خلد اللّٰہ ملکہ وسلطنتہ شہریار دکن نے مترجم کو ایک گراں قدر انعام مرحمت فرمایا ترجمہ کی کیی سو جلدیں قلمرو نظام کے مرھٹی مدرسوں کے لیے خریدی گییں اور مترجم کے لیے ماہانہ منصب تاحیات مقرر ھوا

مسٹر نراین راو ایم اے ایل ٹی نے جو راج مندری ضلع گوداوری کے گورنمنٹ آرٹس کالج میں تیلگو اور سنسکرت کے استاد ھیں قرآن کریم کا ترجمہ تلگو زباں میں کیا ھے، انھوں نے مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاھور کے انگریزی ترجمہ سے مدد لی ھے

مدراس کے ایک اور مرھٹا بزرگ مسٹر ونکٹا رتنن نے مولوی محمد علی صاحب کے انگریزی ترجمہ قرآن

Marfat.com

چینی زباں کی تفسیر قرآن کانمونہ

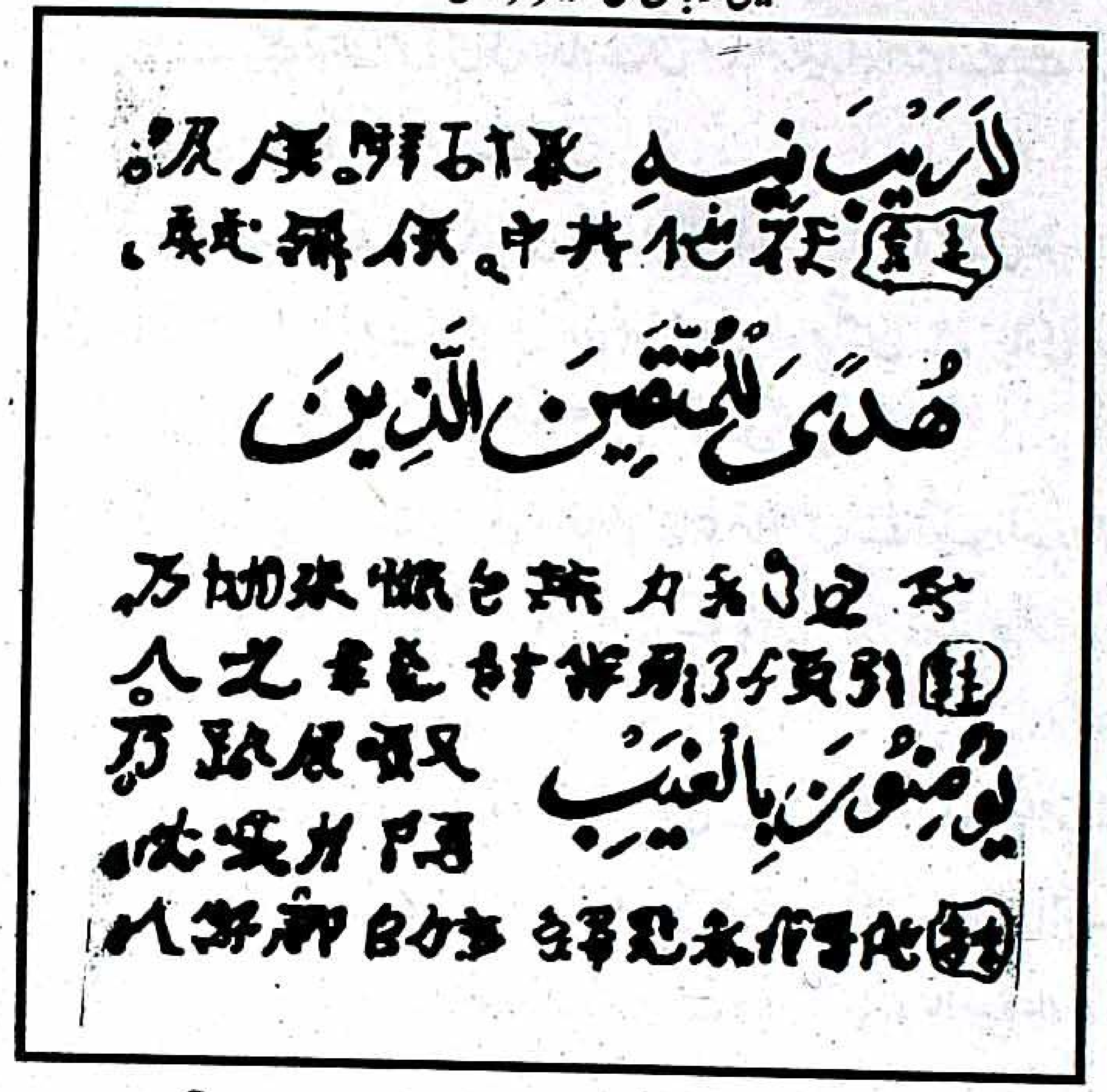

'کوناں چین' آیت کو 'چان' اور رکوع کو 'چے' اِسلام کو 'ھوے چاؤ' مسلمان کو 'چھنچے' رسول اللہ (ﷺ) کو 'چویی سمی زاے تھازان' اللہ کو 'تھنشان' فرشتہ کو 'ھوسو' اور محمد (ﷺ) کو 'خومو' کہتے ھیں بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ترجمہ یہ ھے 'دون بین خوچین سولو وھاسای چین چویی مین چھی'

۱۹۲۷ء میں ایک غیر مسلم چینی نے راڈویل کے انگریزی قرآن کو چینی لباس پہنایا جو بالکل غلط تھا، علمانے مسلمانوں کو اس کے خریدنے سے منع کر دیا، اس کے بعد چھے سال کا عرصہ ھوا، شنگھای میں کسی یہودی نے خود چینی زباں میں ترجمہ کیا جس میں مولانا محمد علی، امیر جماعت احمدیہ کے انگریزی ترجمہ سے مدد لی گیی علما نے اسے بھی ناپسند کیا آخرکار ۱۹۳۳ء میں جدید چینی ترجمہ قرآن شایع ھوا، اس کے مترجم دو جید عالم اور دیگر مسلم اور غیر مسلم چینی کتابت کے ماہر ھیں، ان ہر دو عالموں میں سے ایک جامعہ ازہر کے تعلیم یافتہ ھیں ترجمہ میں عربی متن نھیں دیا، آیات پر نمبر دیے گیے ھیں ہر آیت کا لفظی ترجمہ پہلے جلی عبارت میں ھے، اس کے بعد اِسی آیت کی سلیس عبارت یا ایک دو سطری تفسیر مسلسل مضمون سمجھنے کے لیے دی گیی ھے، اس کے بعد پھر ویسے ھی دوسری اور تیسری آیت، یہ ترجمہ تمام مُلک میں مقبول ھوا ھے اور یہ پہلا چینی ترجمہ قرآن ھے جو چینی مسلمانوں نے شایع کیا

Marfat.com

سے تلگو قرآن کریم کا ترجمہ کیا ھے مسٹر موصوف لکھتے ھیں کہ ”ترجمہ میں سیل، راڈویل، پامر اور نیز مرزا افضل الہ آبادی اور ڈاکٹر حکیم خاں کرنالی کے ترجموں سے بھی مدد لی گیی ھے“

مسٹر ایس این کرشن راو نے جو ریاست کوچین واقع جنوبی ہند کے ملیالم زباں کے ایک ماہ نامے 'سدگرو' کے مدیر ھیں، قرآن کا ترجمہ ملیالم زباں میں کیا ھے دارالاشاعت بنگلور سٹی نے قرآن کا ترجمہ کنڑی زباں میں کیا ھے جو جنوبی ہند کی عام زباں ھے

سلطان عبدُالحمید کے عہدِ حکومت میں ترکی زباں میں اگرچہ قرآن کے کثیر التعداد تراجم شایع نھیں ھوے، تاہم عربی متن کے ساتھ ترکی زباں میں تفسیریں اکثر شایع ھوی ھیں، اس قسم کا ایک خوب صورت قرآن ۱۳۲۰ ہجری میں قسطنطنیہ کے بخاریہ پریس سے شایع ھوا دستوری حکومت کے اعلان کے بعد کیی مصنفوں نے مشترکہ طور پر قرآن کا ترجمہ ترکی زباں میں کرنا شروع کیا جس کی قدیم خیالات کے لوگ وں نے مخالفت کی قریباً بتیس برس کا زمانہ گزرا کہ سب سے اوّل ابراہیم حلمی کی طرف سے قرآن کا ایک ترجمہ 'ترجمۃ القرآن' کے نام سے شایع ھوا ایک اور ترجمہ ترکی کے ایک اور پندرہ رُوزہ رسالہ 'اِسلام مجموعہ سی' میں چھپا، یھ رسالہ زیرِادارت حلیم ثابت نکلتا ھے

ترکی میں جدید طرز حکومت کے ظہور نے قرآن کریم کے صحیح ترجمے کے امکان کو آسان بنا دیا ھے ترکی میں اس سے پہلے جس قدر تراجم شایع ھوے، وہ ناکافی، ناقص اور نا تمام تھے اب محکمہ معارف کے زیرِادارت ایک مکمّل ترجمہ مرتب کیا گیا ھے، اس میں قرآن کی اصل عبارت اور ترکی ترجمہ دونو شامل ھیں: ترجمہ مختصر ھے حاشیے پر ضروری علمی اور فقہی تشریحات ھیں حکومت ترکی نے مشہور ترکی شاعر محمد عاکف بک کو اس خدمت پر مامور کیا جو ترکی کے 'اقبال' ھیں، ترجمہ ترکی علما کی ایک کمیٹی کے پیش ھوا جس نے آخری فیصلہ صادر کیا..

احمدی آفندی، آغا ئیف اخبار 'جون ترک' میں رقم طراز ھیں کہ ”مذہبی اصلاح کے لیے ان تراجم کی واقع میں ضرورت ھے اور صرف اِسی ذریعے سے اِسلام کی صداقتیں عوام تک پہنچای جا سکتی ھیں“

مشرقی افریقا کی سواحلی زباں میں قرآن شریف کا پہلا ترجمہ عیسای وں نے شایع کیا، یھ ترجمہ نھیں، بل کہ اِسلام پر ایک معاندانہ تنقید ھے، اس لیے قرآن مجید کا ایک ترجمہ انجمنِ اِسلامیہ کی طرف سے نیروبی میں ھوا ھے اور دوسرا ترجمہ زنجبار میں کیا گیا ھے، یھ دونو ترجمے عیسای وں کی کوشش وں کو باطل کرنے میں مدد دیں گے

اوورشیلم کی عبرانی یونی ورسٹی کے زیرِ نگرانی ڈاکٹر جوزف رولن قرآن کا ترجمہ عبرانی زباں میں کر رھے

Marfat.com

۱۹۲۱ء میں منتخباتِ قرآن مع ترجمہ ایک دیدہ زیب مُجلّد کی صورت میں پیکن سے شایع کیے گیے
جاپانی زَباں میں سب سے پہلے ترجمۂ قرآن کی سعادت شیخ عبدُالرشید ابراہیم کے حصے میں آی ھے جو جاپانی علما کی مدد سے اس ترجمہ کو مُکمّل کر رھے ھیں
جاوی زَباں میں قرآن کا ترجمہ سمارنگ ڈکری این بوکھنڈل (بیٹویا) نے ۱۹۱۳ء میں سو سو صفحات کے حصوں میں شایع کیا تھا، اس کی طباعت اور عربی متن غیر معمولی طور پر نفیس ھے جاوی زَباں میں جو ذیلی حاشیے دیے گیے ھیں، وہ خاص متن کے متعلِق ھیں تشریحی نھیں
یہ ترجمہ مسٹر نغزپا نے جو اپنے کو ''سلطان ٹرکی کا خادم'' بتاتا تھا، اس نے ایک دفعہ رومن کیتھولک مذھب اختیار کرلیا تھا لیکن دوبارہ مسلمان ھوگیا جامع ازہر کے جاوی طلبہ کو جب یہ ترجمہ دکھایا گیا تو انھوں نے اس کے متعلِق بڑا اشتیاق ظاہر کیا
برھمی زَباں میں قرآن پاک کا ترجمہ مسٹر یوبا اوھ کے آی ایچ نے جن کا اِسلامی نام احمد اللہ ھے کیا اور اسے پچاس ہزار روپے کی لاگت سے تیار کر کے مفت تقسیم کیا برھمی زباں میں ایک اور ترجمہ مولوی رحمت اللہ مسلم مشنری متعلقہ جمعیۃ العلما برھما رنگون نے شروع کیا جو علاحدہ علاحدہ پاروں کی صورت میں شایع ھوگا
بہ رل نے جاوی زَباں میں اس سے ایک قدیم ترجمہ کا بھی ذکر کیا ھے
۱۹۰۸ء میں آسٹریلیا کی بپٹسٹ سوسایٹی کے ایک مشنری ریورنڈ ولیم گولڈسیک نے بنگالی زَباں میں قرآن کا ترجمہ مع متن شایع کیا، ترجمہ بین السطور ھے اور بے شمار حواشی مسیحی نقطۂ نظر سے اضافہ کیے گیے ھیں
حکیم صوفی میر محمد یعقوب خاں نے قرآن کریم کا ترجمہ مرھٹی زَباں میں ممبے سے شایع کیا ھے ہز اگزالٹڈ ھای نس میر سر عثمان علی خاں خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ شہریار دکن نے مترجم کو ایک گراں قدر انعام مرحمت فرمایا ترجمہ کی کیی سو جِلدیں قلم روِ نظام کے مرھٹی مدرسوں کے لیے خریدی گییں اور مترجم کے لیے ماہانہ منصب تاحیات مقرر ھوا
مسٹر نراین راو ایم اے ایل ٹی نے جو راج مندری ضلع گوداوری کے گورنمنٹ آرٹس کالج میں تیلگو اور سنسکرت کے استاد ھیں قرآن کریم کا ترجمہ تلگو زَباں میں کیا ھے، انھوں نے مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاھور کے انگریزی ترجمہ سے مدد لی ھے
مدراس کے ایک اور مرھٹا بزرگ مسٹر ونکٹارتنن نے مولوی محمد علی صاحب کے انگریزی ترجمہ قرآن

Marfat.com

ھیں ڈاکٹر موصوف عربی اور عبرانی دونو زبانوں کے ماہر ھیں اور ان کی محنت، تجسّس اور احتیاط کا کچھ اندازہ اس سے ھوسکتا ھے کہ قرآن کی پچھلی چار سورتوں کے ترجمے میں انھوں نے بیس سال کا زمانہ صرف کیا ھے!

حکومت مصر نے ایک خاص ادارہ قرآن کریم کا ترجمہ یورپ کی مختلف زبانوں میں کرنے کی غرض سے قایم کیا ھے، اس امر کے پیشِ نظر کہ مصری علما سرے سے قرآن پاک کے ترجمے ھی کے خلاف تھے حکومت مصر کے نقطۂ نظر میں یہ تغیُّر نہایت خوش گوار ھے اور اس سے قرآن کریم کے دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنے کی ضرورت واہمیت واضح ھوتی ھے

قرآن کریم مشرق اور مغرب کے محققین کی نظروں میں

صفحاتِ آیندہ میں قرآن کریم کے متعلّق مشرق اور مغرب کے نام ور محققین کے خیالات وآرا درج کیے جاتے ھیں، یہ وہ لوگ ھیں جنھوں نے قرآن کریم کو مختلف پہلووں سے جانچا اور اس کے فضایل کو تسلیم کیا اور اس پر غایر نظر ڈال کر اس کو دنیا کی ایک بے نظیر الہامی کتاب مانا ھے

قرآن تمام آسمانی کتابوں میں بہترین کتاب ھے

ڈاکٹر موریس جو فرانس کے نام ور اہل قلم، مستشرق اور ماہر علوم عربیہ ھیں اور جنھوں نے گورنمنٹ فرانس کے حکم سے قرآن کریم کا ترجمہ فرانسیسی زباں میں کیا اپنے ایک مضمون میں جو 'لاربار دل فرانس رومان' میں شایع ھوا تھا ایک اور فرانسیسی مترجم قرآن موسیو سالمان ریناش کے اعتراضات کا جواب دیتے ھوے فرماتے ھیں:

''قرآن کیا ھے؟ قرآن کی اگر کوئی ایسی منقبت ھوسکتی ھے جس میں کسی طرح کا نقص نہ نکل سکتا ھو تو وہ اس کی فصاحت و بلاغت ھے، وہ عظیم الشان فضیلت پر تیس کرور [۱۳۵۵ ہجری میں چالیس کرور مصنّف] انسان فخر کر رھے ھیں، وہ یہی ھے کہ مقاصد کی خوبی اور مطالب کی خوش اسلوبی کے اعتبار سے یہ کتاب تمام آسمانی کتابوں پر فایق ھے بل کہ ھم کہ سکتے ھیں کہ قدرت کی ازلی عنایت نے انسان کے لیے جو کتابیں تیار کی ھیں، ان سب میں یہ بہترین کتاب ھے، اس کے نغمے

Marfat.com

سے تِلگو قرآن کریم کا ترجمہ کِیا ھے مسٹر موصوف لکھتے ھیں کہ "ترجمہ میں سیل، راڈویل، پامر اور نیز مرزا افضل الہ آبادی اور ڈاکٹر حکیم خاں کرنالی کے ترجموں سے بھی مدد لی گی ھے"

مسٹر ایس این کرشن راو نے جو ریاست کوچین واقع جنوبی ہند کے ملیالم زباں کے ایک ماہ نامے 'سدگرو' کے مدیر ھیں، قرآن کا ترجمہ ملیالم زَباں میں کِیا ھے دارالاشاعت بنگلور سٹی نے قرآن کا ترجمہ کنڑی زَباں میں کِیا ھے جو جنوبی ہند کی عام زَباں ھے

سلطان عبدُالحمید کے عہدِ حکومت میں ترکی زَباں میں اگرچہ قرآن کے کثیر التعداد تراجم شایع نھیں ھوے، تاہم عربی متن کے ساتھ ترکی زَباں میں تفسیریں اکثر شایع ھوی ھیں، اس قسم کا ایک خوب صورت قرآن ۱۳۲۰ ہجری میں قسطنطنیہ کے بخاریہ پریس سے شایع ھوا دستوری حکومت کے اعلان کے بعد کیی مصنفوں نے مشترکہ طور پر قرآن کا ترجمہ ترکی زَباں میں کرنا شروع کِیا جس کی قدیم خیالات کے لوگ وں نے مخالفت کی قریباً بتیس برس کا زمانہ گزرا کہ سب سے اوّل ابراہیم حلمی کی طرف سے قرآن کا ایک ترجمہ 'ترجمۃ القرآن' کے نام سے شایع ھوا ایک اور ترجمہ ترکی کے ایک اور پندرھ رُوزہ رسالہ 'اِسلام مجموعہ سی' میں چھپا، یھ رسالہ زیرِ ادارت حلیم ثابت نکلتا ھے

ترکی میں جدید طرزِ حکومت کے ظہور نے قرآن کریم کے صحیح ترجمے کے امکان کو آسان بنا دیا ھے ترکی میں اس سے پہلے جس قدر تراجم شایع ھوے، وہ ناکافی، ناقص اور ناتمام تھے اب محکمہ معارف کے زیرِ ادارت ایک مُکمّل ترجمہ مرتب کِیا گیا ھے، اس میں قرآن کی اصل عبارت اور ترکی ترجمہ دونو شامل ھیں: ترجمہ مختصر ھے حاشیے پر ضروری علمی اور فقہی تشریحات ھیں حکومت ترکی نے مشہور ترکی شاعر محمد عاکف بک کو اس خدمت پر مامور کِیا جو ترکی کے 'اقبال' ھیں، ترجمہ ترکی علما کی ایک کمیٹی کے پیش ھوا جس نے آخری فیصلہ صادر کِیا..

احمدی آفندی، آغا ئیف اخبار 'جون ترک' میں رقم طراز ھیں کہ "مذہبی اصلاح کے لیے ان تراجم کی واقع میں ضرورت ھے اور صرف اِسی ذریعے سے اِسلام کی صداقتیں عوام تک پھنچای جاسکتی ھیں"

مشرقی افریقا کی سواحلی زَباں میں قرآن شریف کا پہلا ترجمہ عیسای وں نے شایع کِیا، یھ ترجمہ نھیں، بل کہ اِسلام پر ایک معاندانہ تنقید ھے، اس لیے قرآن مجید کا ایک ترجمہ انجمنِ اِسلامیہ کی طرف سے نیروبی میں ھوا ھے اور دوسرا ترجمہ زنجبار میں کِیا گیا ھے، یھ دونو ترجمے عیسای وں کی کوشش وں کو باطل کرنے میں مدد دیں گے

اوورشلیم کی عبرانی یونی ورسٹی کے زیرِ نگرانی ڈاکٹر جوزف رولن قرآن کا ترجمہ عبرانی زَباں میں کر رھے

Marfat.com

انسان کی خیر و فلاح کے متعلق فلاسفہ یونان کے نغموں سے کہیں بڑھ کر ہیں، اس میں آسمان و زمین کے بنانے والے کی حمد و ثنا بھری ہے اللہ کی عظمت سے اس کا حرف حرف لبریز ہے جس نے یہ چیزیں پیدا کی ہیں اور ہر ایک چیز کی اس کی استعداد کے مطابق رہ نُمائی کی ہے

قرآن علما کے لیے ایک علمی کتاب، شائقینِ لغت کے لیے ذخیرۂ لُغات، شعرا کے لیے عروض کا مجموعہ اور شرائع و قوانین کا ایک عام انسائیکلو پیڈیا ہے تمام آسمانی کتابوں میں سے جو حضرتِ داوٗد کے زمانے سے جان تالموس کے عہد تک نازل ہوئیں، کسی ایک نے اس کی ایک ادنا سورہ کا بھی مقابلہ نہیں کیا یہی سبب ہے کہ مسلمانوں میں اعلا طبقے کے لوگوں میں جس قدر علم بڑھتا جاتا ہے حقایق پر عبور ہوتا جاتا ہے، اِسی قدر کتاب (قرآن) کے ساتھ ان کا شغف بڑھتا ہے، اس کی تعظیم میں زیادتی ہوتی ہے، اس کے عجایبات کے ساتھ ان کی دل چسپی ترقی کرتی جاتی ہے، وہ آیات کا اقتباس کرتے ہیں کلام کی آرایش ان آیتوں سے بڑھاتے ہیں جس قدر ان کا پایہ رفیع ہوتا ہے اور خیالات میں شستگی و شگفتگی ہوتی ہے، اِسی قدر اپنی رائے و خیال کا مدار آیاتِ قرانی کو ٹھیرانے میں کوشش کرتے ہیں، ان لوگوں کے سینے قرآن کی محبت سے معمور ہیں دل سے اس کو مقدس مانتے ہیں دوسری قوموں کو جو کتابیں یا شریعتیں ملی ہیں، ان کی نسبت نہ انھیں کوئی خیال پیدا ہوتا ہے اور نہ رشک آتا ہے، اس لیے کہ وہ دیکھ چکے ہیں کہ ان کی کتاب کے ہوتے ہوئے کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں اس کی فصاحت و بلاغت انھیں سارے جہان کی فصاحت و بلاغت سے بے نیاز بنائے ہوئے ہے، یہ واقعی بات ہے اور اس کی واقفیت کی دلیل یہ ہے کہ بڑے بڑے انشا پردازوں اور شاعروں کے سر اس کتاب کے آگے جھک جاتے ہیں، اس کے عجایبات جو رُوز بہ رُوز نیے نکلتے آتے ہیں اور اس کے اسرار جو کبھی ختم نہیں ہوتے مسلمان شعرا اور نثار ان کو دیکھ سجدہ کرنے لگتے ہیں، قیامت تک کے لیے اس کو سرمایۂ ناز جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ فصیح کلام اللہ کا دقیق معانی کا یہ ایک موّاج دریا ہے

''موسیو ریناش کو اگر اِسلامی دنیا کے ساتھ کافی واقفیت کا موقع ملتا تو انھیں عن قریب معلوم ہو جائے گا کہ مسلمانوں کا روشن خیال طبقہ مذہب کی بڑی عزت کرتا ہے مذہبی آداب کا نہایت پابند ہے، اس کے احکام سے وہ بے تعلق نہیں ہونا چاہتا نیی نسل کا ہر فرد اور درس گہوں کے تمام لڑکے اِس صحیفۂ مقدس (قرآن) کی شان میں توہین کا ایک لفظ سننا گوارا نہیں کر سکتے اور سچ بات تو یہ ہے کہ ان کو گوارا کرنا بھی نہ چاہیے، اس لیے کہ قرآن میں دو نُمایاں حیثیتیں ہیں اور ان دونو حیثیتوں

Marfat.com

ھیں ڈاکٹر موصوف عربی اور عبرانی دونو زبانوں کے ماہر ھیں اوران کی محنت، تجسّس اور احتیاط کا کچھ اندازہ اس سے ھوسکتا ھے کہ قرآن کی پہلی چار سورتوں کے ترجمے میں انھوں نے بیس سال کا زمانہ صرف کِیا ھے!

حکومت مصر نے ایک خاص ادارہ قرآن کریم کا ترجمہ یورپ کی مختلف زبانوں میں کرنے کی غرض سے قایم کِیا ھے، اس امر کے پیشِ نظر کہ مصری علما سرے سے قرآن پاک کے ترجمے ھی کے خلاف تھے حکومت مصر کے نقطۂ نظر میں یہ تغیُّر نہایت خوش گوار ھے اور اس سے قرآن کریم کے دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنے کی ضرورت واہمیت واضح ھوتی ھے

قرآن کریم مشرق اور مغرب کے محققین کی نظروں میں

صفحاتِ آیندہ میں قرآن کریم کے متعلِق مشرق اور مغرب کے نام ور محققین کے خیالات و آرا درج کیے جاتے ھیں، یہ وہ لوگ ھیں جنھوں نے قرآن کریم کو مختلف پہلووں سے جانچا اور اس کے فضایل کو تسلیم کِیا اور اس پر غایر نظر ڈال کر اس کو دنیا کی ایک بے نظیر الہامی کتاب مانا ھے

قرآن تمام آسمانی کتابوں میں بہ ترین کتاب ھے

ڈاکٹر موریس جو فرانس کے نام ور اہل قلم، مستشرق اور ماہر علوم عربیہ ھیں اور جنھوں نے گورنمنٹ فرانس کے حکم سے قرآن کریم کا ترجمہ فرانسیسی زباں میں کِیا اپنے ایک مضمون میں جو 'لا ربا ردل فرانس رومان' میں شایع ھوا تھا ایک اور فرانسیسی مترجم قرآن موسیو سالمان ریناش کے اعتراضات کا جواب دیتے ھوے فرماتے ھیں:

''قرآن کیا ھے؟ قرآن کی اگر کوئی ایسی منقبت ھوسکتی ھے جس میں کسی طرح کا نقص نہ نکل سکتا ھو تو وہ اس کی فصاحت و بلاغت ھے، وہ عظیم الشان فضیلت پر تیس کرور [۱۳۵۵ ہجری میں چالیس کرور مُصنّف] انسان فخر کر رھے ھیں، وہ یہی ھے کہ مقاصد کی خوبی اور مطالب کی خوش اسلوبی کے اعتبار سے یہ کتاب تمام آسمانی کتابوں پر فایق ھے بل کہ ھم کہ سکتے ھیں کہ قدرت کی ازلی عنایت نے انسان کے لیے جو کتابیں تیار کی ھیں، ان سب میں یہ بہ ترین کتاب ھے، اس کے نغمے

Marfat.com

سے وہ تمام آسمانی کتاب وں پر مرجح ہے: پہلی حیثیت یہ ہے کہ اس کے انتساب کی صحت میں کوئی شک وشبہ نہیں ہوسکتا اور یہ کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ پیغم برعرب (ﷺ) سے اس کی نسبت صحیح نہیں (حال آں کہ توریت وانجیل وغیرہ میں اس شبہ کی بڑی گنجائش ہے) دوسری حیثیت یہ ہے کہ قرآن کو مسلمان عربی زَباں کی حفاظت کا مرجع سمجھتے ہیں اور اپنے مذہبی اصول کی تطبیق کا ماخذ جانتے ہیں ریناش نے اگر اپنی غلطی وں کی صحت کردی تو خیالات کو روشن کرنے اور تاریکی کے مٹانے میں اس کتاب کے ذریعے بڑی مدد مل سکتی ہے"

ڈاکٹر مارلیس ایک اور جگہ فرماتے ہیں

[ملاحظہ ہو: تنقید الکلام مصنفۂ سید امیر علی باب ۱۷]

"کوئی چیز عیسایانِ روم کو اس ضلالت اور غوایت کی خندق سے جس میں وہ گر پڑے تھے نہیں نکال سکتی تھی بہ جز اس آواز کے جو سرزمینِ عرب میں غارِ حرا سے آئی اعلا کلمۃ الحق جس سے یونانی انکار کرتے جاتے تھے، اِسی آواز نے دنیا میں کِیا اور ایسے عملی پیرایے میں کِیا کہ جس سے بہ تر ممکن نہ تھا اور ایک ایسا سیدھا سادہ اور پاک وصاف مذہب دنیا کو سکھایا جس میں بہ قول فاضل محقق گاڈفری ھگنس نہ پاک پانی ہے نہ تبرّک نہ مورت، نہ تقریر، نہ سینٹ اور نہ اللہ کی ماں سے اس پر داغ لگتا ہے اور نہ ایسے مسائل اس میں ہیں کہ ایمان بغیر عمل کے موثر ہو اور نزع کے وقت کی توبہ کام آئے اور غایت درجے کی عنایات اور مغفرت اور خفیہ اقرار بہ کار آمد ہو جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس دین کے پیرووں کو بگاڑ دیں اور پھر مقتدی وں کے حوالے کردیں جو واقع میں ان مسائل سے بھی بدتر اور ناچیز بات ہے"

قرآن مخالفت کو استعجاب اور مدح وثنا سے بدل دیتا ہے

ڈاکٹر سٹین گاس (Dr.Steingass) نام ور مؤلِف 'انگریزی عربی وعربی انگریزی ڈکشنری' قرآن کی تعریف میں رطب اللسان ہیں، وہ کہتے ہیں:

"قرآن ان کتُب عظیمہ میں سے ہے جو آج تک حیطۂ تحریر میں لائی گئی ہیں، اس میں ایک عظیم ترین انسان کی زندگی اور سیرت کا عکس صاف نظر آرہا ہے کارلائل کہتا ہے کہ قرآن کی خاص خوبی اس کی ہمہ گیر صداقت میں مضمر ہے، بے شبہ یہ صحیح ہے (حضرت) محمد (ﷺ) کی سچائی، تلاشِ حقیقت میں آں حضرت (ﷺ) کی سرگرمی وسنجیدگی اور صداقتِ اُولا کے جزوی حصول پر اس کو ناراضامند سامعین کے ذہن نشین کرانے میں آں حضرت کا غیر متزلزل استقلال اور ثباتِ قدم میرے خیال میں اُس اُولُو العزم پیغم بر کی اصلی اور ناقابل انکار 'مہرِ نبوت' ہے"

Marfat.com

انسان کی خیر و فلاح کے متعلق فلاسفہ یونان کے نغموں سے کہیں بڑھ کر ہیں، اس میں آسمان و زمین کے بنانے والے کی حمد و ثنا بھری ہے اللہ کی عظمت سے اس کا حرف حرف لبریز ہے جس نے یہ چیزیں پیدا کی ہیں اور ہر ایک چیز کی اس کی استعداد کے مطابق رہنمائی کی ہے

قرآن علما کے لیے ایک علمی کتاب، شائقینِ لغت کے لیے ذخیرۂ لغات، شعرا کے لیے عروض کا مجموعہ اور شرائع و قوانین کا ایک عام انسائیکلو پیڈیا ہے تمام آسمانی کتابوں میں سے جو حضرتِ داؤد کے زمانے سے جان تالموس کے عہد تک نازل ہوئیں، کسی ایک نے اس کی ایک ادنا سورہ کا بھی مقابلہ نہیں کیا یہی سبب ہے کہ مسلمانوں میں اعلا طبقے کے لوگوں میں جس قدر علم بڑھتا جاتا ہے حقایق پر عبور ہوتا جاتا ہے، اِسی قدر کتاب (قرآن) کے ساتھ ان کا شغف بڑھتا ہے، اس کی تعظیم میں زیادتی ہوتی ہے، اس کے عجایبات کے ساتھ ان کی دل چسپی ترقی کرتی جاتی ہے، وہ آیات کا اقتباس کرتے ہیں کلام کی آرایش ان آیتوں سے بڑھاتے ہیں جس قدر ان کا پایہ رفیع ہوتا ہے اور خیالات میں شستگی و شگفتگی ہوتی ہے، اِسی قدر اپنی رائے و خیال کا مدار آیاتِ قرانی کو ٹھیرانے میں کوشش کرتے ہیں، ان لوگوں کے سینے قرآن کی محبت سے معمور ہیں دل سے اس کو مقدس مانتے ہیں دوسری قوموں کو جو کتابیں یا شریعتیں ملی ہیں، ان کی نسبت نہ انھیں کوئی خیال پیدا ہوتا ہے اور نہ رشک آتا ہے، اس لیے کہ وہ دیکھ چکے ہیں کہ ان کی کتاب کے ہوتے ہوئے کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں اس کی فصاحت و بلاغت انھیں سارے جہان کی فصاحت و بلاغت سے بے نیاز بنائے ہوئے ہے، یہ واقعی بات ہے اور اس کی واقفیت کی دلیل یہ ہے کہ بڑے بڑے انشا پردازوں اور شاعروں کے سر اس کتاب کے آگے جھک جاتے ہیں، اس کے عجایبات جو رُوز بہ رُوز نیے نیے نکلتے آتے ہیں اور اس کے اسرار جو کبھی ختم نہیں ہوتے مسلمان شعرا اور نثّار ان کو دیکھ سجدہ کرنے لگتے ہیں، قیامت تک کے لیے اس کو سرمایۂ ناز جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ فصیح کلام اللہ کا دقیق معانی کا یہ ایک موّاج دریا ہے

''موسیو ریناش کو اگر اِسلامی دنیا کے ساتھ کافی واقفیت کا موقع ملا تو انھیں عن قریب معلوم ہو جاے گا کہ مسلمانوں کا روشن خیال طبقہ مذہب کی بڑی عزت کرتا ہے مذہبی آداب کا نہایت پابند ہے، اس کے احکام سے وہ بے تعلق نہیں ہونا چاہتا نیی نسل کا ہر فرد اور درس گہوں کے تمام لڑکے اس صحیفۂ مقدس (قرآن) کی شان میں توہین کا ایک لفظ سننا گوارا نہیں کر سکتے اور سچ بات تو یہ ہے کہ ان کو گوارا کرنا بھی نہ چاہیے، اس لیے کہ قرآن میں دو نُمایاں حیثیتیں ہیں اور ان دونو حیثیتوں

لڈف کرہل کہتا ہے: ''قرآن عقاید و اخلاق اور نیز اُن پر مبنی قانون کا ایک مکمّل ضابطہ پیش کرتا ہے، اس میں ایک وسیع جمہوریت کے تمام آیین و اصول کے لیے رشد و ہدایت کے لیے، انصاف و عدالت کے لیے فوجی تنظیم و تربیت کے لیے، مالیات کے لیے، غربا کے متعلّق نہایت محتاط قانون سازی کے لیے بنیادیں رکھی گیی ہیں لیکن ان تمام کا سنگِ بنیاد ذات باری کا اعتقاد ہے جس کے قبضہٴ قدرت میں انسانوں کی قسمت کی باگ ہے

جہاں اس قدر اہم و اقدم اغراض وابستہ ہوں، وہاں ترتیب قرآن کو بہ حیثیتِ مجموعی جانچنے کا معیار ہر ایک مسئلے کی خصوصیت و نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہوگا مثلاً توحیدِ باری کی صداقتِ اُولا کا اعلان کرتے ہوے انتہا درجے کا بلیغ و پاکیزہ انداز اختیار کیا گیا ہے مشیتِ ایزدی کے آگے سرِ اطاعت خم کرنے اور اُس سے غدّاری و بدعہدی کے دوامی نتایج بیان کرتے ہوے اس شعریت مجسم قوم (عرب) کے تخیل کو خطیبانہ بلند آہنگیوں سے اُکسایا گیا ہے رسول (ﷺ) اللّٰہ کی حوصلہ افزای یا تسلی کی ضرورت محسوس ہوی یا لوگوں کو انبیاے قدیم کے حالات سے ڈرانا مقصود ہوا تو انتہای سنجیدگی اور متانت سے کام لیا گیا درحقیقت جہاں کہیں روزانہ زندگی کو جدید مذہب کے اصولِ اوّلین سے تطبیق دینے کی ضرورت پیش آتی ہے قرآن کریم کی زبان ضروریات و حاجاتِ روزمرّہ کے ساتھ ایک مناسبت پیدا کرلیتی ہے، اس لیے اس کے اوصاف کو بہ حیثیت ایک ادبی تالیف کے فصاحت و بلاغت کے مقررہ اصول و قواعد کی کسوٹی پر نہیں بل کہ ان نتایج کے اعتبار سے جانچنا چاہیے جو (حضرت) محمد (ﷺ) کے ہم سروں اور ہم وطنوں میں اس سے پیدا ہوے اگر اس کا کلام ایسا پُر زور اور پُر اثر تھا کہ اس سے فارق المرکز اور باہم متخالف و متضاد عناصر ایک پیوستہ و منظم جسم کی صورت میں تبدیل ہوگیے اور ان میں ایسے خیالات پیدا ہوگیے جو ان کے سابقہ خیالات سے کہیں زیادہ ترقی یافتہ تھے تو اس میں کیا کلام ہے کہ اس کی فصاحت مکمّل تھی کیوں کہ اس نے وحشی قبایل میں سے ایک مہذّب قوم پیدا کردی اور تاریخ کے قدیم تانے میں ایک تازہ بانا داخل کردیا

پس ایک تصنیف جو اس قدر قوی اور بہ ظاہر بعید از قیاس جوش دور دراز کے پڑھنے والے میں پیدا کردے جو دُور بہ اعتبارِ زمانہ کے نہیں بل کہ جس کا بُعد بہ اعتبارِ تربیت دماغی اور بھی زیادہ ہے ایک تصنیف جو صرف اس مخالفت ہی کو دور نہ کردے جس کے ساتھ اس نے مطالعہ شروع کیا ہو بل کہ مخالفت کو استعجاب اور مدح و ثنا سے بدل دے، اس قسم کی تصنیف بے شک تعجب انگیز تخلیق کا نمونہ ہے اور یہ ایک کارآمد مسئلہ ہے مقدراتِ انسانی پر غور کی نگہ ڈالنے والوں کے لیے''

Marfat.com

سے وہ تمام آسمانی کتابوں پر مرجح ہے: پہلی حیثیت یہ ہے کہ اس کے انتساب کی صحت میں کوئی شک وشبہ نہیں ہوسکتا اور یہ کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ پیغمبر عرب (ﷺ) سے اس کی نسبت صحیح نہیں (حال آں کہ توریت وانجیل وغیرہ میں اس شبہ کی بڑی گنجایش ہے) دوسری حیثیت یہ ہے کہ قرآن کو مسلمان عربی زباں کی حفاظت کا مرجع سمجھتے ہیں اور اپنے مذہبی اصول کی تطبیق کا ماخذ جانتے ہیں ریناش نے اگر اپنی غلطیوں کی صحت کردی تو خیالات کو روشن کرنے اور تاریکی کے مٹانے میں اس کتاب کے ذریعے بڑی مدد مل سکتی ہے''

ڈاکٹر ماریس ایک اور جگہ فرماتے ہیں [ملاحظہ ہو: تنقید الکلام مصنفہ سید امیر علی باب ۱۷]

''کوئی چیز عیسایانِ روم کو اس ضلالت اور غوایت کی خندق سے جس میں وہ گر پڑے تھے نہیں نکال سکتی تھی بہ جز اس آواز کے جو سرزمینِ عرب میں غارِ حرا سے آئی اعلا کلمۃ الحق جس سے یونانی انکار کرتے جاتے تھے، اِسی آواز نے دنیا میں کیا اور ایسے عملی پیرایے میں کیا کہ جس سے بہ تر ممکن نہ تھا اور ایک ایسا سیدھا سادہ اور پاک وصاف مذہب دنیا کو سکھایا جس میں بہ قول فاضل محقق گاڈفری ھگنس نہ پاک پانی ہے نہ تبرّک نہ مورت، نہ تقریر، نہ سینٹ اور نہ اللہ کی ماں سے اس پر داغ لگتا ہے اور نہ ایسے مسائل اس میں ہیں کہ ایمان بغیر عمل کے موثر ہو اور نزع کے وقت کی توبہ کام آے اور غایت درجے کی عنایات اور مغفرت اور خفیہ اقرار بہ کارآمد ہو جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس دین کے پیرووں کو بگاڑ دیں اور پھر مقتدیوں کے حوالے کردیں جو واقع میں ان مسائل سے بھی بدتر اور ناچیز بات ہے''

قرآن مخالفت کو استعجاب اور مدح وثنا سے بدل دیتا ہے

ڈاکٹر سٹین گاس (Dr.Steingass) نام ورمؤلف 'انگریزی عربی وعربی انگریزی ڈکشنری' قرآن کی تعریف میں رطب اللسان ہیں، وہ کہتے ہیں:

''قرآن ان کُتب عظیمہ میں سے ہے جو آج تک حیطۂ تحریر میں لائی گئی ہیں، اس میں ایک عظیم ترین انسان کی زندگی اور سیرت کا عکس صاف نظر آرہا ہے کارلایل کہتا ہے کہ قرآن کی خاص خوبی اس کی ہمہ گیر صداقت میں مضمر ہے، بے شبہ یہ صحیح ہے (حضرت) محمد (ﷺ) کی سچائی، تلاشِ حقیقت میں آں حضرت (ﷺ) کی سرگرمی وسنجیدگی اور صداقتِ اُولا کے جزوی حصول پر اس کو ناراضامند سامعین کے ذہن نشین کرانے میں آں حضرت کا غیر متزلزل استقلال اور ثباتِ قدم میرے خیال میں اُس اُولوالعزم پیغمبر کی اصلی اور ناقابل انکار 'مہرِ نبوت' ہے''

Marfat.com

قرآن کی زَباں بے عیب، فصیح اور بے نظیر ھے

جارج سیل (مترجم قرآن) ایسا متعصب اور نقاد شخص قرآن کریم کے متعلق رقم طراز ھے:

''قرآن کریم بے شبہ عربی زَباں کی بہ ترین اور مستند ترین کتاب ھے جیسا کہ راسخ الاعتقاد مسلمان وں کا عقیدہ ھے اور خود یہ کتاب انھیں تعلیم دیتی ھے، کسی انسان کا قلم ایسی معجزنما کتاب نھیں لکھ سکتا، یہ ایک مستقل معجزہ ھے جو مُردوں کو زندہ کرنے کے معجزے سے بھُت بلند پایہ ھے اور تنہا یہ صحیفہ دنیا کو اپنے آسمانی ھونے کا یقین دلانے کے لیے کافی ھے

محمد (ﷺ) اس معجزے کی بنا پر لوگ وں کو متوجّہ کرتے تھے کہ وہ انھیں سچا پیغم بر تسلیم کریں حضور (ﷺ) نے عرب کے نہایت فصیح اللسان اُدبا کو ڈنکے کی چوٹ للکارا کہ ان میں سے کوئی شخص ایک آیت ھی ایسی پیش کردے جو قرآن کریم کی آیت سے لگّا کھاسکے، اس وقت مُلکِ عرب میں ہزاروں فصحا و بلغا موجود تھے جن کے نغمہ ہاے فصاحت و بلاغت سے عرب کا ریگستان چمن زار بنا ھوا تھا میں یہ ظاہر کرنے کے لیے بھُت سی مثالوں میں سے صرف ایک مثال پیش کروں گا کہ فی الحقیقت ان لوگ وں نے اس صحیفہ کی فصاحت و بلاغت اور حسنِ نظام کی تعریف کی ھے محمد (ﷺ) کے زمانے میں عرب کے سب سے زیادہ فصیح و بلیغ شاعر لبید ابن رابعہ کی ایک نظم خانہ کعبہ کے دروازے پر آویزاں تھی، نہایت بلند پایہ نظم کے سوا کسی معمولی نظم کو یہ عزّت نصیب نھیں ھوتی تھی کوئی دوسرا شاعر اس کے مقابلے میں اپنی نظم پیش نہ کرسکا اور جب اس کے پاس ھی قرآن کریم کی دوسری آیت لکھ کر آویزاں کی گیی تو خود لبید (جو بُت پرست تھا) اس آیت کے ابتدای الفاظ ھی پڑھ کر انگشت بہ دنداں رہ گیا اور بے ساختہ تعریفی کلمات اس کی زَباں سے نکل گیے لبید فی الفور اس مذہب پر ایمان لے آیا جس کی تعلیم اس آیت کے الفاظ دے رھے تھے اور کھنے لگا کہ ایسے الفاظ صرف زبانِ پیغم بر ھی کی وساطت سے ادا ھو سکتے ھیں

قرآن کریم کی عبارت نہایت فصیح، خوب صورت اور رواں ھے خصوصاً جھاں اس میں دیگر صحایفِ آسمانی سے مشابہ ملھمانہ عبارت درج ھے یہ ایک جامع و مختصر صحیفہ ھے اور مشرقی مذاق کے مطابق اس کے حروف جلی ھیں، اس میں فصیح و خوب صورت اور پُر معانی جملے ھیں اور خصوصاً وہ آیات نہایت فصیح و بلیغ ھیں جن میں اللّٰہ تعالیٰ کی عظمت و شوکت اور صفات کا تذکرہ ھے قاری کو اس صحیفہ میں ایسی بھُت سی مثالیں مل سکتی ھیں اگرچہ پڑھنے والے کے نزدیک میرا ترجمہ متن کا اصل مفھوم ادا نہ کرتا ھو باوجود یہ کہ میں نے نہایت تندہی سے منصفانہ طریق پر ترجمہ کیا ھے''

Marfat.com

لڈف کرھل کہتا ھے: ''قرآن عقاید و اخلاق اور نیز اُن پر مبنی قانون کا ایک مکمّل ضابطہ پیش کرتا ھے، اس میں ایک وسیع جمہوریت کے تمام آیین و اصول کے لیے رشد و ہدایت کے لیے، انصاف و عدالت کے لیے فوجی تنظیم و تربیت کے لیے، مالیات کے لیے، غربا کے متعلق نہایت محتاط قانون سازی کے لیے بنیادیں رکھی گیی ھیں لیکن ان تمام کا سنگِ بنیاد ذات باری کا اعتقاد ھے جس کے قبضۂ قدرت میں انسانوں کی قسمت کی باگ ھے

جھاں اس قدر اہم و اقدمِ اغراض وابستہ ھوں، وھاں ترتیب قرآن کو بہ حیثیتِ مجموعی جانچنے کا معیار ہر ایک مسئلے کی خصوصیت و نوعیت کے لحاظ سے مختلف ھوگا مثلاً توحیدِ باری کی صداقتِ اُولا کا اعلان کرتے ھوے انتہا درجے کا بلیغ و پاکیزہ انداز اختیار کیا گیا ھے مشیتِ ایزدی کے آگے سرِ اطاعت خم کرنے اور اُس سے غدّاری و بدعہدی کے دوامی نتایج بیان کرتے ھوے اس شعریت مجسم قوم (عرب) کے تخیل کو خطیبانہ بلند آہنگی وں سے اُکسایا گیا ھے رسول (ﷺ) اللّٰہ کی حوصلہ افزای یا تسلی کی ضرورت محسوس ھوی یا لوگ وں کو انبیاے قدیم کے حالات سے ڈرانا مقصود ھوا تو انتہای سنجیدگی اور متانت سے کام لیا گیا درحقیقت جھاں کھیں روزانہ زندگی کو جدید مذہب کے اصولِ اوّلین سے تطبیق دینے کی ضرورت پیش آتی ھے قرآن کریم کی زَباں ضروریات و حاجاتِ روزمرّہ کے ساتھ ایک مناسبت پیدا کر لیتی ھے، اس لیے اس کے اوصاف کو بہ حیثیت ایک ادبی تالیف کے فصاحت و بلاغت کے مقررہ اصول و قواعد کی کسوٹی پر نھیں بل کہ ان نتایج کے اعتبار سے جانچنا چاھیے جو (حضرت) محمد (ﷺ) کے ہم سروں اور ہم وطن وں میں اس سے پیدا ھوے اگر اس کا کلام ایسا پُر زور اور پُر اثر تھا کہ اس سے فارق المرکز اور باہم متخالف و متضاد عناصر ایک پیوستہ و منظّم جسم کی صورت میں تبدیل ھوگیے اور ان میں ایسے خیالات پیدا ھوگیے جو ان کے سابقہ خیالات سے کھیں زیادہ ترقی یافتہ تھے تو اس میں کیا کلام ھے کہ اس کی فصاحت مکمّل تھی کیوں کہ اس نے وحشی قبایل میں سے ایک مہذّب قوم پیدا کر دی اور تاریخ کے قدیم تانے میں ایک تازہ بانا داخل کر دیا

پس ایک تصنیف جو اس قدر قوی اور بہ ظاہر بعید از قیاس جوش دور دراز کے پڑھنے والے میں پیدا کر دے جو دُور بہ اعتبارِ زمانہ کے نھیں بل کہ جس کا بُعد بہ اعتبارِ تربیت دماغی اور بھی زیادہ ھے ایک تصنیف جو صرف اس مخالفت ھی کو دور نہ کر دے جس کے ساتھ اس نے مطالعہ شروع کیا ھو بل کہ مخالفت کو استعجاب اور مدح و ثنا سے بدل دے، اس قسم کی تصنیف بے شک تعجب انگیز تخلیق کا نمونہ ھے اور یہ ایک کار آمد مسئلہ ھے مقدّراتِ انسانی پر غور کی نگہ ڈالنے والوں کے لیے''

Marfat.com

قرآن مسحور کُن اعجاز کا حامل ھے

ریورنڈ جی ایم راڈویل جنھوں نے قرآن کریم کا ترجمہ بہ ترتیب نزول سورہ کیا ھے اور بڑے متعصب پادری ھیں آخر اس قدر تسلیم کرنے پر مجبور ھوے کہ

''(قرآن کی تعلیم سے) عرب کے سیدھے سادے خانہ بدوش بدّو ایسے بدل گیے جیسے کسی نے سحر کردیا ھو، بُت پرستی کو مٹانے، جنّات اور مادیات کے شرک کے عوض اللّٰہ کی عبادت قایم کرنے، اِطفال کُشی کی رسم کو نیست و نابود کرنے، بھت سے توہّمات کو دور کرنے، اور ازدواج کی تعداد گھٹا کر اُس کی ایک حد معیّن کرنے میں قرآن بے شک عرب وں کے لیے برکت قدوم حق تھا گو عیسای مذاق پر وحی نہ ھو''

قرآن مُلک فتح کرنے والی سلطنت یں قایم کرسکتا ھے

راڈویل صاحب ھی کا ارشاد ھے کہ ''قرآن نے جس طور پر اللّٰہ کی ذات کی تعریف بہ لحاظ اس کی وحدانیت اور تمام جہان کا پروردگار اور عالم الغیب اور قادرِ مطلق ھونے کے بیان کی ھے، اس کے لیے وہ نہایت اعلا درجے کی تعریف کا مستحق ھے اور یہ بھی مان لینا واجب ھے کہ قرآن کو صرف اللّٰہ واحد پر نہایت پُرجوش اور گہرا یقین ھے...... اس میں ایک نہایت اعلا درجے کی عمیق سچای ھے جو ایسے الفاظ میں بیان کی گیی ھے جو باوجود اختصار کے قوی اور کثیر الدلالۃ اور مُلہمانہ حکمت سے بھرے ھوے ھیں اور اس نے ثابت کردیا ھے کہ اس میں ایسے اصول موجود ھیں جن پر نہایت قوی قومیں اور گو مستقل اور قیام پزیر بادشاہتیں تو شاید نھیں مگر مُلک فتح کرنے والی سلطنت یں ضرور قایم ھوسکتی ھیں

قرآن میں ایک وسیع قوّت موجود ھے

وہ مزید فرماتے ھیں: یہ زیادہ تر قرآن ھی کی تعلیم کا نتیجہ ھے کہ ایک بے آب وعلف جزیرہ نُما کے باشندے جن کے افلاس کی برابری صرف ان کی جہالت ھی کرسکتی تھی، نہ صرف نیے مذھب کے پُرجوش اور سچے پیرو بن گیے بل کہ حضرت عمر (ؓ) اور بھت سے اور لوگ وں کی طرح اس کے بہ زورِ شمشیر پھیلانے والے ھوگیے، وہ لوگ مملکت وں کے بانی، شہروں کے آباد کنندہ اور جتنے کُتب خانے انھوں نے خراب کیے تھے ان میں سے زیادہ کُتب خانوں کے جمع کرنے والے ھوگیے فسطاط، بغداد، قرطبہ اور دہلی کو وہ قوّت حاصل ھوی کہ عیسای یورپ کو کپکپادیا اور اس طرح سے قرآن جس

Marfat.com

قرآن کی زباں بے عیب، فصیح اور بے نظیر ھے

جارج سیل (مترجم قرآن) ایسا متعصب اور نقاد شخص قرآن کریم کے متعلق رقم طراز ھے:

''قرآن کریم بے شبہ عربی زباں کی بہ ترین اور مستند ترین کتاب ھے جیسا کہ راسخ الاعتقاد مسلمان وں کا عقیدہ ھے اور خود یھ کتاب انھیں تعلیم دیتی ھے، کسی انسان کا قلم ایسی معجز نما کتاب نھیں لکھ سکتا، یھ ایک مستقل معجزہ ھے جو مُردوں کو زندہ کرنے کے معجزے سے بھُت بلند پایہ ھے اور تنہا یھ صحیفہ دنیا کو اپنے آسمانی ھونے کا یقین دلانے کے لیے کافی ھے

محمد (ﷺ) اس معجزے کی بنا پر لوگ وں کو متوجّہ کرتے تھے کہ وہ انھیں سچا پیغم بر تسلیم کریں حضور (ﷺ) نے عرب کے نہایت فصیح اللسان اُدبا کو ڈنکے کی چوٹ للکارا کہ ان میں سے کوئی شخص ایک آیت ھی ایسی پیش کر دے جو قرآن کریم کی آیت سے لگّا کھا سکے، اس وقت مُلکِ عرب میں ہزاروں فصحا و بلغا موجود تھے جن کے نغمہ ہائے فصاحت و بلاغت سے عرب کا ریگستان چمن زار بنا ھوا تھا میں یھ ظاہر کرنے کے لیے بھُت سی مثالوں میں سے صرف ایک مثال پیش کروں گا کہ فی الحقیقت ان لوگ وں نے اس صحیفہ کی فصاحت و بلاغت اور حسنِ نظام کی تعریف کی ھے محمد (ﷺ) کے زمانے میں عرب کے سب سے زیادہ فصیح و بلیغ شاعر لبید ابن رابعہ کی ایک نظم خانہ کعبہ کے دروازے پر آویزاں تھی، نہایت بلند پایہ نظم کے سوا کسی معمولی نظم کو یھ عزّت نصیب نھیں ھوتی تھی کوئی دوسرا شاعر اس کے مقابلے میں اپنی نظم پیش نہ کر سکا اور جب اس کے پاس ھی قرآن کریم کی دوسری آیت لکھ کر آویزاں کی گیی تو خود لبید (جو بُت پرست تھا) اس آیت کے ابتدائی الفاظ ھی پڑھ کر انگشت بہ دنداں رہ گیا اور بے ساختہ تعریفی کلمات اس کی زباں سے نکل گیے لبید فی الفور اس مذھب پر ایمان لے آیا جس کی تعلیم اس آیت کے الفاظ دے رھے تھے اور کھنے لگا کہ ایسے الفاظ صرف زبانِ پیغم بر ھی کی وساطت سے ادا ھو سکتے ھیں

قرآن کریم کی عبارت نہایت فصیح، خوب صورت اور رواں ھے خصوصاً جھاں اس میں دیگر صحایفِ آسمانی سے مشابہ ملہمانہ عبارت درج ھے یھ ایک جامع و مختصر صحیفہ ھے اور مشرقی مذاق کے مطابق اس کے حروف جلی ھیں، اس میں فصیح و خوب صورت اور پُر معانی جملے ھیں اور خصوصاً وہ آیات نہایت فصیح و بلیغ ھیں جن میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و شوکت اور صفات کا تذکرہ ھے قاری کو اس صحیفہ میں ایسی بھُت سی مثالیں مل سکتی ھیں اگرچہ پڑھنے والے کے نزدیک میرا ترجمہ متن کا اصل مفہوم ادا نہ کرتا ھو باوجود یھ کہ میں نے نہایت تندہی سے منصفانہ طریق پر ترجمہ کیا ھے''

Marfat.com

میں یہ وسیع قوّت پائی جاتی ہے اور جس میں ایسے اصول ہیں کہ جو اس قوّت کے ظہور کا منبع ہیں اِس قابل ہے کہ اس کی قدر ہمیشہ بہ لحاظ ایک مجموعہ قوانین اور سلسلۂ تعلیم مذہبی کے ان تبدیلیوں کے اندازے سے ہونی چاہیے، جو اس نے ان لوگوں کی عادات و اعتقادات میں کیں جنھوں نے اس کو طوعاً خواہ کرہاً قبول کیا۔"

۱ + ۲: یہ ہر دو الزامات قطعاً بے بنیاد ہیں اور اب کے لغو اور بے بنیاد ہونے کو خود مخالفین بھی تسلیم کرتے ہیں، پہلے الزام کے لیے 'پریچنگ آو اِسلام' مُصنّف ٹی ڈبلیو آرنلڈ اور دوسرے کے لیے علامہ شبلی کے کُتب خانے اسکندریہ کا مطالعہ ضروری ہے (منہاس)

قرآن ہمیشہ مسلمانوں کا ملجا و ماوا رہا ہے

پروفیسر اڈورڈ مونتے اپنی تالیف 'عیسای مذہب کی اشاعت اور اس کے مخالف مسلمان" (ص ۱۷، ۱۸ پیرس ۱۸۹۰ء) میں لکھتے ہیں:

اگر لفظی و تاریخی اعتبار سے شایستگی و معقولیت (Rationalism) کے معانی کو بہت زیادہ وقعت دی جاے تو اِسلام یقیناً ایک معقول مذہب ہے، اس قاعدے کے مطابق جو دلایل کی رُو سے قایم کردہ اصولوں پر مذہبی اعتقادات کی بنیاد رکھتا ہے اِسلام پر 'معقولیت' کی تعریف ہُو بہ ہُو صادق آتی ہے، یہ سچ ہے کہ محمد (ﷺ) پیکرِ ذوق و ہیکل جذبہ تھے اور حضور (ﷺ) کا آیینۂ قلب جوشِ ایمان کی ضیا اور یقین کامل کے لمعات سے روشن تھا آں حضرت (ﷺ) نے اس بیش بہا وصف کی جلوہ باریوں سے اپنے کثیر التعداد پیرووں کے سینوں کو منوّر کر دیا حضور (ﷺ) نے اپنے اس آیین اصلاح کو الہام کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا لیکن اس قسم کا الہام ایک قسم کا کشف ہے حضور (ﷺ) کا مذہب تمام کا تمام ایسے اصولوں کا مجموعہ ہے جو معقولیّت کے اُمور مسلّمہ پر مبنی ہیں مسلمانوں کے نزدیک عقیدۂ اِسلام کو مجملاً یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ اللّٰہ ایک ہے اور اس کا رسول (برحق) ہے اور ہم جو ٹھنڈے دل سے حضور کی تعلیم و اصول پر نہایت دقت نظر سے غور کرتے ہیں، اس مذہب کے عقیدے کو مختصراً ان الفاظ میں ادا کرتے ہیں 'توحید و رسالت کا یقین' اور اللّٰہ و عاقبت کا ایمان' یہ دو اصول جو مذہبی عقیدے کی اساس اور مذہبی افراد کے نزدیک استدلال و معقولیت کے سنگِ بنیاد پر قایم ہیں قرآن کریم کی مقدس تعلیم کو لبِ لباب ہیں، اس تعلیم کی سادگی اور صفای فی الواقع وہ زبردست قوّتیں ہیں جو مذہب اور اِسلام اور اس کی تبلیغ و ترقی میں برابر عمل کر رہی ہیں لیکن پیغمبرِ عالم (ﷺ) کی مقدس تعلیم و تلقین کی ہر معنا میں عالم گیر ترقی کے باوجود قرآن کریم مسلمانوں کا

Marfat.com

قرآن مسحور کُن اعجاز کا حامل ہے

ریورنڈ جی ایم راڈویل جنھوں نے قرآن کریم کا ترجمہ بہ ترتیب نزول سورہ کیا ہے اور بڑے متعصب پادری ہیں آخر اس قدر تسلیم کرنے پر مجبور ہوے کہ

''(قرآن کی تعلیم سے) عرب کے سیدھے سادے خانہ بدوش بدّو ایسے بدل گیے جیسے کسی نے سحر کردیا ہو، بُت پرستی کو مٹانے، جنّات اور مادیات کے شرک کے عوض اللہ کی عبادت قایم کرنے، اِطفال کُشی کی رسم کو نیست و نابود کرنے، بھت سے توہّمات کو دور کرنے، اور ازدواج کی تعداد گھٹا کر اُس کی ایک حد معیّن کرنے میں قرآن بے شک عربوں کے لیے برکت قدوم حق تھا گو عیسای مذاق پر وحی نہ ہو''

قرآن مُلک فتح کرنے والی سلطنت یں قایم کرسکتا ہے

راڈویل صاحب ہی کا ارشاد ہے کہ ''قرآن نے جس طور پر اللہ کی ذات کی تعریف بہ لحاظ اس کی وحدانیت اور تمام جہان کا پروردگار اور عالم الغیب اور قادرِ مطلق ہونے کے بیان کی ہے، اس کے لیے وہ نہایت اعلا درجے کی تعریف کا مستحق ہے اور یہ بھی مان لینا واجب ہے کہ قرآن کو صرف اللہ واحد پر نہایت پُر جوش اور گہرا یقین ہے...... اس میں ایک نہایت اعلا درجے کی عمیق سچای ہے جو ایسے الفاظ میں بیان کی گیی ہے جو باوجود اختصار کے قوی اور کثیر الدلالۃ اور مُلہمانہ حکمت سے بھرے ہوے ہیں اور اس نے ثابت کردیا ہے کہ اس میں ایسے اصول موجود ہیں جن پر نہایت قوی قومیں اور گو مستقل اور قیام پزیر بادشاہتیں تو شاید نھیں مگر مُلک فتح کرنے والی سلطنت یں ضرور قایم ہوسکتی ہیں

قرآن میں ایک وسیع قُوّت موجود ہے

وہ مزید فرماتے ہیں: یہ زیادہ تر قرآن ہی کی تعلیم کا نتیجہ ہے کہ ایک بے آب و علف جزیرہ نُما کے باشندے جن کے افلاس کی برابری صرف ان کی جہالت ہی کرسکتی تھی، نہ صرف نیے مذہب کے پُرجوش اور سچے پیرو بن گیے بل کہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) اور بھت سے اور لوگوں کی طرح اس کے بہ زورِ شمشیر پھیلانے والے ہوگیے، وہ لوگ مملکتوں کے بانی، شہروں کے آباد کنندہ اور جتنے کُتب خانے انھوں نے خراب کیے تھے ان میں سے زیادہ کُتب خانوں کے جمع کرنے والے ہوگیے فسطاط، بغداد، قرطبہ اور دہلی کو وہ قُوّت حاصل ہوی کہ عیسای یورپ کو کپکپادیا اور اس طرح سے قرآن جس

Marfat.com

ہمیشہ ملجاو ماوا رہا ہے اور یہ وہ کتاب ہے جس میں مسئلہ توحید ایسی نفاست اور پاکیزگی اور ایسے جلال و جبروت اور کمال یقین کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ اِسلام کے سوا کسی اور مذہب میں اس کی مثال مشکل سے ملے گی ایک ایسے مذہب کے متعلق جو ایسا مکمل روحانیات کی تمام پیچیدگیوں سے اس قدر مبرا اور ایسا آسان ہو کہ ہر شخص اس کے مسائل فوراً سمجھ سکتا ہو، توقع کی جاسکتی ہے کہ اس میں لوگوں کے دِلوں میں گھر کرنے کی معجزانہ طاقت ہوگی اور حقیقتاً اِسلام میں ایسی طاقت موجود ہے''

قرآن پر عمل کرنے سے سارے جہاں کی حکم رانی مل سکتی ہے

موسیو لیون روش فرانسیسی حکومت کے ایک نہایت معتمد کارندے اور جاسوس کی سطور ذیل خاص طور پر قابلِ غور ہیں موسیو موصوف کو حکومت فرانس نے امیر عبدُالقادر الجزایری پر جاسوس مقرر کیا اور یہ بھی اشارہ کردیا تھا کہ اس کے پاس بہ ظاہر مسلمان بن کر رہے اور کوئی ایسی سبیل نکالے کہ اس پر اس کا پورا پورا اعتماد جم جائے، اس نے ایسا کیا اور کام یاب ہوا، اور مسلمانوں کے مُلک میں تیس برس اقامت رکھی، اس اثنا میں عربی زبان اور اس کے فُنون، اِسلام اور اس کے علُوم کی تعلیم حاصل کی، اور الجزایر، تونس، مصر، حجاز اور قسطنطنیہ جیسے عظیم الشان اِسلامی مُلکوں کے حالات اچھی طرح معلوم کیے اور ایک کتاب لکھی جس کا نام 'اِسلام میں تیس سال' ہے، اس میں وہ لکھتا ہے:

''میں طویل زمانے تک اِسلام کو اس واسطے گلے لگائے رہا کہ امیر عبدُالقادر کو حکومت فرانس کی کسی چال میں پھنسالوں، میں اس حیلے میں کام یاب ہوا اور امیر نے پورے وثوق کے ساتھ مجھ کو اپنا معتمد بنالیا، میں نے اس دین کو جس کو ہم میں بہُت لوگ معیوب کہتے ہیں جہاں تک میرا عرفان ہے ہر دین سے افضل دیکھا، یہ ایک انسانی، طبعی، اقتصادی اور ادبی دین ہے ہمارے قوانینِ وضعیہ میں کوئی ایسا قانون مجھ کو یاد نہیں جو قرآن میں مشروع و موجود نہ ہو میں نے اس قانون کی طرف بھی رجوع کیا جس کو جول سیمون 'شریعتِ طبعیہ' کہتا ہے، تو اس کو بھی ایسا ہی پایا کہ گویا سربہ سر قرآن کی شریعت اِسلامی سے ماخوذ ہے پھر میں نے یہ دریافت کیا کہ مسلمانوں کے نفوس میں اس دین کی تاثیر کیا ہے! تو دیکھا کہ اس نے ان کو شجاعت و شہامت، حلم و خاکساری اور جمال و کرم سے بھرپور کر رکھا ہے، بل کہ میں نے ان کو بھلائی، مہربانی اور احسان میں ان نفوس کے نمونے پر پایا جن کا تصور فلسفی لوگ کسی ایسے عالم میں کیا کرتے ہیں جو شرارت، بے ہودگی اور ناراستی سے ناآشنا سمجھا جاتا ہے پس مسلمان ایک ایسا سادہ آدمی ہے جو کسی سے بدگمانی نہیں کرتا، پھر وہ رُوزی کی طلب میں کسی حرام

Marfat.com

میں یہ وسیع قوّت پائی جاتی ہے اور جس میں ایسے اصول ہیں کہ جو اس قوّت کے ظہور کا منبع ہیں اِس قابل ہے کہ اس کی قدر ہمیشہ بہ لحاظ ایک مجموعہ قوانین اور سلسلۂ تعلیم مذہبی کے ان تبدیلیوں کے اندازے سے ہونی چاہیے، جو اس نے ان لوگوں کی عادات و اعتقادات میں کیں جنھوں نے اس کو طوعاً خواہ کرہاً قبول کیا"

۱+۲: یہ ہر دو الزامات قطعاً بے بنیاد ہیں اور اب کے لغو اور بے بنیاد ہونے کو خود مخالفین بھی تسلیم کرتے ہیں، پہلے الزام کے لیے 'پریچنگ آو اسلام' مصنف ٹی ڈبلیو آرنلڈ اور دوسرے کے لیے علامہ شبلی کے 'کتب خانے اسکندریہ' کا مطالعہ ضروری ہے (منہاس)

قرآن ہمیشہ مسلمانوں کا ملجاو ماوا رہا ہے

پروفیسر اڈورڈ مونتے اپنی تالیف 'عیسای مذہب کی اشاعت اور اس کے مخالف مسلمان" (ص ۱۷، ۱۸ پیرس ۱۸۹۰ع) میں لکھتے ہیں:

اگر لفظی و تاریخی اعتبار سے شایستگی و معقولیت (Rationalism) کے معانی کو بھت زیادہ وقعت دی جائے تو اِسلام یقیناً ایک معقول مذہب ہے، اس قاعدے کے مطابق جو دلایل کی رُو سے قایم کردہ اصولوں پر مذہبی اعتقادات کی بنیاد رکھتا ہے اِسلام پر 'معقولیت' کی تعریف ہُو بہ ہُو صادق آتی ہے، یہ سچ ہے کہ محمد (ﷺ) پیکرِ ذوق و ہیکل جذبہ تھے اور حضور (ﷺ) کا آینۂ قلب جوشِ ایمان کی ضیا اور یقین کامل کے لمعات سے روشن تھا آں حضرت (ﷺ) نے اس بیش بہا وصف کی جلوہ باریوں سے اپنے کثیر التعداد پیرووں کے سینوں کو منوّر کردیا حضور (ﷺ) نے اپنے اس آیین اصلاح کو الہام کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا لیکن اس قسم کا الہام ایک قسم کا کشف ہے حضور (ﷺ) کا مذہب تمام کا تمام ایسے اصولوں کا مجموعہ ہے جو معقولیّت کے اُمور مسلّمہ پر مبنی ہیں مسلمانوں کے نزدیک عقیدۂ اِسلام کو مجملاً یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ اللّٰہ ایک ہے اور اس کا رسول (برحق) ہے اور ہم جو ٹھنڈے دل سے حضور کی تعلیم و اصول پر نہایت دقت نظر سے غور کرتے ہیں، اس مذہب کے عقیدے کو مختصراً ان الفاظ میں ادا کرتے ہیں 'توحید و رسالت کا یقین' اور اللّٰہ و عاقبت کا ایمان' یہ دو اصول جو مذہبی عقیدے کی اساس اور مذہبی افراد کے نزدیک استدلال و معقولیت کے سنگِ بنیاد پر قایم ہیں قرآن کریم کی مقدس تعلیم کو لبِ لباب ہیں، اس تعلیم کی سادگی اور صفای فی الواقع وہ زبردست قوّتیں ہیں جو مذہب اور اِسلام اور اس کی تبلیغ و ترقی میں برابر عمل کررہی ہیں لیکن پیغمبرِ عالم (ﷺ) کی مقدس تعلیم و تلقین کی ہر معنا میں عالم گیر ترقی کے باوجود قرآن کریم مسلمانوں کا

Marfat.com

چیز کو حلال نھیں سمجھا کرتا، اِسی لیے وہ اسرائیلی وں اور بعض مسیحی وں سے مال و دولت میں کم تر رھتا ھے میں نے اِسلام میں دوا یسے اجتماعی مسئلوں کا حل دریافت کیا ھے جنھوں نے سارے جہاں کو مشغول رکھا ھے

- قرآن کے اس قول میں ھے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ ایمان دار بھای بھای ھی ھوتے ھیں، یھ اشترا کیت کا بہ ترین قاعدہ ھے اور
- زکات کے ہر مال دار پر فرض ھونے اور مُفلس وں کو (اگر مال دار بہ رغبت ادا نہ کریں) تو زبردستی اس کے وصول کر لینے کا حق بخش دینے میں (یعنی مسلمان حاکم کی وساطت سے) یھ فوضویت یعنی برچھا گردی کا درماں ھے

اِسلام محامد و فضایل کا دین ھے، اگر اس کو کہیں ایسے اشخاص مل جاتے جو لوگ وں کو جیسی کہ چاھیے اس کی تعلیم دیتے اور اس کی پوری پوری تفسیر کرتے تو مسلمان آج سارے جہان سے ھوتے اور ہر میدان میں اسبق ھوتے لیکن ان کے درمیان ایسے شیوخ پیدا ھو گیے ھیں جو اس کے کلمات کو تحریف، اس کے جمال کو مسخ اور اس میں نی نی باتیں شامل کر رھے ھیں میں قیروان، اسکندریہ اور مکہ میں ایسے ایسے کی مولوی وں اور مرشدوں کو اس مضمون کے فتوے لکھ لکھ کر بھیجے کہ ان پر فرانسیسی وں کی اطاعت واجب اور ان کے برخلاف شورش کرنا حرام ھے اور یھ بھی لکھا کہ فرانسیسی حکومت خلق کے لیے اللّٰہ پاک کی بہ ترین نعمت ھے اور اس مطلب کو نکالنے کے لیے مجھ کو اس سے زیادہ کوی کلفت نھیں ھوی کہ چند سونے کے برتن نذر کرنے پڑے "

قرآن ضرور الہامی کتاب ھے

ریورنڈ آر میک سویل کنگ اپنی تقریر 'دین اِسلام' میں جو ۷ جنوری 1915 کو قدیم پریسبی ٹیرین چرچ نیوٹو نارڈز میں کی گیی، فرماتے ھیں: اِسلام کی آسمانی کتاب قرآن ھے جو حضرت محمد (ﷺ) کے زمانہ نبوت کے الہامات کا مجموعہ ھے اس میں نہ صرف مذہب اِسلام کے اصول و قوانین مندرج ھیں بل کہ اخلاق کی تعلیم، روزمرّہ کے کاروبار کے متعلق ہدایات اور قانون بھی ھیں، اس لحاظ سے مسلمان وں کو عیسای وں پر فوقیت ھے کہ اِسلام کی مذہبی تعلیم اور قانون علاحدہ چیزیں نھیں..

قرآن نے یھودی وں، عیسای وں اور زرتشتی وں کے مذاہب پر پوری پوری روشنی ڈالی ھے جس طرح اللّٰہ نے یھودی وں کی تورات سے، عیسای وں کی انجیل سے رہ نُمای کی، اِسی طرح مسلمان وں کو قرآن سے صراط مستقیم دکھای..

مذہب اِسلام کی بِنا جمہوریت پر ھے، وہ تمام بنی نوعِ بشر کو برابر سمجھتا ھے اور انسانی روح کو اس ذاتِ

Marfat.com

ہمیشہ ملجا و ماوا رہا ہے اور یہ وہ کتاب ہے جس میں مسئلہ توحید ایسی نفاست اور پاکیزگی اور ایسے جلال و جبروت اور کمال یقین کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ اسلام کے سوا کسی اور مذہب میں اس کی مثال مشکل سے ملے گی ایک ایسے مذہب کے متعلق جو ایسا مکمل روحانیات کی تمام پیچیدگیوں سے اس قدر مبرا اور ایسا آسان ہو کہ ہر شخص اس کے مسائل فوراً سمجھ سکتا ہو، توقع کی جاسکتی ہے کہ اس میں لوگوں کے دلوں میں گھر کرنے کی معجزانہ طاقت ہوگی اور حقیقتاً اسلام میں ایسی طاقت موجود ہے''

قرآن پر عمل کرنے سے سارے جہاں کی حکم رانی مل سکتی ہے

موسیو لیون روش فرانسیسی حکومت کے ایک نہایت معتمد کارندے اور جاسوس کی سطور ذیل خاص طور پر قابلِ غور ہیں موسیو موصوف کو حکومت فرانس نے امیر عبدُ القادر الجزایری پر جاسوس مقرر کیا اور یہ بھی اشارہ کر دیا تھا کہ اس کے پاس بہ ظاہر مسلمان بن کر رہے اور کوئی ایسی سبیل نکالے کہ اس پر اس کا پورا پورا اعتماد جم جائے، اس نے ایسا کیا اور کام یاب ہوا، اور مسلمانوں کے مُلک میں تیس برس اقامت رکھی، اس اثنا میں عربی زبان اور اس کے فُنون، اسلام اور اس کے علوم کی تعلیم حاصل کی، اور الجزایر، تونس، مصر، حجاز اور قسطنطنیہ جیسے عظیم الشان اسلامی مُلکوں کے حالات اچھی طرح معلوم کیے اور ایک کتاب لکھی جس کا نام 'اسلام میں تیس سال'' ہے، اس میں وہ لکھتا ہے:

''میں طویل زمانے تک اسلام کو اس واسطے گلے لگائے رہا کہ امیر عبدُ القادر کو حکومت فرانس کی کسی چال میں پھنسالوں، میں اس حیلے میں کام یاب ہوا اور امیر نے پورے وثوق کے ساتھ مجھ کو اپنا معتمد بنالیا، میں نے اس دین کو جس کو ہم میں بہت لوگ معیوب کہتے ہیں جہاں تک میرا عرفان ہے ہر دین سے افضل دیکھا، یہ ایک انسانی، طبعی، اقتصادی اور ادبی دین ہے ہمارے قوانینِ وضعیہ میں کوئی ایسا قانون مجھ کو یاد نہیں جو قرآن میں مشروع و موجود نہ ہو میں نے اس قانون کی طرف بھی رجوع کیا جس کو جول سمیون 'شریعتِ طبعیہ' کہتا ہے، تو اس کو بھی ایسا ہی پایا کہ گویا سر بہ سر قرآن کی شریعت اسلامی سے ماخوذ ہے پھر میں نے یہ دریافت کیا کہ مسلمانوں کے نفوس میں اس دین کی تاثیر کیا ہے! تو دیکھا کہ اس نے ان کو شجاعت و شہامت، حلم و خاکساری اور جمال و کرم سے بھر پور کر رکھا ہے، بل کہ میں نے ان کو بھلائی، مہربانی اور احسان میں ان نفوس کے نمونے پر پایا جن کا تصور فلسفی لوگ کسی ایسے عالم میں کیا کرتے ہیں جو شرارت، بے ہودگی اور ناراستی سے ناآشنا سمجھا جاتا ہے پس مسلمان ایک ایسا سادہ آدمی ہے جو کسی سے بدگمانی نہیں کرتا، پھر وہ رُوزی کی طلب میں کسی حرام

Marfat.com

پاک سے اور بھی پیوستہ کرتا ھے جس سے وہ آگے ھی گہرا تعلق رکھتی ھے، نیز جو اس کا منبع ھے اِسلام کی جمہوری تعلیم میں ایک حصہ عورت وں کے متعلّق بھی ھے قرآن میں جھاں کھیں عورت وں کا ذکر آیا ھے تعظیمی الفاظ استعمال کیے گیے ھیں ماں کے ساتھ محبت رکھنے اور اس کی تعظیم کرنے اور بیوی کے ساتھ محبت وشفقت کرنے پر پورا زور دیا گیا ھے

پیروانِ اِسلام کا حُسنِ اخلاق قابلِ تعریف ھے، ان کا طرزِ عمل اللہ کے احکام کے تابع ھے تسلیم ورضا یعنی اپنے تمام امورِ اللہ کے سپرد کر دینا مسلمان وں کی مذہبی زندگی کی ایک لازمی شرط ھے جو مذہب رضائے الٰہی پر راضی رھنے کی ایسی عمدہ تعلیم دے اس کے پیرو یقیناً صداقت، دوست اور انصاف پسند، داد و ستد کے کھرے اور عہد کے پکے ھوں گے، یہ قرآن سے ثابت ھوسکتا ھے اگر ھم اس کے برخلاف ثابت کرنا چاھیں تو ھماری اپنی عقل ھی انکار کر دے گی

اکثر کھا جاتا ھے کہ قرآن محمد (ﷺ) کی تصنیف ھے اور اس میں جو کچھ ھے، وہ سب توریت اور انجیل وغیرہ سے لیا گیا ھے، مگر میرا ایمان ھے کہ اگر الہامی دنیا میں الہام کوئی شے ھے اور الہام کا وجود مُکمّل ھے تو قرآن شریف ضرور الہامی کتاب ھے عیسائی کہتے ھیں کہ ''پیغمبرِ اِسلام سچے نبی نہ تھے اور قرآن ان کی ذاتی تصنیف ھے'' اگر یہ ھو تو محمد (ﷺ) کو ایسی کتاب کی کیا ضرورت پڑی تھی کہ اپنے کو خود ھی ملامت کرتے اور پھر اس سرزنش کو قرآن میں رھنے دیتے..

قرآن کا نزول ضُرور وحیِ الٰہی سے ھوا ھے

ڈاکٹر پاؤل گرے نیر (Dr. Paul Grenier) سابق ممبر مجلسِ شُورا فرانس نے استاد محمود بک سالم سے اپنے قبول اِسلام کا سبب بیان کرتے ھوئے کھا

''میں ایامِ شباب میں بحری طبیب تھا اور ہمیشہ جہازوں میں ماء وسما کے مابین دن گزارتا تھا، ایک دفعہ مجھ کو قرآن کا ایک نسخہ موسیو سا قاری کے قلم سے فرانسیسی میں ترجمہ کیا ھوا دست یاب ھوا، اس میں مَیں نے سورۂ نور کی ایک آیت کا ترجمہ پڑھا جس میں یہ ذکر تھا کہ وہ اپنے انکار کی حالت میں اِسی طرح دیوانہ وار ھاتھ پاؤں مارتا ھے جیسے کہ ڈوبنے والا جاڑوں کے دن جب کہ گھٹاٹوپ بادل چھا رھا ھو لھروں کی تاریکیوں میں بے ہُودہ تگ ودو کرتا ھے اور وہ آیت یہ تھی اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ، مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَ مَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ o (ترجمہ) یا جیسے کہ تاریکیاں کسی گھرے سمُدر میں جس کو ڈھانپے ھوئے ھو ایک لھر اس کے اوپر سے ایک اور لھر اس کے اوپر سے بادل،

Marfat.com

چیز کو حلال نھیں سمجھا کرتا، اِسی لیے وہ اسرائیلی وں اور بعض مسیحی وں سے مال و دَولت میں کم تر رھتا ھے
میں نے اِسلام میں دو اَیسے اِجتماعی مسئلوں کا حل دریافت کِیا ھے جنھوں نے سارے جہاں کو مشغول رکھا ھے

- o قرآن کے اس قول میں ھے اِنَّمَا الْمُوْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ ایمان دار بھای بھای ھی ھوتے ھیں، یہ اشتراکیت کا بہ ترین قاعدہ ھے اور
- o زکات کے ہر مال دار پر فرض ھونے اور مُفلس وں کو (اگر مال دار بہ رغبت ادا نہ کریں) تو زبردستی اس کے وصول کر لینے کا حق بخش دینے میں (یعنی مسلمان حاکم کی وساطت سے) یہ فوضویت یعنی برچھا گردی کا درماں ھے

اِسلام محامد و فضایل کا دین ھے، اگر اس کو کھیں ایسے اشخاص مل جاتے جو لوگ وں کو جیسی کہ چاھیے اس کی تعلیم دیتے اور اس کی پوری پوری تفسیر کرتے تو مسلمان آج سارے جہان سے ھوتے اور ہر میدان میں اسبق ھوتے لیکن ان کے درمیان ایسے شیوخ پیدا ھو گیے ھیں جو اس کے کلمات کو تحریف، اس کے جمال کو مسخ اور اس میں نیی نیی باتیں شامل کر رھے ھیں میں قیروان، اسکندریہ اور مکہ میں ایسے ایسے کیی مولوی وں اور مرشدوں کو اس مضمون کے فتوے لکھ لکھ کر بھیجے کہ ان پر فرانسیسی وں کی اطاعت واجب اور ان کے برخلاف شورش کرنا حرام ھے اور یہ بھی لکھا کہ فرانسیسی حکومت خلق کے لیے اللہ پاک کی بہ ترین نعمت ھے اور اس مطلب کو نکالنے کے لیے مجھ کو اس سے زیادہ کویی کلفت نھیں ھوی کہ چند سونے کے برتن نذر کرنے پڑے"

قرآن ضرور الہامی کتاب ھے

ریورنڈ آر میک سویل کنگ اپنی تقریر دین اِسلام' میں جو ۷ جنوری 1915 کو قدیم پربسی ٹیرین چرچ نیوٹو نارڈز میں کی گیی، فرماتے ھیں: اِسلام کی آسمانی کتاب قرآن ھے جو حضرت محمد (ﷺ) کے زمانہ نبوت کے الہامات کا مجموعہ ھے اس میں نہ صرف مذہب اِسلام کے اصول و قوانین مندرج ھیں بل کہ اخلاق کی تعلیم، روزمرّہ کے کاروبار کے متعلّق ہدایات اور قانون بھی ھیں، اس لحاظ سے مسلمان وں کو عیسای وں پر فوقیت ھے کہ اِسلام کی مذہبی تعلیم اور قانون علاحدہ چیزیں نھیں..

قرآن نے یھودی وں، عیسای وں اور زرتشتی وں کے مذاہب پر پوری پوری روشنی ڈالی ھے جس طرح اللہ نے یھودی وں کی تورات سے، عیسای وں کی انجیل سے رہ نُمای کی، اِسی طرح مسلمان وں کو قرآن سے صراط مستقیم دکھای..

مذہب اِسلام کی بنا جمہوریت پر ھے، وہ تمام بنی نوع بشر کو برابر سمجھتا ھے اور انسانی روح کو اس ذاتِ

Marfat.com

تاریکیاں بھی کیسی کہ ایک اوپر دوسری، جب وہ اپنا ھات نکالے تو اس کو وہ دکھای دیتا نظر نہ آے اور وہ شخص جس کے لیے اللہ کوی روشنی نہ کرے اس کے لیے کچھ روشنی نہ ہوگی

جس زمانے میں یھ آت میں نے پڑھی تھی ابھی ہدایتِ اِسلام سے مشرّف نہ ھوا تھا اور نہ مجھے مرشدِ اعظم (ﷺ) کا کچھ حال معلوم تھا، ھاں اس سے میرے دل میں یھ خیال بیٹھ گیا کہ محمد (ﷺ) ضرور کوی ایسا شخص ھے جس نے اپنی ساری زندگی سمدروں میں گزاری ھے لیکن باوجود اس کے بھی مجھے حیرت تھی کہ کسی شخص سے یھ کیسے ممکن ھے کہ گم رہ وں کی آوارگی کا ایسا مختصر حاصل بیان کردے جس کے تھوڑے سے لفظ وں میں سمدروں کے تمام خطرات اور طبعی حالات اس جامعیت کے ساتھ آجایں گویا ان کو انسان اپنے حواس سے مشاہدہ کر رھا ھے اور پھر اس اسلوب کو لے کر سمدروں کے خطرات کا کوی بلیغ ترین ماہر بھی اس طرح بیان نہ کر سکے..

پھر جب اس کے بعد مجھ کو یھ معلوم ھوا کہ محمد (ﷺ) نے کبھی سمدر پر سواری نھیں کی اور علاوہ بریں وہ اُمّی بھی تھے میں نے قرآن کو پھر ھات میں لیا، اور سورۂ نور اور اس کتاب کی باقی آیت وں میں خوب غور کیا تو مجھے یقین ھوگیا کہ یھ کسی بشر کا کلام تو ھو نھیں سکتا ضرور اللہ تعالیٰ کی وحی ھی سے اس کا نزول ھوا ھے پس میں مسلمان ھوگیا اور ہمیشہ اس پر فخر کرتا رھوں گا جو میری نگہ میں ایک معقول فطری دین ھے اور جو چیزیں دوسرے مذاہب میں بُت پرستی کی باتی ھیں، ان سب سے پاک

اَفَلا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرآن

قرآن ایک عظیم الشان ملکی اور تمدُّنی نظام پیش کرتا ھے

موسیو اوجین کلافل نام ور فرانسیسی مستشرق جنھوں نے یھودی وں عیسای وں اور مسلمان وں کے مذہبی مسائل و عقاید کی تحقیق و تدقیق میں اپنی تمام عمر صرف کردی اپنے ایک مضمون کے تحت میں جو 1901 میں فرانسیسی اخبارات میں شایع ھوا رقم طراز ھیں

"قرآن مذہبی مسائل و عقاید ھی کا مجموعہ نھیں بل کہ اس میں اجتماعی (سوشل) احکام بھی ھیں جو نوعِ انسان کے لیے زندگی کی ہر حالت میں مفید ھیں، اس لحاظ سے ھم کہ سکتے ھیں کہ وہ ایک ایسا مجموعہ ھے جس سے تمدن کے قوانین، جرایم اور ان کی سزاوں کے قوانین اور وہ قوانین جن میں دنیا کی مختلف اقوام کے درمیان تعلق کا سلسلہ قایم ھوتا ھے اور سب سے بڑھ کر یھ کہ حفظانِ صحت کے قوانین بھی معلوم ھوتے ھیں، اس میں شک نھیں کہ محمد (ﷺ) اس نظام کو جس کا دایرہ وسیع ھے دنیا کی تمام قوم وں کے درمیان پھیلانا چاھتے تھے بل کہ ان کو مجبور کرنا چاھتے تھے کہ وہ اس نظام کو قبول

Marfat.com

پاک سے اور بھی پیوستہ کرتا ہے جس سے وہ آگے ہی گہرا تعلق رکھتی ہے، نیز جو اس کا منبع ہے اِسلام کی جمہوری تعلیم میں ایک حصہ عورتوں کے متعلّق بھی ہے قرآن میں جہاں کہیں عورتوں کا ذکر آیا ہے تعظیمی الفاظ استعمال کیے گیے ہیں ماں کے ساتھ محبت رکھنے اور اس کی تعظیم کرنے اور بیوی کے ساتھ محبت وشفقت کرنے پر پورا زور دیا گیا ہے

پیروانِ اِسلام کا حُسنِ اخلاق قابلِ تعریف ہے، ان کا طرزِ عمل اللہ کے احکام کے تابع ہے تسلیم ورضا یعنی اپنے تمام امورِ اللہ کے سپرد کر دینا مسلمانوں کی مذہبی زندگی کی ایک لازمی شرط ہے جو مذہب رضائے الٰہی پر راضی رہنے کی ایسی عمدہ تعلیم دے اس کے پیرو یقیناً صداقت، دوست اور انصاف پسند، داد و ستد کے کھرے اور عہد کے پکے ہوں گے، یہ قرآن سے ثابت ہوسکتا ہے اگر ہم اس کے برخلاف ثابت کرنا چاہیں تو ہماری اپنی عقل ہی انکار کر دے گی

اکثر کہا جاتا ہے کہ قرآن محمد (ﷺ) کی تصنیف ہے اور اس میں جو کچھ ہے، وہ سب توریت اور انجیل وغیرہ سے لیا گیا ہے، مگر میرا ایمان ہے کہ اگر الہامی دنیا میں الہام کوئی شے ہے اور الہام کا وجود مُکمّل ہے تو قرآن شریف ضرور الہامی کتاب ہے عیسائی کہتے ہیں کہ ''پیغمبرِ اِسلام سچے نبی نہ تھے اور قرآن ان کی ذاتی تصنیف ہے'' اگر یہ ہو تو محمد (ﷺ) کو ایسی کتاب کی کیا ضرورت پڑی تھی کہ اپنے کو خود ہی ملامت کرتے اور پھر اس سرزنش کو قرآن میں رہنے دیتے..

قرآن کا نزول ضُرور وحیِ الٰہی سے ہوا ہے

ڈاکٹر پاوُل گرے نیر (Dr. Paul Grenier) سابق ممبر مجلسِ شُورا فرانس نے استاد محمود بک سالم سے اپنے قبول اِسلام کا سبب بیان کرتے ہوئے کہا

''میں ایامِ شباب میں بحری طبیب تھا اور ہمیشہ جہازوں میں ماء وسما کے مابین دن گزارتا تھا، ایک دفعہ مجھ کو قرآن کا ایک نسخہ موسیو ساقاری کے قلم سے فرانسیسی میں ترجمہ کیا ہوا دست یاب ہوا، اس میں مَیں نے سورۂ نور کی ایک آیت کا ترجمہ پڑھا جس میں یہ ذکر تھا کہ وہ اپنے انکار کی حالت میں اِسی طرح دیوانہ وار ہاتھ پاؤں مارتا ہے جیسے کہ ڈوبنے والا جاڑوں کے دن جب کہ گھٹاٹوپ بادل چھا رہا ہو، لہروں کی تاریکیوں میں بے ہُودہ تگ ودو کرتا ہے اور وہ آیت یہ تھی اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ یَدَہٗ لَمْ یَکَدْ یَرٰھَا وَ مَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ ٥ (ترجمہ) یا جیسے کہ تاریکیاں کسی گہرے سمندر میں جس کو ڈھانپے ہوئے ہو ایک لہر اس کے اوپر سے ایک اور لہر اس کے اوپر سے بادل،

Marfat.com

کریں، پس ان کا مقصد اعظم یہ تھا کہ مسلمانوں کو مادّی ترقی کا بلند ترین درجہ حاصل ہو، اس لحاظ سے مسلمانوں کے قومی اتفاق کا مسئلہ جو آج کل یورپ میں زیر بحث ہے کوئی نئی بات نہیں کیوں کہ مذہبِ اِسلام کی بنیاد ہی اس اصول پر رکھی گئی ہے اور اس کی غرض ہی یہ ہے کہ دنیا کی مختلف قومیں اِسلام کے علم کے نیچے جمع ہوں مسلمانوں کے اتفاق کا مسئلہ سلافی اور جرمن اقوام کے خیالات سے بِاُلکل مختلف ہے اور دونو کی ایک غرض نہیں

جب ہم اس زمانہ پر خیال کرتے ہیں جس میں پیغمبرِ اِسلام (ﷺ) نے اپنی نبوت اور رسالت کا علم بلند کِیا اور جس میں ایک ایسا کامل مجموعہ قوانین تیار کِیا گیا جو دنیا کی ملکی، مذہبی اور تمدنی ہدایت وں کے لیے کافی ہے تو ہم نہایت حیران ہوتے ہیں کہ ایک ایسا عظیم الشانِ ملکی اور تمدنی نظام جس کی بنیاد کامل اور سچی آزادی پر ہے، کس طرح قایم کِیا گیا! پس ہم دل سے اقرار کرتے ہیں کہ اِسلام ایک ایسا مجموعۂ قوانین ہے جو ایک بلند ترین انسانی دماغ کا نتیجہ ہے

قرآن سے بہتر کوئی دستورُ العمل انسان کے لیے موجود نہیں

مسٹر جان ڈیون پورٹ جو ایک مشہور ادیب اور مایہ ناز سیرت نگار ہے اپنی تصنیف دی گریٹ ٹیچر (The Great Teacher) میں لکھتا ہے:

''قرآن ایک آسان اور عام فہم مذہبی قانون ہے جس میں انسانی زندگی کی اصلاح کے لیے سب کچھ موجود ہے، اس کی ایک امتیازی شان یہ ہے کہ اس کی تعلیمات انسانی فطرت کے مطابق ہیں اور یہ دل کش انداز میں اصلاح کی دعوت دیتا ہے، اس کی عام فہم تعلیمات سے عرب کے جُہلا وحشی سمجھ دار اور پرہیز گار بن گیے، اس کے مذہبی قانون نے ایک طرف روح کی اصلاح کے لیے ہدایت کی ہے اور دوسری جانب دُنیوی ترقی کے بھی بیش بہا اصول تعلیم کیے ہیں

وہ کہتا ہے کہ اپنی روزی کے لیے محنت کرو، انسان کے لیے کچھ ہے تو یہ کہ وہ محنت کرے! کیا یہ ایک زرّیں ہدایت نہیں؟ اور کیا اس کو پڑھنے کے بعد یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس کی تعلیمات فطرت انسانی کے مطابق نہیں؟ تاریخ شاہد ہے کہ جن اشخاص نے قرآن پر عمل کِیا، وہ روحانی اعتبار سے کام یاب تھے اور دُنیوی حیثیت سے بھی جو اس کی ہدایت وں کو پیش نظر رکھتے تھے وہ حیرت انگریز تدبّر کے مالک تھے، ان کے دماغی اوصاف غیر معمولی اور ان کا تخّیل اعلا درجے کا تھا، وہ اپنے نفس پر پورا قابو رکھتے تھے اور امیر و غریب کے ساتھ یکساں برتاو کرتے تھے ہم انصاف کی روشنی میں یہ کہ سکتے ہیں کہ قرآن سے بہتر کوئی دستور العمل انسان کو عملاً نیکی کی طرف راغب کرنے اور

Marfat.com

تاریکیاں بھی کیسی کہ ایک اوپر دوسری، جب وہ اپنا ھات نکالے تو اس کو وہ دکھای دیتا نظر نہ آے اور وہ شخص جس کے لیے اللہ کوی روشنی نہ کرے اس کے لیے کچھ روشنی نہ ھوگی

جس زمانے میں یہ آت میں نے پڑھی تھی ابھی ہدایتِ اِسلام سے مشرّف نہ ھوا تھا اور نہ مجھے مرشدِ اعظم (ﷺ) کا کچھ حال معلوم تھا، ھاں اس سے میرے دل میں یہ خیال بیٹھ گیا کہ محمد (ﷺ) ضرور کوی ایسا شخص ھے جس نے اپنی ساری زندگی سمٌدروں میں گزاری ھے لیکن باوجود اس کے بھی مجھے حیرت تھی کہ کسی شخص سے یہ کیسے ممکن ھے کہ گم رہ وں کی آوارگی کا ایسا مختصر حاصل بیان کردے جس کے تھوڑے سے لفظ وں میں سمٌدروں کے تمام خطرات اور طبعی حالات اس جامعیت کے ساتھ آجایں گویا ان کو انسان اپنے حواس سے مشاہدہ کررھا ھے اور پھر اس اسلوب کو لے کر سمٌدروں کے خطرات کا کوی بلیغ ترین ماہر بھی اس طرح بیان نہ کرسکے..

پھر جب اس کے بعد مجھ کو یہ معلوم ھوا کہ محمد (ﷺ) نے کبھی سمٌدر پر سواری نھیں کی اور علاوہ بریں وہ امّی بھی تھے میں نے قرآن کو پھر ھات میں لیا، اور سورۂ نور اور اس کتاب کی باقی آیت وں میں خوب غور کیا تو مجھے یقین ھوگیا کہ یہ کسی بشر کا کلام تو ھو نھیں سکتا ضرور اللہ تعالیٰ کی وحی ھی سے اس کا نزول ھوا ھے پس میں مسلمان ھوگیا اور ھمیشہ اس پر فخر کرتا رھوں گا جو میری نگہ میں ایک معقول فطری دین ھے اور جو چیزیں دوسرے مذاھب میں بُت پرستی کی باتی ھیں، ان سب سے پاک

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرآن

قرآن ایک عظیم الشان ملکی اور تمدُّنی نظام پیش کرتا ھے

موسیو اوجین کلافل نام ور فرانسیسی مستشرق جنھوں نے یھودی وں عیسای وں اور مسلمان وں کے مذہبی مسائل و عقاید کی تحقیق و تدقیق میں اپنی تمام عمر صرف کردی اپنے ایک مضمون کے تحت میں جو 1901 میں فرانسیسی اخبارات میں شایع ھوا رقم طراز ھیں

"قرآن مذہبی مسائل و عقاید ھی کا مجموعہ نھیں بل کہ اس میں اجتماعی (سوشل) احکام بھی ھیں جو نوعِ انسان کے لیے زندگی کی ہر حالت میں مفید ھیں، اس لحاظ سے ھم کہہ سکتے ھیں کہ وہ ایک ایسا مجموعہ ھے جس سے تمدن کے قوانین، جرایم اور ان کی سزاوں کے قوانین اور وہ قوانین جن میں دنیا کی مختلف اقوام کے درمیان تعلق کا سلسلہ قایم ھوتا ھے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حفظانِ صحت کے قوانین بھی معلوم ھوتے ھیں، اس میں شک نھیں کہ محمد (ﷺ) اس نظام کو جس کا دایرہ وسیع ھے دنیا کی تمام قوم وں کے درمیان پھیلانا چاھتے تھے بل کہ ان کو مجبور کرنا چاھتے تھے کہ وہ اس نظام کو قبول

Marfat.com

برائیوں سے بچانے کے لیے رہ نُما نہیں ہوسکتا (دی گریٹ ٹیچر ص ۹۶۰)

قرآن ایک مشترکہ قانون اور ایک زبردست تحریکِ عمل ہے

یہی مُصنّف اپنی کتاب موسومہ 'محمد (ﷺ) اور قرآن' میں قرآن کے صحیفۂ آسمانی ہونے کے متعلق لکھتا ہے

''قرآن عالمِ اِسلامی کا ایک مشترکہ قانون ہے، یہ معاشرتی، ملکی، تجارتی، فوجی، عدالتی اور تعزیری معاملات پر حاوی ہے لیکن بایں ہمہ ایک مذہبی ضابطہ ہے، اس نے ہر ایک چیز کو باقاعدہ بنایا ہے مذہبی رسوم سے لے کر حیاتِ روزمرہ کے افعال روحانی نجات سے جسمانی صحت، اجتماعی حقوق سے انفرادی حقوق شرافت سے دنایت اور دنیوی سزا سے لے کر اُخروی عقوبت تک تمام امور کو مُلکِ ضابطہ میں منسلک کر دیا ہے

ایک اور مقام پر لکھا ہے ''قرآن کے بے شمار اوصاف میں سے دو زیادہ واضح ہیں: اوّل وہ ہیبت و احترام کا لہجہ جو اس خالق اکبر کے متعلّق ہر جگہ اس میں ملحوظ رکھا گیا ہے جس کی طرف کوئی انسانی کمزوری اور انسانی خواہش منسوب نہیں کی گئی، دوسری خوبی یہ ہے کہ اس میں اوّل سے آخر تک غیر فصیح، مخربِ اخلاق اور نامناسب خیالات/محاورات اور حکایات کا نام و نشان تک نہیں، تمام خرابیاں، افسوس ہے کہ اس کتاب میں بہ کثرت موجود ہیں جس کا نام پیروانِ مسیح نے 'عہدِ قدیم' رکھا ہے

عیسائیت اور اِسلام کا مقابلہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

''یہ امر ذہن نشیں کر لینا چاہیے کہ عیسائی فطرتاً یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ان پر عیسائیت کا اثر و گرفت اس کے اصولوں کی بنا پر ہے، اس طرح عیسائی مذہب اور اخلاقیات کو ایک دوسرے سے مختلف و متباین قرار دیتے ہیں مگر بہ خلاف اس کے اِسلام نے اپنے اصولوں کے بل پر نہیں بل کہ عملاً اپنے پیرووں کے اخلاقی، اجتماعی، آئینی اور سیاسی خیالات و حالات پر اثر کیا ہے، اس لیے مسلمانوں کے نزدیک ایک لفظ 'اِسلام' حُبِّ وطن، شریعت اور روایت آئینِ حکومت حق کے تمام معانی کو محیط ہے قرآن کریم نے جس مذہب کی بنیاد ڈالی ہے، وہ زبردست اور مکمّل وحدانیت ہے، اس میں ہر جگہ صاف طور پر الوہیت کا جلوہ نظر آتا ہے''

ایک اور جگہ لکھتے ہیں ''اس زمانے کے عیب اور ان لوگوں کی کوئی بات میرے خیال میں نہیں آتی جو کہتے ہیں کہ آں حضرت (ﷺ) معاذ اللہ جعل ساز تھے اور انھوں نے قرآن ایسا لکھا ہے یعنی انھوں نے قصداً فریب کیا ہے جیسے کہ جعل ساز لکھے میری رائے میں جو منصف آدمی قرآن کو

Marfat.com

...ں، پس ان کا مقصدِ اعظم یہ تھا کہ مسلمانوں کو مادّی ترقی کا بلند ترین درجہ حاصل ہو، اس لحاظ مسلمانوں کے قومی اتفاق کا مسئلہ جو آج کل یورپ میں زیرِ بحث ہے کوئی نئی بات نہیں ...وں کہ مذہبِ اِسلام کی بنیاد ہی اس اصول پر رکھی گئی ہے اور اس کی غرض ہی یہ ہے کہ دنیا کی مختلف قومیں اِسلام کے علم کے نیچے جمع ہوں مسلمانوں کے اتفاق کا مسئلہ سلافی اور جرمن اقوام کے خیالات سے بِالکل مختلف ہے اور دونو کی ایک غرض نہیں

جب ہم اس زمانہ پر خیال کرتے ہیں جس میں پیغمبرِ اِسلام (ﷺ) نے اپنی نبوت اور رسالت کا علم بلند کِیا اور جس میں ایک ایسا کامل مجموعہ قوانین تیار کِیا گیا جو دنیا کی ملکی، مذہبی اور تمدنی ہدایت وں کے لیے کافی ہے تو ہم نہایت حیران ہوتے ہیں کہ ایک ایسا عظیم الشّان ملکی اور تمدنی نظام جس کی بنیاد کامل اور سچی آزادی پر ہے، کس طرح قایم کِیا گیا! پس ہم دل سے اقرار کرتے ہیں کہ اِسلام ایک ایسا مجموعۂ قوانین ہے جو ایک بلند ترین انسانی دماغ کا نتیجہ ہے

قرآن سے بہتر کوئی دستورُ العمل انسان کے لیے موجود نہیں

مسٹر جان ڈیون پورٹ جو ایک مشہور ادیب اور مایہ ناز سیرت نگار ہے اپنی تصنیف دی گریٹ ٹیچر (The Great Teacher) میں لکھتا ہے:

"قرآن ایک آسان اور عام فہم مذہبی قانون ہے جس میں انسانی زندگی کی اصلاح کے لیے سب کچھ موجود ہے، اس کی ایک امتیازی شان یہ ہے کہ اس کی تعلیمات انسانی فطرت کے مطابق ہیں اور یہ دل کش انداز میں اصلاح کی دعوت دیتا ہے، اس کی عام فہم تعلیمات سے عرب کے جُہلا وحشی سمجھ دار اور پرہیز گار بن گیے، اس کے مذہبی قانون نے ایک طرف روح کی اصلاح کے لیے ہدایت کی ہے اور دوسری جانب دُنیوی ترقی کے بھی بیش بہا اصول تعلیم کیے ہیں

وہ کہتا ہے کہ اپنی روزی کے لیے محنت کرو، انسان کے لیے کچھ ہے تو یہ کہ وہ محنت کرے! کیا یہ ایک زرّیں ہدایت نہیں؟ اور کیا اس کو پڑھنے کے بعد یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس کی تعلیمات فطرت انسانی کے مطابق نہیں؟ تاریخ شاہد ہے کہ جن اشخاص نے قرآن پر عمل کِیا، وہ روحانی اعتبار سے کام یاب تھے اور دُنیوی حیثیت سے بھی جو اس کی ہدایت وں کو پیشِ نظر رکھتے تھے وہ حیرت انگریز تدبّر کے مالک تھے، ان کے دماغی اوصاف غیر معمولی اور ان کا تخیل اعلا درجے کا تھا، وہ اپنے نفس پر پورا قابو رکھتے تھے اور امیر و غریب کے ساتھ یکساں برتاو کرتے تھے ہم انصاف کی روشنی میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ قرآن سے بہتر کوئی دستور العمل انسان کو عملاً نیکی کی طرف راغب کرنے اور

Marfat.com

پڑھے گا اس کا یقین اس قول سے بالکل مختلف ہوگا۔

قرآن کا مخرج وہ ہستی ہے جس کی گہرائی کسی نے نہیں پائی

کارلایل ایک مشہور فاضل اور محقق گزرا ہے، وہ کیمبرج یونی ورسٹی میں عربی کا پروفیسر تھا جمال الدین ابن تغری بردی کی کتاب مورد لطافت کے ایک حصہ کا اس نے لاطینی میں ترجمہ کیا تھا کارلایل اگرچہ مسیحیت کا حلقہ بہ گوش تھا لیکن قرآن کا جب اس نے مطالعہ کیا تو اسے مجبوراً یہ لکھنا پڑا کہ

''جب تم ایک دفعہ قرآن کریم کو بہ غور پڑھ چکو تو اس کی خصوصیتیں منکشف ہونے لگتی ہیں، اس کتاب میں ایک خوبی ایسی ہے جو ادبی خوبیوں سے بالکل مختلف ہے اگر ایک کتاب کا مضمون مصنّف نے دلی توجّہ سے ادا کیا ہے تو اس کے الفاظ دوسرے لوگوں کے دلوں پر بھی اثر ڈالتے ہیں اور اس صفت کے مقابلہ میں ہر قسم کی مہارت اور تجربہ کاری ہیچ ہے، یہ کہا جاسکتا ہے کہ قرآن کی پہلی خصوصیت اس کی اصلیت میں مضمر ہے یعنی اس حقیقت میں کہ وہ حقیقی معانی میں ایک کتاب ہے میرے نزدیک قرآن میں خلوص اور سچائی کا وصف ہر پہلو سے موجود ہے اور یہ وہ خوبی ہے جو کتاب میں جو فی الواقع کتاب کہلانے کی مستحق ہے موجود ہونی چاہیے دیگر اوصاف اس خوبی سے پیدا ہوتے ہیں بل کہ سچ ہے کہ اگر کوئی خوبی پیدا ہوسکتی ہے تو اسی سے ہوسکتی ہے''

ایک اور مقام پر لکھتا ہے:

''جو سخت اور کرخت پیغام اس پیغمبرِ اسلام نے دنیا کو دیا بہ ہرحال وہ ایک سچا اور حقیقی پیغام ہے اور اگرچہ وہ ایک غیر مرتب کلام تھا مگر اس کا مخرج وہی ہستی تھی جس کی گہرائی کسی نے بھی نہیں پائی''

''قوم عرب میں ایک اُولو العزم پیغمبر ایسے کلام (قرآن) کے ساتھ جس پر وہ یقین کرتے تھے بھیجا گیا ایک صدی کے اندر عرب کے ایک طرف غرناطہ اور دوسری طرف دہلی ہوگئی گویا ایک چنگاری ایسے مُلک میں پڑی جس کو اندھیرے میں کسم پُرس ریگستان نے زور شور سے اڑ جانے والی بارود کی طرح نیلے آسمان پر اٹھتے ہوئے شعلوں سے دہلی سے غرناطہ تک روشن کردیا''

کارلایل اپنی کتاب کی جلد 6 ص 214 میں لکھتا ہے''قرآن کے پڑھنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ صادق کا کلام ہے اور صداقت سے مملو ہے''

قرآن نے دنیا کی کایا پلٹ دی

یہی مصنّف اپنی گراں قدر تصنیف [دی پاپولر رلی جِیَن آف دی ورلڈ The Popular Religion of

برای وں سے بچانے کے لیے رہ نُما نھیں ھوسکتا (دی گریٹ ٹیچر ص ۹۶۰)

قرآن ایک مشترکہ قانون اور ایک زبردست تحریکِ عمل ھے

یھی مُصنِّف اپنی کتاب موسومہ 'محمد (ﷺ) اور قرآن' میں قرآن کے صحیفۂ آسمانی ھونے کے متعلق لکھتا ھے

''قرآن عالمِ اِسلامی کا ایک مشترکہ قانون ھے، یہ معاشرتی، ملکی، تجارتی، فوجی، عدالتی اور تعزیری معاملات پر حاوی ھے لیکن بایں ہمہ ایک مذہبی ضابطہ ھے، اس نے ہر ایک چیز کو باقاعدہ بنایا ھے مذہبی رسوم سے لے کر حیاتِ روزمرہ کے افعال روحانی نجات سے جسمانی صحت، اجتماعی حقوق سے انفرادی حقوق شرافت سے دنایت اور دنیوی سزا سے لے کر اُخروی عقوبت تک تمام امور کو مُلکِ ضابط میں منسلک کردیا ھے

ایک اور مقام پر لکھا ھے''قرآن کے بے شمار اوصاف میں سے دو زیادہ واضح ھیں: اوّل وہ ہیبت و احترام کا لہجہ جو اس خالق اکبر کے متعلّق ہر جگھ اس میں ملحوظ رکھا گیا ھے جس کی طرف کوی انسانی کمزوری اور انسانی خواہش منسوب نھیں کی گیی، دوسری خوبی یھ ھے کہ اس میں اوّل سے آخر تک غیر فصیح، مخربِ اخلاق اور نامناسب خیالات/محاورات اور حکایات کا نام ونشان تک نھیں، تمام خرابیاں، افسوس ھے کہ اس کتاب میں بہ کثرت موجود ھیں جس کا نام پیروانِ مسیح نے 'عہدِ قدیم' رکھا ھے عیسایت اور اِسلام کا مقابلہ کرتے ھوے لکھتے ھیں

''یھ امر ذہن نشیں کرلینا چاھیے کہ عیسای فطرتاً یھ ظاھر کرتے ھیں کہ ان پر عیسایت کا اثر وگرفت اس کے اصولوں کی بنا پر ھے، اس طرح عیسای مذہب اور اخلاقیات کو ایک دوسرے سے مختلف ومتباین قرار دیتے ھیں مگر بہ خلاف اس کے اِسلام نے اپنے اصولوں کے بل پر نھیں بل کہ عملاً اپنے پیرووں کے اخلاقی، اجتماعی، آیینی اور سیاسی خیالات وحالات پر اثر کیا ھے، اس لیے مسلمان وں کے نزدیک ایک لفظ 'اِسلام' 'حُبِّ وطن، شریعت اور روایت آیینِ حکومت حق کے تمام معانی کو محیط ھے قرآن کریم نے جس مذہب کی بنیاد ڈالی ھے، وہ زبردست اور مُکمّل وحدانیت ھے، اس میں ہر جگھ صاف طور پر الوُہیت کا جلوہ نظر آتا ھے''

ایک اور جگھ لکھتے ھیں''اس زمانے کے عیب اور ان لوگ وں کی کوی بات میرے خیال میں نھیں آتی جو کہتے ھیں کہ آں حضرت (ﷺ) معاذ اللہ جعل ساز تھے اور انھوں نے قرآن ایسا لکھا ھے یعنی انھوں نے قصداً فریب کیا ھے جیسے کہ جعل ساز لکھے میری راے میں جو منصف آدمی قرآن کو

Marfat.com

[the World] میں لکھتا ہے:

"قرآن ایک آسان اور عام فہم مذہبی کتاب ہے جس کی نسبت مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے نازل ہوی ہے، یہ کتاب ایسے وقت میں دنیا کے سامنے آی جب کہ طرح طرح کی گم راہیاں مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک پھیلی ہوی تھیں، انسانیت وشرافت اور تہذیب وتمدن کا نام ونشان تک مٹ چکا تھا ہر طرف بے چینی اور بدامنی نظر آتی تھی اور نفس پروری کی ظلمتوں کا طوفان اُمنڈ آیا تھا قرآن نے اپنی تعلیمات سے امن وسکون اور محبت کے جذبات پیدا کیے، بے حیای کی ظلمتیں کافور ہوگییں اور ظلم وستم کا بازار سرد ہوگیا ہزاروں گم کردگانِ رہ، راہِ راست پر آگیے اور بے شمار وحشی تہذیب کے پرستار بن گیے، اس کتاب نے دنیا کی کایا پلٹ دی جاہلوں کو عالم ظالموں کو رحم دل اور عیش پرستوں کو پرہیزگار بنادیا، یہی وہ کتاب ہے جو آج بھی چالیس کرور انسانوں (...تا ۱۳۵۰ ہجری) کے دِلوں پر حکومت کرتی ہے (ص ۱۱۵)

قرآن کے کلام پر عقل حیرت زدہ ہے

کونٹ ھنری دی کاسٹری اپنی کتاب 'الِاسلام' میں جو کونٹ موصوف نے فرنچ میں لکھی اور جس کا ترجمہ مصر کے مشہور مُصنّف احمد فتحی بک زاغلول نے ۱۸۹۸ء میں شایع کیا لکھتے ہیں:

"قرآن کی وحی کا مسئلہ اور بھی زیادہ مشکل اور پیچیدہ مسئلہ ہے کیوں کہ ارباب بحث اس کو معقول طور پر حل نہیں کرسکے عقل بِالکل حیرت زدہ ہے کہ اس قسم کا کلام اس شخص کی زَباں سے کیوں کر ادا ہوا جو بِالکل اُمّی تھا تمام مشرق نے اقرار کیا ہے کہ یہ وہ کلام ہے کہ نوعِ انسان لفظاً اور معناً ہر لحاظ سے اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے، یہ وہی کلام ہے جس کی بلند انشا پردازی نے عمر (رضی اللہ عنہ) بن خطاب کو مطمین کردیا اور وہ اللہ کے معترف ہوگیے، یہ وہی کلام ہے کہ جب یحیؑ کی ولادت کے متعلق اس کے جملے جعفر بن ابی طالب نے نجاشی کے سامنے پڑھے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگیے اور بشپ چلاّ اُٹھا کہ یہ کلام اِسی سرچشمہ سے نکلا ہے جس سے عیسیٰؑ کا کلام نکلا تھا"

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قرآن کو اپنی رسالت کی دلیل کے طور پر لاے اور وہ اس وقت سے تا ایں دم ایک ایسا مہتم بالشان راز چلا آتا ہے جس کے طلسم کا توڑنا انسان کی طاقت میں نہیں

ایشیا اور شمالی افریقا میں اِسلام کے پھیلنے اور مختلف قوموں کو اپنا زیر بنانے کی ایک اور بھی وجہ ہے......
اِسلام کا اصول یہ تھا کہ جو قوم اِسلام قبول کرلیتی تھی، اس کے جان ومال ہر طرح محفوظ ہوجاتے تھے لیکن جو قوم آبای مذہب پر رہنے کو ترجیح دیتی تھی، اس پر ایک خفیف سا محصول بہ نام جزیہ لگا کر اِس

Marfat.com

پڑھے گا اس کا یقین اس قول سے بالکل مختلف ہوگا۔۔

قرآن کا مخرج وہ ہستی ہے جس کی گہرائی کسی نے نہیں پائی

کارلایل ایک مشہور فاضل اور محقق گزرا ہے، وہ کیمبرج یونی ورسٹی میں عربی کا پروفیسر تھا جمال الدین ابن تغری بروی کی کتاب مورد لطافت کے ایک حصہ کا اس نے لاطینی میں ترجمہ کیا تھا کارلایل اگرچہ میسحیت کا حلقہ بہ گوش تھا لیکن قرآن کا جب اس نے مطالعہ کیا تو اسے مجبوراً یہ لکھنا پڑا کہ ''جب تم ایک دفعہ قرآن کریم کو بہ غور پڑھ چکو تو اس کی خصوصیتیں منکشف ہونے لگتی ہیں، اس کتاب میں ایک خوبی ایسی ہے جو ادبی خوبیوں سے بالکل مختلف ہے اگر ایک کتاب کا مضمون مصنّف نے دلی توجّہ سے ادا کیا ہے تو اس کے الفاظ دوسرے لوگوں کے دلوں پر بھی اثر ڈالتے ہیں اور اس صفت کے مقابلہ میں ہر قسم کی مہارت اور تجربہ کاری ہیچ ہے، یہ کہا جا سکتا ہے کہ قرآن کی پہلی خصوصیت اس کی اصلیت میں مضمر ہے یعنی اس حقیقت میں کہ وہ حقیقی معانی میں ایک کتاب ہے میرے نزدیک قرآن میں خلوص اور سچائی کا وصف ہر پہلو سے موجود ہے اور یہ وہ خوبی ہے جو کتاب میں جو فی الواقع کتاب کہلانے کی مستحق ہے موجود ہونی چاہیے دیگر اوصاف اس خوبی سے پیدا ہوتے ہیں بل کہ سچ ہے کہ اگر کوئی خوبی پیدا ہو سکتی ہے تو اِسی سے ہو سکتی ہے ''

ایک اور مقام پر لکھتا ہے:

''جو سخت اور کرخت پیغام اس پیغمبرِ اسلام نے دنیا کو دیا بہ ہر حال وہ ایک سچا اور حقیقی پیغام ہے اور اگرچہ وہ ایک غیر مرتب کلام تھا مگر اس کا مخرج وہی ہستی تھی جس کی گہرائی کسی نے بھی نہیں پائی ''

''قوم عرب میں ایک اُولو العزم پیغمبر ایسے کلام (قرآن) کے ساتھ جس پر وہ یقین کرتے تھے بھیجا گیا ایک صدی کے اندر عرب کے ایک طرف غرناطہ اور دوسری طرف دہلی ہوگیی گویا ایک چنگاری ایسے مُلک میں پڑی جس کو اندھیرے میں کسم پُرس ریگستان نے زور شور سے اڑ جانے والی بارود کی طرح نیلے آسمان پر اٹھتے ہوئے شعلوں سے دہلی سے غرناطہ تک روشن کر دیا ''

کارلایل اپنی کتاب کی جلد 6 ص 214 میں لکھتا ہے ''قرآن کے پڑھنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ صادق کا کلام ہے اور صداقت سے مملو ہے ''

قرآن نے دنیا کی کایا پلٹ دی

یہی مُصنّف اپنی گراں قدر تصنیف [دی پاپولر رلی جئین آف دی ورلڈ The Popular Religion of

Marfat.com

کے ساتھ وہی سلوک کیا جاتا تھا جس کا مستحق عام مسلمانوں کو سمجھا جاتا تھا اور دینِ اسلام کے مبلغین ان سے کسی قسم کا تعرض نہیں کرتے تھے، یہ قرآن کریم کی تعلیم کا اثر تھا اور خلفاے راشدین کا اسی پر عمل رہا

''اسلام کے سایے میں عیسای مطمین ہوگیے دعوتِ اسلام میں کویی شخص ان کے مذہب سے متعارض نہیں ہوتا تھا دراصل عیسای اور مرتدوں میں کویی فرق نہیں کیا جاتا تھا، یہ برتاوہ تھا جس کا خود قرآن نے حکم دیا تھا اور خلفاے اولیں اس پر کاربند تھے''

قرآن کی نظیر سارے جہاں میں نہیں مل سکتی

اِنگ لِستان کا نامور مؤرخ ڈاکٹر گبن اپنی مشہور تصنیف 'سلطنت روما کا انحطاط و زوال' کی جلد ۵ باب ۵۰ میں لکھتا ہے :

''قرآن کی نسبت بحرِ اتلانتک سے لے کر دریاے گنگا تک نے مان لیا ہے کہ یہ دستورِ اساسی ہے صرف اصولِ مذہب ہی کے لیے نہیں بل کہ دیوانی اور فوج داری نظام کے لیے بھی اور جن قوانین پر نظامِ عمران کا مدار ہے جن سے نوعِ انسان کی زندگی وابستہ ہے جن کی حیاتِ اجتاعی کی ترتیب و تنسیق سے تعلق ہے، ان کو اللّٰہ کی مرضی کے ماتحت نقایص و عیوب سے بالکل مبرا سمجھا جاتا ہے حقیقت یہ ہے کہ محمد (ﷺ) کی شریعت سب پر حاوی ہے، وہ اپنے تمام احکام میں بڑے سے بڑے شہنشاہ سے لے کر چھوٹے سے چھوٹے فقیر و گداگر تک کے لیے مسائل و مبانی رکھتی ہے، یہ وہ شریعت ہے اور ایسے دانش مندانہ اصول اور اس قسم کے عظیم الشان قانونی انداز پر مرتب ہوی ہے کہ سارے جہان میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی''

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

''تثلیث اور اللّٰہ کے مجسّم ہونے کے رموز و اسرار وحدۃ الوجود کے عقیدہ اصول کی نفی و تکذیب کرتے ہیں مزبورہ رموز و اسرار سے صاف ظاہر ہے کہ وہ تین ہم مرتبہ خداوں کی تعلیم دیتے ہیں اور حضرت مسیح کو جو ایک انسان ہیں اللّٰہ کا بیٹا ظاہر کرتے ہیں قدیم زمانے کی تفسیر صرف ایک راسخ العقیدہ عیسای کو مطمین کرسکتی ہے حضرت محمد (ﷺ) کا ایمان و عقیدہ ہر قسم کی پیچیدگی و ابہام سے پاک و صاف ہے اور قرآن کریم اللّٰہ کی وحدانیت کی ایک زبردست شہادت ہے''

اپنی تالیف میں ایک اور جگہ رقم فرماتے ہیں:

''قرآن وحدانیتِ اللّٰہ کا ایک شاہد عظیم ہے ایک فلسفی موحّد بے تکلف مذہب اسلام میں شریک

Marfat.com

the World میں لکھتا ھے:

"قرآن ایک آسان اور عام فہم مذہبی کتاب ھے جس کی نسبت مسلمان وں کا یھ عقیدہ ھے کہ وہ اللہ کی طرف سے نازل ھوی ھے، یھ کتاب ایسے وقت میں دنیا کے سامنے آی جب کہ طرح طرح کی گم راہ یاں مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک پھیلی ھوی تھیں، انسانیت وشرافت اور تہذیب وتمدن کا نام ونشان تک مٹ چکا تھا ہر طرف بے چینی اور بدامنی نظر آتی تھی اور نفس پروری کی ظلمت وں کا طوفان اُمنڈ آیا تھا قرآن نے اپنی تعلیمات سے امن وسکون اور محبت کے جذبات پیدا کیے، بے حیای کی ظلمتیں کافور ھوگییں اور ظلم وستم کا بازار سرد ھوگیا ہزاروں گم کردگانِ رہ، راہِ راست پر آگیے اور بے شمار وحشی تہذیب کے پرستار بن گیے، اس کتاب نے دنیا کی کایا پلٹ دی جاہل وں کو عالم ظالم وں کو رحم دل اور عیش پرست وں کو پرہیز گار بنا دیا، یھی وہ کتاب ھے جو آج بھی چالیس کرور اِنسان وں (...تا ۱۳۵۰ ہجری) کے دِل وں پر حکومت کرتی ھے (ص ۱۱۵)

قرآن کے کلام پر عقل حیرت زدہ ھے

کونٹ ھنری دی کاسٹری اپنی کتاب 'الاِسلام' میں جو کونٹ موصوف نے فرنچ میں لکھی اور جس کا ترجمہ مصر کے مشہور مُصنِف احمد فتحی بک زاغلول نے ۱۸۹۸ع میں شایع کیا لکھتے ھیں:

"قرآن کی وحی کا مسئلہ اور بھی زیادہ مشکل اور پیچیدا مسئلہ ھے کیوں کہ ارباب بحث اس کو معقول طور پر حل نھیں کرسکے عقل بِالکل حیرت زدہ ھے کہ اس قسم کا کلام اس شخص کی زَباں سے کیوں کر ادا ھوا جو بِالکل اُمّی تھا تمام مشرق نے اقرار کیا ھے کہ یھ وہ کلام ھے کہ نوعِ انسان لفظاً اور معناً ہر لحاظ سے اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ھے، یھ وھی کلام ھے جس کی بلند انشا پردازی نے عمر (ﷺ) بن خطاب کو مطمین کردیا اور وہ اللہ کے معترف ھوگیے، یھ وھی کلام ھے کہ جب یحیٰؑ کی ولادت کے متعلق اس کے جملے جعفر بن ابی طالب نے نجاشی کے سامنے پڑھے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ھوگیے اور بشپ چلاّ اُٹھا کہ یھ کلام اِسی سرچشمہ سے نکلا ھے جس سے عیسیٰؑ کا کلام نکلا تھا"

"محمد (ﷺ) قرآن کو اپنی رسالت کی دلیل کے طور پر لاے اور وہ اس وقت سے تا ایں دم ایک ایسا مہتمم بالشان راز چلا آتا ھے جس کے طلسم کا توڑنا انسان کی طاقت میں نھیں

ایشیا اور شمالی افریقا میں اِسلام کے پھیلنے اور مختلف قوم وں کو اپنا زیر بنانے کی ایک اور بھی وجہ ھے......

اِسلام کا اصول یھ تھا کہ جو قوم اِسلام قبول کرلیتی تھی، اس کے جان ومال ہر طرح محفوظ ھوجاتے تھے لیکن جو قوم آبای مذہب پر رھنے کو ترجیح دیتی تھی، اس پر ایک خفیف سا محصول بہ نام جزیہ لگا کر اِس

Marfat.com

ھوسکتا ھے ایک مذہب جو شاید ھم لوگ وں کی موجودہ سمجھ کے لیے بھُت عالی ھے "

گبن اپنی مشہور تاریخ 'ہسٹری آف دی ورلڈ' میں لکھتا ھے

"ہر انصاف پسند آدمی اس حقیقت کا اقرار کرنے کے لیے مجبور ھے کہ قرآن ایک بے نظیر قانونِ ہدایت ھے، اس کی تعلیمات انسانی فطرت کے مطابق ھیں اور وہ اپنے اثر کے لحاظ سے ایک حیرت انگیز پوزیشن رکھتا ھے، اس نے وحشی عرب وں کی زبردست اصلاح کی ہم دردی اور محبت کے جذبات سے ان کے دِل وں کو معمور کردیا اور قتل وخوں ریزی کو ممنوع قرار دیا، یھ اس کا عظیم الشان کارنامہ ھے "ص ۲۲۸

قرآن ھی مسلمان وں کی ترقی کا ذریعہ ھے

ڈاکٹر ڈریپر اپنی مشہور تصنیف 'ان ٹلک چوِل ڈولپ منٹ آف یورپ' (یورپ کا ذہنی ارتقا) کی جلد اوّل میں لکھتے ھیں:

"یھ امر قابلِ غور ھے کہ عیسایت کی عمر اس وقت جب کہ اِسلام ہجرت کے قریباً چھے سو برس کا عرصہ طے کرچکا تھا تیرہ سو برس سے زیادہ تھی لیکن اگر بہ لحاظ تہذیب وتمدن معاشرت وسیاست وغیرہ ہر دو مذاہب کا مقابلہ کیا جاے تو لابدی اور یقینی نتیجہ یھ ھے کہ عیسایت مانع ترقی ھے

عیسای یورپ کی اس جہالت اور وحشت پر غور کرو اور نیز ان واقعات کو تنقیدی نظر سے دیکھو جن کا تذکرہ ھم کریں گے اور اس کے مقابلے میں اس علم وفضل اور تہذیب وتمدن کو اِسلام کی سرپرستی اور حمایت میں ترقی کرتا ھوا دیکھو، جس سے دنیا بعثت سے پیش تر نا آشنا تھی تو بلا شایبہٗ ریب دوسرا نتیجہ یھ ھے کہ ترقی کا ذریعہ صرف اِسلام ھے

اور اگر ان تاریخی واقعات کو بھی پیش نظر رکھا جاے جو مسلمان اور عیسای وں کی موجودہ حالت کا باعث ھیں تو بلا ریب تیسرا نتیجہ جو ہر دو دعاوی متذکرہ صدر کا ثبوت ھوسکتا ھے، یھ ھے کہ عیسای دنیا کی ترقی کا آغاز اس وقت سے ھوا ھے جب سے تعلیم اِسلام سے واقفیت پیدا کرنے کا موقع ملا اور اس لیے لوگ عیسایت سے عملاً کنارہ کش ھوتے گیے اور مسلمان وں کا تنزل مقابلتاً اس وقت سے شروع ھوا جب اِسلام کے اصولوں پر ان کا عمل نہ رہا یعنی جب تک عیسای عیسایت پر عامل رھے، وہ ترقی کے دشمن اور جاہل اور وحشی تھے جب عیسایت کو عملاً ترک کردیا اور اِسلامی اصولوں کے پابند ھوے، ترقی کے میدان میں قدم رکھا، اس کے برخلاف جب مسلمان وں کا دستور العمل قرآن تھا، وہ روز افزوں ترقی کرتے چلے گیے، جب اس سے غافل ھوگیے پستی کی طرف رجوع کیا

Marfat.com

کے ساتھ وہی سلوک کیا جاتا تھا جس کا مستحق عام مسلمانوں کو سمجھا جاتا تھا اور دینِ اسلام کے مبلّغین ان سے کسی قسم کا تعرض نہیں کرتے تھے، یہ قرآن کریم کی تعلیم کا اثر تھا اور خلفاے راشدین کا اسی پر عمل رہا

''اسلام کے سایے میں عیسای مطمین ہوگیے دعوتِ اسلام میں کویی شخص ان کے مذہب سے متعارض نہیں ہوتا تھا دراصل عیسای اور مرتدوں میں کویی فرق نہیں کیا جاتا تھا، یہ برتاوہ تھا جس کا خود قرآن نے حکم دیا تھا اور خلفاے اوّلیں اس پر کاربند تھے''

قرآن کی نظیر سارے جہاں میں نہیں مل سکتی

انگلستان کا نام ور مؤرّخ ڈاکٹر گبن اپنی مشہور تصنیف 'سلطنت روما کا انحطاط و زوال' کی جلد ۵ باب ۵۰ میں لکھتا ھے :

''قرآن کی نسبت بحرِ اتلانتک سے لے کر دریاے گنگا تک نے مان لیا ھے کہ یہ دستورِ اساسی ھے صرف اصولِ مذہب ہی کے لیے نہیں بل کہ دیوانی اور فوج داری نظام کے لیے بھی اور جن قوانین پر نظامِ عمران کا مدار ھے جن سے نوعِ انسان کی زندگی وابستہ ھے جن کی حیاتِ اجتماعی کی ترتیب و تنسیق سے تعلق ھے، ان کو اللہ کی مرضی کے ماتحت نقایص و عیوب سے بالکل مبرّا سمجھا جاتا ھے حقیقت یہ ھے کہ محمد (ﷺ) کی شریعت سب پر حاوی ھے، وہ اپنے تمام احکام میں بڑے سے بڑے شہنشاہ سے لے کر چھوٹے سے چھوٹے فقیر و گداگر تک کے لیے مسائل و مبانی رکھتی ھے، یہ وہ شریعت ھے اور ایسے دانش مندانہ اصول اور اس قسم کے عظیم الشان قانونی انداز پر مرتب ہوی ھے کہ سارے جہان میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی''

ایک اور جگہ فرماتے ھیں:

''تثلیث اور اللہ کے مجسّم ہونے کے رموز و اسرار وحدۃ الوجود کے عقیدہ اصول کی نفی و تکذیب کرتے ھیں مزبورہ رموز و اسرار سے صاف ظاہر ھے کہ وہ تین ہم مرتبہ خداوں کی تعلیم دیتے ھیں اور حضرت مسیحؑ کو جو ایک انسان ھیں اللہ کا بیٹا ظاہر کرتے ھیں قدیم زمانے کی تفسیر صرف ایک راسخ العقیدہ عیسای کو مطمین کرسکتی ھے حضرت محمد (ﷺ) کا ایمان و عقیدہ ہر قسم کی پیچیدگی و ابہام سے پاک و صاف ھے اور قرآن کریم اللہ کی وحدانیت کی ایک زبردست شہادت ھے''

اپنی تالیف میں ایک اور جگہ رقم فرماتے ھیں:

''قرآن وحدانیتِ اللہ کا ایک شاہدِ عظیم ھے ایک فلسفی موحّد بے تکلف مذہب اسلام میں شریک

Marfat.com

ڈاکٹر موصوف اپنی کتاب کی جلد دوم کے باب دوم میں لکھتے ہیں کہ جب پیغمبر(ﷺ) اسلام سے ان کی رسالت کے ثبوت میں معجزہ طلب کیا گیا تو آپ نے اپنے اندازِ خاص میں قرآن کی ترتیب کی طرف اشارہ کیا جس کی خوبی کو کوئی چیز نہیں پہنچ سکتی اور جو اس کے الہامی ہونے کا بیّن ثبوت ہے"

قرآن کی تعلیم ہی اخلاقی قانون کا کام دے سکتی ہے

مسٹر مارماڈیوک پک تھال (Mr. Marmaduke Pickthall.) نے 'اسلام اینڈ ماڈرنزم' پر لندن میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا:

"وہ قوانین جو قرآن میں درج ہیں اور جو پیغمبر (ﷺ) اسلام نے سکھائے ہیں صرف وہی اخلاقی قوانین کا کام بھی دے سکتے ہیں آپ اس سے کسی طرح انکار نہیں کرسکتے کہ یہی ایک قانون ہے جس پر ہر مُلک وملت کے وہ باشندے عمل پیرا ہوسکتے ہیں جو انسانی بھلائی اور ترقی کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہیں، صرف اِسی مذہب کے دونو رکن یعنی حقوق اللہ وحقوق العباد کو کامل طور پر مواصلت دی گئی ہے، اس بات کا اقرار نہ صرف مسلمانوں نے بل کہ اُن عیسائیوں اور یہودیوں نے بھی کیا ہے جنھوں نے اس کا مطالعہ کیا ہے

گزشتہ چند سالوں میں مسلمان اس قانون کے لفظوں کی اُپج کرتے رہے ہیں اور انھوں نے اصلی مدعا کو خبط کردیا ہے، کسی شیخ الاسلام یا مجتہد کے فتوے کی اندھی تقلید کرنا یا کسی قانون کے معمولی سے اختلاف یا اجتہاد میں مبالغہ کرنا الغرض اس قسم کی تمام کاہلیّت کو قرآن نے بھت مذموم قرار دیا ہے

مسٹر موصوف نے مسلمانانِ لندن کے رُوبہ رُو 'اللہ کی بادشاہی' پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

"قرآن کے جس اعجاز کو خود محمد (ﷺ) نے اکثر اپنے ہی مقصد کے ثبوت کے طور پر پیش کیا حقیقت میں ایک معجزہ ہی معلوم ہوتا ہے، اس لیے کہ محمد (ﷺ) اگر چہ تہذیب یافتہ تھے مگر اُمّی تھے اور اس امر میں شک کی کوئی معقول وجہ موجود نہیں کہ اس عجیب وغریب فصاحت کا ایک بڑا حصہ آں حضرت (ﷺ) کے عالمِ بے ہوشی میں نازل ہوا...... اس کتاب کی سی کوئی اور کتاب صفحۂ عالم پر موجود نہیں، یہ کتاب فی الواقع عجوبۂ رُوزگار ہے"

قرآن ایک بیّن معجزہ ہے

الکس لوازون ایک مشہور فرانسیسی فلاسفر اپنے ایک درس میں فرماتے ہیں:

"قرآن جس کو اللہ نے محمد (ﷺ) کے دل پر انسان کی رہ نُمائی کے لیے نازل کیا بے شک ایک

Marfat.com

ھوسکتا ھے ایک مذہب جو شاید ھم لوگ وں کی موجودہ سمجھ کے لیے بھُت عالی ھے ''

گبن اپنی مشہور تاریخ 'ہسٹری آف دی ورلڈ' میں لکھتا ھے

''ہر انصاف پسند آدمی اس حقیقت کا اقرار کرنے کے لیے مجبور ھے کہ قرآن ایک بے نظیر قانونِ ہدایت ھے، اس کی تعلیمات انسانی فطرت کے مطابق ھیں اور وہ اپنے اثر کے لحاظ سے ایک حیرت انگیز پوزیشن رکھتا ھے، اس نے وحشی عرب وں کی زبردست اصلاح کی ہم دردی اور محبت کے جذبات سے ان کے دِل وں کو معمور کردیا اور قتل وخوں ریزی کو ممنوع قرار دیا، یھ اس کا عظیم الشان کارنامہ ھے ''ص ۲۲۸

قرآن ھی مسلمان وں کی ترقی کا ذریعہ ھے

ڈاکٹر ڈریپر اپنی مشہور تصنیف 'ان ٹلک چوُل ڈِولپ منٹ آف یورپ' (یورپ کا ذہنی ارتقا) کی جلد اوّل میں لکھتے ھیں:

''یھ امر قابلِ غور ھے کہ عیسایت کی عمر اس وقت جب کہ اِسلام ہجرت کے قریباً چھے سو برس کا عرصہ طے کرچکا تھا تیرہ سو برس سے زیادہ تھی لیکن اگر بہ لحاظ تہذیب وتمدن معاشرت وسیاست وغیرہ ہر دو مذاہب کا مقابلہ کیا جاے تو لابدی اور یقینی نتیجہ یھ ھے کہ عیسایت مانع ترقی ھے

عیسای یورپ کی اس جہالت اور وحشت پر غور کرو اور نیز ان واقعات کو تنقیدی نظر سے دیکھو جن کا تذکرہ ھم کریں گے اور اس کے مقابلے میں اس علم وفضل اور تہذیب وتمدن کو اِسلام کی سرپرستی اور حمایت میں ترقی کرتا ھوا دیکھو، جس سے دنیا بعثت سے پیش تر نا آشنا تھی تو بلا شایبہٴ ریب دوسرا نتیجہ یھ ھے کہ ترقی کا ذریعہ صرف اِسلام ھے

اور اگر ان تاریخی واقعات کو بھی پیش نظر رکھا جاے جو مسلمان اور عیسای وں کی موجودہ حالت کا باعث ھیں تو بلا ریب تیسرا نتیجہ جو ہر دو دعاوی متذکرہ صدر کا ثبوت ھوسکتا ھے، یھ ھے کہ عیسای دنیا کی ترقی کا آغاز اس وقت سے ھوا ھے جب سے تعلیم اِسلام سے واقفیت پیدا کرنے کا موقع ملا اور اس لیے لوگ عیسایت سے عملاً کنارہ کش ھوتے گیے اور مسلمان وں کا تنزل مقابلتاً اس وقت سے شروع ھوا جب اِسلام کے اصولوں پر ان کا عمل نہ رہا یعنی جب تک عیسای عیسایت پر عامل رھے، وہ ترقی کے دشمن اور جاہل اور وحشی تھے جب عیسایت کو عملاً ترک کردیا اور اِسلامی اصولوں کے پابند ھوے، ترقی کے میدان میں قدم رکھا، اس کے برخلاف جب مسلمان وں کا دستور العمل قرآن تھا، وہ روز افزوں ترقی کرتے چلے گیے، جب اس سے غافل ھوگیے پستی کی طرف رجوع کیا

Marfat.com

روشن اور پُر حکمت کتاب ہے، اس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجایش نہیں کہ وہ سچا نبی، صدیق اور اس اللہ کا جو ہر ایک کام کو پورا کرنے کی طاقت رکھتا ہے فرستادہ تھا بل کہ وہ ایک ایسا عظیم الشان اور جلیل القدر نبی تھا جس نے بہ ارادہ الٰہی اِسلام جیسے عالم گیر مذہب کی بنیاد رکھی اور اسے کتم عدم سے عالم وجود میں لانے کی توفیق پائی، اس کے پیرووں کی تعداد تیس کرور (بل کہ چالیس کرور) سے بڑھ گئی جنھوں نے سلطنت روما کو اپنے گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کردیا اور اربابِ ضلالت کی جڑوں کو اپنے فتح مند نیزوں کی نوک وں سے کاٹ ڈالا، یہاں تک کہ ان کے ذکر سے مشرق و مغرب کی مقتدر طاقتیں کانپ اٹھیں''

یہی محقق اپنی کتاب 'لائف آف محمد (ﷺ) 'میں لکھتا ہے :

''محمد (ﷺ) نے باوجودیہ کہ وہ اُمّی تھا اور لکھ پڑھ نہ سکتا تھا ایک ہی وقت میں تین عظیم مقاصد یعنی قومیت، دیانت اور شہنشاہیت کی بنیاد ڈالی، اس کے علاوہ ایک ایسی کتاب دنیا کے پیش کی جو بلاغت کا ایک زبردست نشان، شریعت کا واجب العمل دستور اور دین وعبادات کا قابل اذعان فرمان ہے یہ وہ مقدس کتاب ہے جو اس وقت تمام دنیا کے ۱/۶ حصہ میں معتبر اور مسلّم سمجھی جاتی ہے، اس کی انشا وحکمت کو ایک بیّن معجزہ مانا جاتا ہے اور خود اس کے مخاطب نے بھی اسے بہ طور اعجاز پیش کیا ہے''

ایک اور جگھ فرماتے ہیں:

''جدید علمی انکشافات میں یا ان مسائل میں جن کو ہم نے اپنے علم کے زور سے حل کیا ہے یا ہُوز وہ زیر تحقیق ونظر ہیں، کوئی ایسی بات نہیں جو تعلیمات قرآنی کے مخالف ہو ہم عیسائی وں نے عیسایت کو علم وسائنس کے ہم آہنگ وہم نشیں بنانے میں اب تک جتنی کوششیں کی ہیں اِسلام وقرآن میں یہ سب کچھ پہلے ہی موجود ہے اور پوری طرح موجود ہے''

Marfat.com

ڈاکٹر موصوف اپنی کتاب کی جلد دوم کے باب دوم میں لکھتے ہیں کہ جب پیغمبر(ﷺ) اسلام سے ان کی رسالت کے ثبوت میں معجزہ طلب کیا گیا تو آپ نے اپنے اندازِ خاص میں قرآن کی ترتیب کی طرف اشارہ کیا جس کی خوبی کو کوئی چیز نہیں پہنچ سکتی اور جو اس کے الہامی ہونے کا بیّن ثبوت ہے''

قرآن کی تعلیم ہی اخلاقی قانون کا کام دے سکتی ہے

مسٹر مارماڈیوک پک تھال (Mr. Marmaduke Pickthall.) نے 'اسلام اینڈ ماڈرنزم' پر لندن میں تقریر کرتے ہوے بیان کیا:

''وہ قوانین جو قرآن میں درج ہیں اور جو پیغمبر(ﷺ) اسلام نے سکھاے ہیں صرف وہی اخلاقی قوانین کا کام بھی دے سکتے ہیں آپ اس سے کسی طرح انکار نہیں کر سکتے کہ یہی ایک قانون ہے جس پر ہر ملک وملت کے وہ باشندے عمل پیرا ہو سکتے ہیں جو انسانی بھلائی اور ترقی کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہیں، صرف اِسی مذہب کے دونو رکن یعنی حقوق اللہ و حقوق العباد کو کامل طور پر مواصلت دی گیی ہے، اس بات کا اقرار نہ صرف مسلمانوں نے بل کہ اُن عیسائیوں اور یہودیوں نے بھی کیا ہے جنھوں نے اس کا مطالعہ کیا ہے

گزشتہ چند سالوں میں مسلمان اس قانون کے لفظوں کی اُپَج کرتے رہے ہیں اور انھوں نے اصلی مدعا کو خبط کر دیا ہے، کسی شیخ الاسلام یا مجتہد کے فتوے کی اندھی تقلید کرنا یا کسی قانون کے معمولی سے اختلاف یا اجتہاد میں مبالغہ کرنا الغرض اس قسم کی تمام کاہلیّت کو قرآن نے بہت مذموم قرار دیا ہے

مسٹر موصوف نے مسلمانانِ لندن کے رُو بہ رُو 'اللہ کی بادشاہی' پر تقریر کرتے ہوے فرمایا:

''قرآن کے جس اعجاز کو خود محمد(ﷺ) نے اکثر اپنے ہی مقصد کے ثبوت کے طور پر پیش کیا حقیقت میں ایک معجزہ ہی معلوم ہوتا ہے، اس لیے کہ محمد(ﷺ) اگرچہ تہذیب یافتہ تھے مگر اُمّی تھے اور اس امر میں شک کی کویی معقول وجہ موجود نہیں کہ اس عجیب و غریب فصاحت کا ایک بڑا حصہ آں حضرت(ﷺ) کے عالمِ بے ہوشی میں نازل ہوا...... اس کتاب کی سی کویی اور کتاب صفحۂ عالم پر موجود نہیں، یہ کتاب فی الواقع عجوبۂ رُوزگار ہے''

قرآن ایک بیّن معجزہ ہے

الکس لوازون ایک مشہور فرانسیسی فلاسفر اپنے ایک درس میں فرماتے ہیں:

''قرآن جس کو اللہ نے محمد(ﷺ) کے دل پر انسان کی رہ نُمائی کے لیے نازل کیا بے شک ایک

Marfat.com

قرآن میں تمام آداب واصول حکمت وفلسفہ موجود ھیں

موسیو سیدیو جوفرانس کا ایک مشہور ومعروف مستشرق ھے خلاصہ تاریخ العرب (صفحات ۵۹،۶۳،۶۴) میں لکھتا ھے:

''قرآن ایک واجبُ التعظیم کتاب ھے جس نے بتایا ھے کہ اللہ کے حقوق بندوں پر کیا ھیں اور بندوں کے حقوق اور تعلقات اللہ سے کس قسم کے ھونے چاھییں، اس میں فلسفہ اور اخلاق کی ہر قسم کی باتیں مذکور ھیں فضل و کمال، عیب و نقصان، حقیقتِ اشیا، عبادت و اطاعت، گنہ و معصیت.. غرض کہ کوئی بات ایسی نھیں جس کا جامع قرآن نہ ھو واقعات کے اعتبار سے اس کی آیتیں رسول اللہ (ﷺ) پر اترتی رھیں اور یھی ایک چیز تھی جس نے سارے عرب میں قومیت پیدا کی، جنگ جُو قبایل میں اتحاد واتفاق کی بنیاد ڈالی اور دنیا میں ایک عالم گیر رابطہ پیدا کیا ..

''وہ آداب واصول جو فلسفہ وحکمت پر قایم ھیں جن کی بنیاد عدل وانصاف پر ھے جو دنیا کو بھلائی اور احسان کی تعلیم دیتے ھیں، ان میں سے ایک جز بھی ایسا نھیں جو قرآن میں نہ ھو، وہ اعتدال و میانہ روی کا سیدھا راستہ دکھاتا ھے گم رہی سے بچاتا ھے اخلاقی کم زوریوں کی تاریکی سے باھر نکال کر فضایل کی روشنی میں لاتا ھے اور انسانی زندگی کے نقایص کو کمالات سے بدل دیتا ھے......

اِسلام کو جولوگ وحشیانہ مذھب کہتے ھیں، ان کے تاریک ضمیر ھونے کی بڑی دلیل یھ ھے کہ قرآن کی ان صریح آیتوں کو بالکل نھیں دیکھتے جن کے اثر سے عرب کی تمام بری اور معیوب عادتیں جو مدت ہاے دراز سے سارے مُلک میں رایج تھیں مٹ گییں مثلاً بدلہ لینا، خاندانی عداوت کی پابندی وکینہ وری، جور و تعدّی کا اظہار جس کا رواج پہلے بھی یورپ میں تھا اور اب بھی ھے جو ڈویل کی صورت اختیار کیے ھوے ھے دختر کشی وغیرہ یھ ساری مذموم رسوم قرآن نے مٹادیں ''

قرآن قطعی طور پر ایک عملی مذھب پیش کرتا ھے

ڈڈلی رایٹ ایک مشہور مسیحی مُصنّف کہتا ھے:

''حضرت محمد (ﷺ) کے عہد میں ایک فرقہ حضرت مریمؑ کی پرستش بہ طور اللہ کے کرتا تھا دوسرا اپنی قایم کردہ تثلیث میں انھیں عزت کی جگھ دیتا تھا ایک اور فرقے کے نزدیک یسوع مسیح اللہ کا بیٹا نھیں بل کہ اللہ تھا جو انسانی شکل میں ظہور پزیر ھوا تھا کیی اور فرقے بھی تھے ایک فرقہ باوجود عیسای ھونے کے اور حضرت عیسیٰؑ کو محض ایک انسان سمجھنے کے یھودی قانون کا معترف اور یھودی رسوم کا

Marfat.com

روشن اور پُر حکمت کتاب ھے، اس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجایش نھیں کہ وہ سچا نبی، صدیق اور اس اللہ کا جوہر ایک کام کو پورا کرنے کی طاقت رکھتا ھے فرستادہ تھا بل کہ وہ ایک ایسا عظیم الشان اور جلیل القدر نبی تھا جس نے بہ ارادہ الٰہی اِسلام جیسے عالم گیر مذہب کی بنیاد رکھی اور اسے کتم عدم سے عالم وجود میں لانے کی توفیق پای، اس کے پیرووں کی تعداد تیں کرور (بل کہ چالیس کرور) سے بڑھ گیی جنھوں نے سلطنت روما کو اپنے گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کر دیا اور اربابِ ضلالت کی جڑوں کو اپنے فتح مند نیزوں کی نوک وں سے کاٹ ڈالا، یھاں تک کہ ان کے ذکر سے مشرق و مغرب کی مقتدر طاقتیں کانپ اٹھیں ''

یھی محقق اپنی کتاب ' لایف آف محمد (ﷺ) ' میں لکھتا ھے :

'' محمد (ﷺ) نے باوجودیھ کہ وہ اُمّی تھا اور لکھ پڑھ نہ سکتا تھا ایک ھی وقت میں تین عظیم مقاصد یعنی قومیت، دیانت اور شہنشاہیت کی بنیاد ڈالی، اس کے علاوہ ایک ایسی کتاب دنیا کے پیش کی جو بلاغت کا ایک زبردست نشان، شریعت کا واجب العمل دستور اور دین وعبادات کا قابل اذعان فرمان ھے یھ وہ مقدس کتاب ھے جو اس وقت تمام دنیا کے ۱/۶ حصہ میں معتبر اور مسلّم سمجھی جاتی ھے، اس کی انشا وحکمت کو ایک بیّن معجزہ مانا جاتا ھے اور خود اس کے مخاطب نے بھی اسے بہ طور اعجاز پیش کیا ھے ''

ایک اور جگھ فرماتے ھیں:

'' جدید علمی انکشافات میں یا ان مسائل میں جن کو ھم نے اپنے علم کے زور سے حل کیا ھے یا ھُوز وہ زیر تحقیق ونظر ھیں، کویی ایسی بات نھیں جو تعلیمات قرآنی کے مخالف ھو ھم عیسای وں نے عیسایت کو علم وسائنس کے ھم آہنگ وھم نشیں بنانے میں اب تک جتنی کوششیں کی ھیں اِسلام وقرآن میں یھ سب کچھ پھلے ھی موجود ھے اور پوری طرح موجود ھے ''

Marfat.com

پابند تھا

اس ابتری وانتشار کی حالت میں حضرت محمد (ﷺ) کے ذریعے اللہ کا کلام نازل ھوا جس نے انسان کو اللہ کی کامل اطاعت سکھای رسول اللہ (ﷺ) کا مقصد اس بت پرستی کو مٹا کر جو قوموں میں رایج تھی لوگوں کو اللہ کی صحیح پرستش کی طرف مایل کرنا، توحید کامل کا پھیلانا اور کفار کو نورِ حق سے آگہ کرنا تھا

ایک قادر مطلق اللہ کا یقین، دین اِسلام کا ایک اہم ترین ابتدای اصول ھے، ایسا اللہ ھم تمام دیوتاوں اور بُتوں سے بالاتر ھے رب العالمین ھے اور اس نے کسی کو جنا ھے نہ اس سے کوی پیدا ھوا اور نہ اس کا کوی شریک ھے، اللہ کی وحدانیت ایک ایسا مسئلہ ھے جس کو قرآن اور علم بردارانِ قرآن خاص اہمیت دیتے ھیں

اِسلام میں یقین اور عقیدے کے لفظ علم وعمل دونو کو حاوی ھیں، اِسلامی عقاید محض رٹ لینے کے لیے نھیں، بل کہ انسانی زندگی کے روحانی واخلاقی دونو پہلووں کا دار و مدار انھی عقاید پر ھے

اِسلام قطعی طور پر ایک عملی مذھب ھے جو باوجود اپنی پابندی اور سختی کے تمام ازمنہ اور تمام اقوام کی ضروریات سے مطابقت رکھتا ھے اور انسان کو اس قابل بناتا ھے کہ وہ ان فرایض کو بہ وجہ احسن ادا کرے جو اللہ اور اللہ کی مخلوق کے متعلق اس کے ذمے ھیں

قرآن کے بغیر دنیا کا امن وامان قایم نھیں رہ سکتا

نام ور فرنچ مستشرق موسیو گاستن کار نے فرانس کے مشہور اخبار 'فگارو' میں ایک نہایت دل چسپ سلسلۂ مضامین ۱۳۳۰ ہجری میں شروع کیا جس کا عنوان تھا "کیا اِسلام دنیا سے معدوم ھوگیا تو امن وامان قایم رہ سکے گا" اس کا ترجمہ اُسی زمانہ میں بیروت کے مشہور اخبار 'البلاغ' (مطبوعہ ۱۳: صفر ۱۳۴۰) نے شایع کیا جس کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ھے

"یہ ایک کھلی ھوی صاف اور واضح بات ھے کہ اِسلام حقیقت میں ایک طرح کا اجتماعی مذھب (سوشل رلی جیَن) ھے جس کو دنیا کی ۲/۳ حصہ آبادی دینِ حق تسلیم کرتی ھے اور گویا دنیا کی ہستی اس مذھب کی بقاو ہستی پر منحصر ھے ہمیں معلوم ھے کہ اس عاقلانہ مذھب کے قانون (قرآن کریم) میں وہ تمام فواید ومصالح موجود ھیں جن سے زمانہ حال کا تمدن بنا ھے اور جو گویا اِسلام ھی کے امتزاج عناصر کا نتیجہ ھے، اس حیرت انگیز ساین ٹفک مذھب (اِسلام) نے دنیا کی عمرانی ترقی کے لیے ہر قسم کے بنیادی وسایل و ذرایع یورپ کو بہم پھنچاتے ھیں گو ھم میں کوی شخص بھی اس کی فضیلت کا اعتراف نہ کرے اور اس کے احسان کا رہینِ منت نہ ھو، مگر امرِ واقع یھی ھے"

Marfat.com

قرآن میں تمام آداب واصول حکمت وفلسفہ موجود ھیں

موسیو سیدیو جو فرانس کا ایک مشہور ومعروف مستشرق ھے خلاصہ تاریخ العرب (صفحات ۵۹،۶۳،۶۴) میں لکھتا ھے:

''قرآن ایک واجب التعظیم کتاب ھے جس نے بتایا ھے کہ اللہ کے حقوق بندوں پر کیا ھیں اور بندوں کے حقوق اور تعلقات اللہ سے کس قسم کے ھونے چاھییں، اس میں فلسفہ اور اخلاق کی ہر قسم کی باتیں مذکور ھیں فضل وکمال، عیب ونقصان، حقیقتِ اشیا، عبادت واطاعت، گنہ ومعصیت.. غرض کہ کوئی بات ایسی نھیں جس کا جامع قرآن نہ ھو واقعات کے اعتبار سے اس کی آیتیں رسول اللہ (ﷺ) پر اترتی رھیں اور یھی ایک چیز تھی جس نے سارے عرب میں قومیت پیدا کی، جنگ جو قبایل میں اتحاد واتفاق کی بنیاد ڈالی اور دنیا میں ایک عالم گیر رابطہ پیدا کیا ..

''وہ آداب واصول جو فلسفہ وحکمت پر قایم ھیں جن کی بنیاد عدل وانصاف پر ھے جو دنیا کو بھلائی اور احسان کی تعلیم دیتے ھیں، ان میں سے ایک جز بھی ایسا نھیں جو قرآن میں نہ ھو، وہ اعتدال و میانہ روی کا سیدھا راستہ دکھاتا ھے گم رہی سے بچاتا ھے اخلاقی کم زوریوں کی تاریکی سے باھر نکال کر فضایل کی روشنی میں لاتا ھے اور انسانی زندگی کے نقایص کو کمالات سے بدل دیتا ھے......

اِسلام کو جو لوگ وحشیانہ مذہب کہتے ھیں، ان کے تاریک ضمیر ھونے کی بڑی دلیل یھ ھے کہ قرآن کی ان صریح آیتوں کو بالکل نھیں دیکھتے جن کے اثر سے عرب کی تمام بری اور معیوب عادتیں جو مدت ہاے دراز سے سارے مُلک میں رایج تھیں مٹ گییں مثلاً بدلہ لینا، خاندانی عداوت کی پابندی وکینہ وری، جور وتعدّی کا اظھار جس کا رواج پہلے بھی یورپ میں تھا اور اب بھی ھے جو ڈویل کی صورت اختیار کیے ھوے ھے دختر کشی وغیرہ یھ ساری مذموم رسوم قرآن نے مٹادیں''

قرآن قطعی طور پر ایک عملی مذہب پیش کرتا ھے

ڈڈلی رایٹ ایک مشھور مسیحی مُصنّف کہتا ھے:

''حضرت محمد (ﷺ) کے عہد میں ایک فرقہ حضرت مریمؑ کی پرستش بہ طور اللہ کے کرتا تھا دوسرا اپنی قایم کردہ تثلیث میں انھیں عزت کی جگھ دیتا تھا ایک اور فرقے کے نزدیک یسوع مسیح اللہ کا بیٹا نھیں بل کہ اللہ تھا جو انسانی شکل میں ظھور پزیر ھوا تھا کیی اور فرقے بھی تھے ایک فرقہ باوجود عیسای ھونے کے اور حضرت عیسیٰؑ کو محض ایک انسان سمجھنے کے یھودی قانون کا معترف اور یھودی رسوم کا

Marfat.com

اپنے مضمون میں مستشرق موصوف سوال کرتا ھے کہ ''رُوے زمین سے اگر اسلام مٹ گیا مسلمان نیست و نابود ھو گیے، قرآن کی حکومت جاتی رھی تو کِیا یہ سب ھوھوا کر دنیا میں امن و امان قایم رہ سکے گا ''اور پھر خود ھی جواب دیتا ھے کہ ''نھیں ہرگز نھیں''

قرآن احکامِ حفظِ صحّت کے لحاظ سے تمام کتُبِ سماوی میں ممیّز ھے

نام ور جرمن فاضل اور مستشرق جوایکم دی بولف جرمنی کے مشہور علمی رسالے 'دی ہایف' بابت ۱۹۱۳ء میں 'اِسلام کے واجبات وفرایض حفظِ صحت' پر بحث کرتے ھوے لکھتے ھیں:

''میں اس وقت اِسلام کے اس خاص پہلو پر بحث کرنا چاھتا ھوں جس پر اس وقت تک شاید کسی یورپین نے غور نھیں کِیا، یہ پہلو ان احکام وقوانین سے تعلق رکھتا ھے جو قرآن کریم نے حفظِ صحت اور تن درستی کے متعلق اپنے ماننے والوں پر فرض کیے ھیں میں نہایت وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ھوں کہ رُوے زمین کی تمام کتُبِ سماوی میں قرآن کو اس لحاظ سے خاص امتیاز حاصل ھے اگر ھم ان شان دار مگر سادہ واجبات وفرایض حفظِ صحت پر غور کریں، جو قرآن کریم میں مذکور ھوے ھیں اور پھر اس امر پر غور کریں کہ ان کی پابندی کرنے والوں کو جنت الفردوس کے مستحق قرار دینے میں اس کی کیا حکمت ھے تو ھم پر روشن ھو جاے گا کہ اگر یہ صحیفۂ آسمانی اور کلامِ ربّانی ساکنانِ ایشیا کو نہ ملتا تو ایشیا کا ساوبا آفریں خطۂ زمین یورپ کے حق میں اور بھی بلاخیز ھوتا، اِسلام نے صفای، طہارت اور پاک بازی کی صاف وصریح ہدایات نافذ کر کے جراثیم ہلاکت کو مہلک صدمہ پہنچایا ھے ''

قرآن عالمِ انسانی کے لیے بہ ترین رہ بر ھے

رُوس کا مشہور فلاسفر کاونٹ لیوٹالسٹای اپنی بلند پایہ تصنیف 'دی لایٹ آف رلی جیَن' (The Light of Religion) میں لکھتا ھے:

''قرآن مسلمانوں کی ایک مذہبی کتاب ھے جس کی نسبت ان کا خیال ھے کہ اس کو اللہ نے نازل کِیا ھے، یہ کتاب عالمِ انسانی کی رہ نُمای کے لیے ایک بہ ترین رہ بر ھے، اس میں تہذیب ھے شایستگی ھے، تمدّن ھے، معاشرت ھے اور اخلاق کی اصلاح کے لیے ہدایت ھے اگر صرف یہ کتاب دنیا کے سامنے ھوتی اور کوی ری فارمر (مصلح) پیدا نہ ھوتا تو یہ عالمِ انسانی کی رہ نُمای کے لیے کافی تھی، ان فایدوں کے ساتھ ھی جب ھم اس بات پر غور کرتے ھیں کہ یہ کتاب ایسے وقت میں دنیا کے سامنے پیش کی گیی تھی جب کہ ہر طرف آتشِ فساد کے شرارے بلند تھے خوں خواری اور

Marfat.com

پابند تھا

اس ابتری وانتشار کی حالت میں حضرت محمد (ﷺ) کے ذریعے اللہ کا کلام نازل ھوا جس نے انسان کو اللہ کی کامل اطاعت سکھای رسول اللہ (ﷺ) کا مقصد اس بت پرستی کو مٹا کر جو قوموں میں رایج تھی لوگوں کو اللہ کی صحیح پرستش کی طرف مایل کرنا، توحید کامل کا پھیلانا اور کفار کو نورِ حق سے آگہ کرنا تھا

ایک قادر مطلق اللہ کا یقین، دین اِسلام کا ایک اہم ترین ابتدای اصول ھے، ایسا اللہ ھم تمام دیوتاوں اور بُتوں سے بالاتر ھے رب العالمین ھے اور اس نے کسی کو جنا ھے نہ اس سے کوی پیدا ھوا اور نہ اس کا کوی شریک ھے، اللہ کی وحدانیت ایک ایسا مسئلہ ھے جس کو قرآن اور علم بردارانِ قرآن خاص اہمیت دیتے ھیں

اِسلام میں یقین اور عقیدے کے لفظ علم وعمل دونو کو حاوی ھیں، اِسلامی عقاید محض رٹ لینے کے لیے نھیں، بل کہ انسانی زندگی کے روحانی واخلاقی دونو پہلووں کا دار و مدار انھی عقاید پر ھے

اِسلام قطعی طور پر ایک عملی مذہب ھے جو باوجود اپنی پابندی اور سختی کے تمام ازمنہ اور تمام اقوام کی ضروریات سے مطابقت رکھتا ھے اور انسان کو اس قابل بناتا ھے کہ وہ ان فرایض کو بہ وجہِ احسن ادا کرے جو اللہ اور اللہ کی مخلوق کے متعلق اس کے ذمے ھیں

قرآن کے بغیر دنیا کا امن وامان قایم نھیں رہ سکتا

نام ور فرنچ مستشرق موسیو گاسٹن کارنے فرانس کے مشہور اخبار 'فگارو' میں ایک نہایت دل چسپ سلسلۂ مضامین ۱۳۳۰ ہجری میں شروع کِیا جس کا عنوان تھا ''کیا اِسلام دنیا سے معدوم ھوگیا تو امن وامان قایم رہ سکے گا ''اس کا ترجمہ اُسی زمانہ میں بیروت کے مشہور اخبار 'البلاغ' (مطبوعہ ۱۳: صفر ۱۳۴۰) نے شایع کِیا جس کا اقتباس ذیل میں درج کِیا جاتا ھے

''یھ ایک کھلی ھوی صاف اور واضح بات ھے کہ اِسلام حقیقت میں ایک طرح کا اجتماعی مذہب (سوشل رلی جیَن) ھے جس کو دنیا کی ۲/۳ حصہ آبادی دینِ حق تسلیم کرتی ھے اور گویا دنیا کی ھستی اس مذہب کی بقاو ھستی پر منحصر ھے ھمیں معلوم ھے کہ اس عاقلانہ مذہب کے قانون (قرآن کریم) میں وہ تمام فواید ومصالح موجود ھیں جن سے زمانہ حال کا تمدّن بنا ھے اور جو گویا اِسلام ھی کے امتزاج عناصر کا نتیجہ ھے، اس حیرت انگیز ساین ٹفک مذہب (اِسلام) نے دنیا کی عمرانی ترقی کے لیے ہر قسم کے بنیادی وسایل و ذرایع یورپ کو بہم پھنچاتے ھیں گو ھم میں کوی شخص بھی اس کی فضیلت کا اعتراف نہ کرے اور اس کے احسان کا رہینِ منّت نہ ھو، مگر امرِ واقع یھی ھے ''

Marfat.com

ڈاکازنی کی تحریک جاری تھی، فحش باتوں سے بالکل پرہیز نہ کیا جاتا تھا اور اس کتاب نے ان گم رہ وں کا خاتمہ کیا تو ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی (ص ۱۴۸)

قرآن کے ذریعے انسان بہ یک وقت رُوحانی اور دُنیوی ترقی کرسکتا ہے

پروفیسر ہربرٹ وائل جو یورپ کا ایک نکتہ ور مؤرخ ہے اپنی کتاب ’اے لکچر آن اِسلام‘ میں لکھتا ہے:

قرآن جو اخلاقی ہدایت وں اور دانائی کی بات وں سے بھرا ہوا ہے ایسے وقت میں دنیا کے سامنے پیش ہوا جب کہ ہر طرف جہالت کی تاریکی چھائی ہوئی تھی زمین پر کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں نیکی وں کا رواج ہو اور کوئی جماعت ایسی نہ تھی جو سیدھی رہ پر چلتی ہو قرآن نے عالمِ انسانیت کی زبردست اصلاح کی اور وحشی وں کو انسان کامل بنادیا جن لوگ وں نے اس کے مطالب پر غور کیا ہے، وہ خوب سمجھتے ہیں کہ وہ ایک مکمّل قانون ہدایت ہے، انسانی زندگی کی کوئی سی شاخ لے لیجیے ناممکن ہے کہ اس شعبہ میں اس کی تعلیم رہ نُمائی نہ کرتی ہو میرا خیال ہے کہ اگر اس کی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو ایک سمجھ دار آدمی بہ یک وقت دُنیوی اور رُوحانی ترقی حاصل کرسکتا ہے اور اگر اُن اخلاق کو لیجیے جو شرف انسانیت ہیں، مثلاً راست بازی، پرہیز گاری، رحم و کرم عفت و عصمت، تو قرآن میں ان سب کے متعلّق ہدایتیں موجود ہیں اور اگر اُن اخلاق کو لیجیے جن کا تعلق دُنیوی ترقی سے ہے، مثلاً محنت و مشقت، عزم و استقلال اور جرأت و شجاعت تو ان ہدایت وں سے بھی قرآن معمور ہے بہ ہر کیف یہ ایک حیرت انگیز قانونِ ہدایت ہے (ص ۱۵۴)

قرآن غایت درجے کی مؤثّر اخلاقی نصائح کا مجموعہ ہے

چیمبرس ان سائی کلوپی ڈیا میں ’محمدن ازم‘ کے زیرِعنوان لکھا ہے:

”مذہب اِسلام کا وہ حصہ بھی جس سے اس کے بانی کی طبعیت صاف صاف معلوم ہوتی ہے نہایت کامل اور غایت درجہ کا موثر ہے اس سے ہماری مراد اس کی اخلاقی نصیحتیں ہیں، یہ نصیحتیں کسی ایک یا دو یا تین سورت وں میں مجتمع نہیں ہیں بل کہ اِسلام کی عالی شان عمارت (قرآن مجید) میں سلسلۃ المذاہب کے مانند ملی جلی ہیں ناانصافی، دروغ گوئی، غرور، انتقام، غیبت، استہزا، طمع، فضول خرچی، حرام کاری خیانت اور بدگمانی کی سخت مذمت کی گیی ہے اور ان کو قبیح اور خلاف مذہب بتایا ہے اور بہ مقابلہ ان کے خیر اندیش، فیض رسانی، پاک دامنی حیا، بُردباری، صبر، تحمّل، کفایت شعاری، سچائی، راست بازی، عالی ہمتی، صلح پسندی، حق دوستی اور سب پر بالا توکل بر خدا اور انقیاد امرِ الٰہی کو سچی

Marfat.com

اپنے مضمون میں مستشرق موصوف سوال کرتا ھے کہ ''رُوے زمین سے اگر اسلام مٹ گیا مسلمان نیست و نابود ھو گیے، قرآن کی حکومت جاتی رھی تو کیا یہ سب ھو ھوا کر دنیا میں امن و امان قایم رہ سکے گا ''اور پھر خود ھی جواب دیتا ھے کہ ''نھیں ہر گز نھیں ''

قرآن احکامِ حفظِ صحّت کے لحاظ سے تمام کُتُبِ سماوی میں ممیز ھے

نام ور جرمن فاضل اور مستشرق جوا یکم دی بولف جرمنی کے مشہور علمی رسالے 'دی ہایف' بابت ۱۹۱۳ء میں 'اِسلام کے واجبات و فرایض حفظِ صحت' پر بحث کرتے ھوے لکھتے ھیں:

''میں اس وقت اِسلام کے اس خاص پہلو پر بحث کرنا چاھتا ھوں جس پر اس وقت تک شاید کسی یورپین نے غور نھیں کیا، یہ پہلو ان احکام و قوانین سے تعلق رکھتا ھے جو قرآن کریم نے حفظِ صحت اور تن درستی کے متعلّق اپنے ماننے والوں پر فرض کیے ھیں میں نہایت وثوق کے ساتھ کہ سکتا ھوں کہ رُوے زمین کی تمام کُتُبِ سماوی میں قرآن کو اس لحاظ سے خاص امتیاز حاصل ھے اگر ھم ان شان دار مگر سادہ واجبات و فرایض حفظِ صحت پر غور کریں، جو قرآن کریم میں مذکور ھوے ھیں اور پھر اس امر پر غور کریں کہ ان کی پابندی کرنے والوں کو جنت الفردوس کے مستحق قرار دینے میں اس کی کیا حکمت ھے تو ھم پر روشن ھو جاے گا کہ اگر یہ صحیفۂ آسمانی اور کلامِ ربانی ساکنانِ ایشیا کو نہ ملتا تو ایشیا کا سا و با آفریں خطۂ زمین یورپ کے حق میں اور بھی بلا خیز ھوتا، اِسلام نے صفای، طہارت اور پاک بازی کی صاف و صریح ہدایات نافذ کر کے جراثیم ہلاکت کو مہلک صدمہ پھُنچایا ھے ''

قرآن عالمِ انسانی کے لیے بہ ترین رہ بر ھے

رُوس کا مشہور فلاسفر کاؤنٹ لیو ٹالسٹای اپنی بلند پایہ تصنیف 'دی لایٹ آف رلی جَین' (The Light of Religion) میں لکھتا ھے:

''قرآن مسلمانوں کی ایک مذہبی کتاب ھے جس کی نسبت ان کا خیال ھے کہ اس کو اللّٰہ نے نازل کیا ھے، یہ کتاب عالم انسانی کی رہ نُمای کے لیے ایک بہ ترین رہ بر ھے، اس میں تہذیب ھے شایستگی ھے، تمدّن ھے، معاشرت ھے اور اخلاق کی اصلاح کے لیے ہدایت ھے اگر صرف یہ کتاب دنیا کے سامنے ھوتی اور کوی ری فارمر (مصلح) پیدا نہ ھوتا تو یہ عالمِ انسانی کی رہ نُمای کے لیے کافی تھی، ان فایدوں کے ساتھ ھی جب ھم اس بات پر غور کرتے ھیں کہ یہ کتاب ایسے وقت میں دنیا کے سامنے پیش کی گیی تھی جب کہ ہر طرف آتشِ فساد کے شرارے بلند تھے خوں خواری اور

Marfat.com

ایمان داری کی اصل و بنیاد اور مومن صادق کا اصلی نشان قرار دیا ہے “

قرآن زندہ و پُر زور جوشِ ایمان پیدا کرتا ہے

فرانس کا نام ور مستشرق ڈاکٹر گستاولی بان کہتا ہے:

قرآن جو مسلمانوں کی مقدس کتاب ہے، نہ صرف ان کا مذہبی دستور العمل ہے بل کہ ان کا ملکی و معاشری دستور العمل بھی یہی کتاب ہے، تمام مذاہبِ عالم میں یہ فخر اسلام ہی کو حاصل ہے کہ اس نے (قرآن کے ذریعے سے) پہلے پہل وحدانیت خالص و محض کی اشاعت دنیا میں کی جس نے ان تمام قوموں کو جو مصریوں کے سلاطین قسطنطنیہ کے وقت سے عیسائی چلی آتی تھیں، دعوت نبی دیتے کے ساتھ ہی مسلمان ہو جانے پر آمادہ کر دیا حال آں کہ ایسی کوئی مثال کسی قوم کی خواہ وہ فاتح ہو یا مفتوح موجود نہیں جس نے کبھی دین عیسوی قبول کیا ہو کسی مذہبی کتاب کے فوایدِ عامّہ کا اندازہ کرتے وقت یہ نہیں دیکھنا چاہیے کہ اس میں فلسفی خیالات کیسے ہیں [کیوں کہ یہ عموماً بہت ہی کم زور ہوا کرتے ہیں] بل کہ یہ دیکھنا چاہیے کہ جن اعتقادات دینی کی تعلیم اس کتاب میں کی گیی ہے، انھوں نے دنیا میں کیا اثر پیدا کیا؟ جس وقت اسلام کو اس نظر سے دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام قلوب میں اس قسم کا زندہ و پُر جوش ایمان پیدا کر دیتا ہے کہ پھر اس میں مطلقاً شک و تذب ذُب کی گنجایش نہیں رہتی “

قرآن ایک قانونِ فطرت ہے

سر ولیم میور نے عمر بھر میں اپنی ساری قُوّت حمایت تثلیث اور مخالفتِ اسلام میں صرف کر دی تھی اور اگرچہ تعصب نے اسے پیغم برِ اسلام (ﷺ) کی رسالت اور قرآن کریم کے اعجاز کا اعتراف نہیں کرنے دیا لیکن صداقت کی طاقت دیکھیے کہ انجام کار اس کی خوبیوں کا کم و بیش اقرار طوعاً و کرہاً اسے بھی کرنا پڑا، وہ لکھتا ہے کہ ” قرآن میں فطرت اور کاینات سے بہُت سے دلایل اخذ کیے گیے ہیں جن سے مقصود اللّٰہ کو اعلاترین ہستی ثابت کرنا اور بنی نوعِ انسان کو اس کی اطاعت و شکر گزاری پر متوجّہ کرنا ہے، اس میں عالمِ آخرت میں حسنات و سیآت کا اجر نیکی اور بدی سے بچنے کی ضرورت، مخلوق پر عبادتِ خالق کی فرضیّت اور اس کے خوش گوار نتایج وغیرہ نہایت فصیح اور مؤثر زباں میں مسطور ہیں اور اکثر مواقع میں حقیقی شاعری کی شان پیدا ہو گیی ہے، اسی طرح قیامت کے اعتقاد کی معقولیت بڑے پُر زور دلایل سے ثابت کی گیی ہے اور بالخصوص اس کے ثبوت میں اس زمین کی

Marfat.com

ڈاکا زنی کی تحریک جاری تھی، فحش باتوں سے بالکل پرہیز نہ کیا جاتا تھا اور اس کتاب نے ان گم رہ وں کا خاتمہ کیا تو ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی (ص ۱۴۸)

قرآن کے ذریعے انسان بہ یک وقت رُوحانی اور دُنیوی ترقی کرسکتا ہے

پروفیسر ہربرٹ وایل جو یورپ کا ایک نکتہ ور مؤرّخ ہے اپنی کتاب 'اے لکچر آن اِسلام' میں لکھتا ہے:

قرآن جو اخلاقی ہدایت وں اور دانائی کی بات وں سے بھرا ہوا ہے ایسے وقت میں دنیا کے سامنے پیش ہوا جب کہ ہر طرف جہالت کی تاریکی چھائی ہوئی تھی زمین پر کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں نیکی وں کا رواج ہو اور کوئی جماعت ایسی نہ تھی جو سیدھی رہ پر چلتی ہو قرآن نے عالمِ انسانیت کی زبردست اصلاح کی اور وحشی وں کو انسان کامل بنادیا جن لوگ وں نے اس کے مطالب پر غور کیا ہے، وہ خوب سمجھتے ہیں کہ وہ ایک مکمّل قانون ہدایت ہے، انسانی زندگی کی کوئی سی شاخ لے لیجیے ناممکن ہے کہ اس شعبہ میں اس کی تعلیم رہ نُمائی نہ کرتی ہو میرا خیال ہے کہ اگر اس کی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو ایک سمجھ دار آدمی بہ یک وقت دُنیوی اور رُوحانی ترقی حاصل کرسکتا ہے اور اگر اُن اخلاق کو لیجیے جو شرف انسانیت ہیں، مثلاً راست بازی، پرہیزگاری، رحم و کرم عفت و عصمت، تو قرآن میں ان سب کے متعلّق ہدایتیں موجود ہیں اور اگر اُن اخلاق کو لیجیے جن کا تعلق دُنیوی ترقی سے ہے، مثلاً محنت و مشقت، عزم و استقلال اور جرأت و شجاعت تو ان ہدایت وں سے بھی قرآن معمور ہے بہ ہرکیف یہ ایک حیرت انگیز قانونِ ہدایت ہے (ص ۱۵۳)

قرآن غایت درجے کی مؤثر اخلاقی نصائح کا مجموعہ ہے

جیمز برس ان سائی کلوپی ڈیا میں 'محمدن ازم' کے زیرعنوان لکھا ہے:

"مذہب اِسلام کا وہ حصہ بھی جس سے اس کے بانی کی طبیعت صاف صاف معلوم ہوتی ہے نہایت کامل اور غایت درجہ کا موثر ہے اس سے ہماری مراد اس کی اخلاقی نصیحتیں ہیں، یہ نصیحتیں کسی ایک یا دو یا تین سورت وں میں مجتمع نہیں ہیں بل کہ اِسلام کی عالی شان عمارت (قرآن مجید) میں سلسلۃ المذاہب کے مانند ملی جلی ہیں ناانصافی، دروغ گوئی، غرور، انتقام، غیبت، استہزا، طمع، فضول خرچی، حرام کاری خیانت اور بدگمانی کی سخت مذمت کی گیی ہے اور ان کو قبیح اور خلاف مذہب بتایا ہے اور بہ مقابلہ ان کے خیر اندیش، فیض رسانی، پاک دامنی حیا، بُردباری، صبر، تحمّل، کفایت شعاری، سچائی، راست بازی، عالی ہمتی، صلح پسندی، حق دوستی اور سب پر بالا توکل بر خدا اور انقیاد امرِ الٰہی کو سچی

Marfat.com

نظیر پیش کی ھے جو مدّت مدید سے ویران اور خشک پڑی ھو، مگر یک بہ یک کثرت سے مینھ برسے اور اس میں زندگی و سرسبزی کے نہایت خوش گوار آثار پیدا ھو جایں ''

قرآن: مردہ عقل اور علم کو زندہ کرتا ھے

محقق عمانویل ڈی اش (اسرائیلی) کوارٹرلی روِیو جلد ۱۲۷ شمارہ: ۲۵۴ میں زیرِ عنوان 'اِسلام' تحریر فرماتے ھیں:

''ھم اس عجیب کتاب کی ماہیت کی طرف متوجّہ ھوتے ھیں جس کی اعانت سے عرب وں نے سکندرِ اعظم کے جہاں سے بڑا جہاں اور روم کی سلطنت سے وسیع تر سلطنت فتح کر لی اور جس قدر زمانہ کہ روم کو فتوحات حاصل کرنے میں درکار ھوا تھا، اس کا دس واں حصہ بھی ان کو نہ لگا، ایسی کتاب جس کی اعانت سے جملہ بنی سام میں صرف عرب لوگ ھی بہ حیثیت سلاطین یورپ میں آے تھے جھاں کہ اہل فنیقیا تاجروں کی حیثیت سے اور یھود پنہ گیروں یا قیدی وں کی طرح آے تھے، یھی عرب لوگ مع ان پنہ گیروں کے (قرآن کی مدد سے) یورپ کو انسانیت کی روشنی دکھانے کے واسطے نمودار ھوے تھے، یھی لوگ جب کہ تاریکی محیط ھو رھی تھی یونان کی مردہ عقل اور علم کو زندہ کرنے اور اہل مغرب اور اہل مشرق کو فلسفہ، طب، ہیئت اور نظم لکھنے کا خوش نُما اور دل چسپ فن سکھانے کے لیے آے اور علومِ جدیدہ کے بانی مبانی ھوے ''

ایک دوسری جگھ فرماتے ھیں:

''یھ تبادُل [کلام کا ایک حالت سے دوسری حالت کو بدل جانا] جو مثل برق کے تیز و طرار ھیں قرآن کی نہایت عظیم الشان سحر بیانی وں میں سے ھیں ''

قرآن زیادہ ترقی کا ذریعہ ھو سکتا ھے

پروفیسر ٹی ڈبلیو آرنلڈ اپنی کتاب 'پری چنگ آف اِسلام' (دعوتِ اِسلام) [ص ۳۷۹، ۳۸۱] میں افریقا کے ابتدای مدارس کا ذکر کرتے ھوے لکھتے ھیں:

''ان مدرسوں میں اگر صرف قرآن پڑھایا جاتا ھے تو وھ بھی ترقی کا کچھ کم ذریعہ نھیں کیوں کہ وھ زیادہ ترقی کا ذریعہ ھو سکتا ھے، عربی زباں کی تحصیل کا ایک یھ فایدہ بھی ھوا کہ افریقا کے سرداروں کی بہ جاے اس کے کہ وھ محض اپنی راے سے حکومت کریں، انتظامِ سلطنت کے لیے ایک ضابطہ اور دستور العمل مل گیا اور یھ ایسی تبدیلی تھی جس سے ان کی تہذیب میں ترقی ھوی تجارت اور صنعت بڑھ گی

Marfat.com

ایمان داری کی اصل و بنیاد اور مومن صادق کا اصلی نشان قرار دیا ہے ''

قرآن زندہ و پُر زور جوشِ ایمان پیدا کرتا ہے

فرانس کا نام ور مستشرق ڈاکٹر گستاولی بان کہتا ہے:

قرآن جو مسلمانوں کی مقدس کتاب ہے، نہ صرف ان کا مذہبی دستور العمل ہے بل کہ ان کا ملکی و معاشری دستور العمل بھی یہی کتاب ہے، تمام مذاہبِ عالم میں یہ فخر اِسلام ہی کو حاصل ہے کہ اس نے (قرآن کے ذریعے سے) پہلے پہل وحدانیت خالص و محض کی اشاعت دنیا میں کی جس نے ان تمام قوموں کو جو مصریوں کے سلاطین قسطن طنیہ کے وقت سے عیسای چلی آتی تھیں، دعوت نبی دینے کے ساتھ ہی مسلمان ہو جانے پر آمادہ کر دیا حال آں کہ ایسی کوئی مثال کسی قوم کی خواہ وہ فاتح ہو یا مفتوح موجود نہیں جس نے کبھی دین عیسوی قبول کیا ہو کسی مذہبی کتاب کے فوایدِ عامّہ کا اندازہ کرتے وقت یہ نہیں دیکھنا چاہیے کہ اس میں فلسفی خیالات کیسے ہیں [کیوں کہ یہ عموماً بہت ہی کم زور ہوا کرتے ہیں] بل کہ یہ دیکھنا چاہیے کہ جن اعتقادات دینی کی تعلیم اس کتاب میں کی گیی ہے، انھوں نے دنیا میں کیا اثر پیدا کیا؟ جس وقت اِسلام کو اس نظر سے دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اِسلام قلوب میں اس قسم کا زندہ و پُر جوش ایمان پیدا کر دیتا ہے کہ پھر اس میں مطلقاً شک و تذب ذُب کی گنجایش نہیں رہتی ''

قرآن ایک قانونِ فطرت ہے

سرولیم میور نے عمر بھر میں اپنی ساری قُوّت حمایت تثلیث اور مخالفتِ اِسلام میں صرف کر دی تھی اور اگرچہ تعصب نے اسے پیغمبرِ اِسلام (ﷺ) کی رسالت اور قرآن کریم کے اعجاز کا اعتراف نہیں کرنے دیا لیکن صداقت کی طاقت دیکھیے کہ انجام کار اس کی خوبیوں کا کم و بیش اقرار طوعاً و کرہاً اسے بھی کرنا پڑا، وہ لکھتا ہے کہ ''قرآن میں فطرت اور کاینات سے بہت سے دلایل اخذ کیے گیے ہیں جن سے مقصود اللّٰہ کو اعلاترین ہستی ثابت کرنا اور بنی نوعِ انسان کو اس کی اطاعت و شکر گزاری پر متوجّہ کرنا ہے، اس میں عالمِ آخرت میں حسنات و سیآت کا اجر نیکی اور بدی سے بچنے کی ضرورت، مخلوق پر عبادتِ خالق کی فرضیّت اور اس کے خوش گوار نتایج وغیرہ نہایت فصیح اور مؤثر زباں میں مسطور ہیں اور اکثر مواقع میں حقیقی شاعری کی شان پیدا ہو گیی ہے، اِسی طرح قیامت کے اعتقاد کی معقولیت بڑے پُر زور دلایل سے ثابت کی گیی ہے اور بالخصوص اس کے ثبوت میں اس زمین کی

Marfat.com

اور اب سوداگری فقط اس بات میں نہ رہی کہ گُوں گوں کی طرح آے اور تجارت کے ابتدائی قاعدوں کے مطابق اشیا کا اشیا سے تبادلہ کر لیا۔ مسلمانوں کی تاثیر اور اِسلام کے طرزِ حکومت سے جو اِس کے ساتھ رائج ہوا افریقیوں کے مُلک میں ایسے بڑے بڑے شہر قایم ہو گیے، کہ جس وقت یورپ کے سیاحوں نے شروع شروع میں ان کا حال لکھا تو یورپ کے لوگوں کو اچھی طرح یقین نہ آیا"

قرآن بے تعصبی و رواداری سکھاتا ھے

مسز سروجنی نائیڈو نے ۲۸ دسمبر ۱۹۱۹ میں مسجد ووکنگ میں جماعت مسلمین کے رُوبہ رُو تقریر کرتے ھوے کہا (اِسلامِک ریویو جنوری ۱۹۲۰)

"محمد (ﷺ) کو جس مذہب کی تبلیغ کے لیے مبعوث کِیا گیا تھا بے تعصبی اُس کا ایک اور عجیب و غریب پہلو تھا، محمد (ﷺ) کے اہلِ وطن نے سسلی پر حکومت کی اور مسیحی سپین پر سات صدیوں سے زاید زمانے تک دادِ جہاں بانی دی، لیکن انھوں نے کسی حالت میں بھی رعایا کے حقِ عبادت و پرستش میں دست اندازی نھیں کی، وہ عیسایت کا احترام اس لیے کرتے تھے کہ قرآن کریم انھیں غیر مسلموں سے رواداری کا برتاو کرنا سکھاتا ھے.. دنیا کے تمام بڑے بڑے مذاہب کم و بیش ایثار علی النفس کی تعلیم دیتے ھیں مگر اِسلام اس بارے میں سب سے آگے ھے بنی نوعِ انسان کی خدمت تعلیمِ اِسلام کا سرمایۂ ناز ھے، اِسی لیے اِسلام نے عالم گیر اخوّت کا اصول دنیا کے رُوبہ رُو پیش کِیا ھے، دنیا اس اصول کی پیروی کرنے سے خوش حال ھو سکتی ھے"

قرآن ایک مصلح اور بِنا گُن قُوّت ھے

ڈاکٹر جان سن جس فضل و کمال کا انسان تھا، وہ کسی تعلیم یافتہ شخص سے پوشیدہ نھیں، قرآن کے متعلق اس کی راے ھے کہ "اگر وہ شعر نھیں اور یہ کہہ سکنا مشکل ھے کہ وہ شعر ھے یا نھیں تو وہ شعر سے بھی کچھ زیادہ ھے نہ وہ تاریخ ھے اور نہ سوانح عمری، وہ پہاڑی وعظ (انجیل کا ایک حصہ) کی طرح مجموعۂ اشعار بھی نھیں، نہ بدھ کی کتاب کے مانند منطقیاتِ مابعد الطبعیات ھیں، نہ فلاطون کی مجلس عقلا و حمقا کے مانند پند و موعظت ھے، وہ ایک پیغمبر کی آواز ھے جو گو اول سے آخر تک سامی ھے تاھم اس کے مطالب ایسے عام اور ایسے مناسبِ وقت ھیں کہ زمانے کی تمام آوازیں طوعاً و کرہاً ان کی متحمل ھو جاتی ھیں، اس کی آوازِ بازگشت محلوں اور ریگستانوں پر شہروں اور سلطنتوں پر یکساں گونجتی ھے جو اول تو اپنے انتخاب کردہ قلوب کو فتح عالم پر آمادہ و مستعد کرتی ھے اور اس کے بعد اپنے کو ایک

Marfat.com

نظیر پیش کی ھے جو مدّت مدید سے ویران اور خشک پڑی ھو، مگر یک بہ یک کثرت سے مینھ برسے اور اس میں زندگی و سرسبزی کے نہایت خوش گوار آثار پیدا ھو جایں "

قرآن: مردہ عقل اور علم کو زندہ کرتا ھے

محقق عمانویل ڈی اش (اسرائیلی) کوارٹرلی رِوِیو جلد ۱۲۷ شمارہ: ۲۵۴ میں زیرِ عنوان 'اِسلام' تحریر فرماتے ھیں:

"ھم اس عجیب کتاب کی ماہیت کی طرف متوجّہ ھوتے ھیں جس کی اعانت سے عرب وں نے سکندرِ اعظم کے جہاں سے بڑا جہاں اور روم کی سلطنت سے وسیع تر سلطنت فتح کرلی اور جس قدر زمانہ کہ روم کو فتوحات حاصل کرنے میں درکار ھوا تھا، اس کا دس واں حصہ بھی ان کو نہ لگا، ایسی کتاب جس کی اعانت سے جملہ بنی سام میں صرف عرب لوگ ھی بہ حیثیت سلاطین یورپ میں آے تھے جہاں کہ اہل فنیقیا تاجروں کی حیثیت سے اور یھود پنہ گیروں یا قیدی وں کی طرح آے تھے، یھی عرب لوگ مع ان پنہ گیروں کے (قرآن کی مدد سے) یورپ کو انسانیت کی روشنی دکھانے کے واسطے نمودار ھوے تھے، یھی لوگ جب کہ تاریکی محیط ھو رھی تھی یونان کی مردہ عقل اور علم کو زندہ کرنے اور اہل مغرب اور اہل مشرق کو فلسفہ، طب، ہیئت اور نظم لکھنے کا خوش نُما اور دل چسپ فن سکھانے کے لیے آے اور علومِ جدیدہ کے بانی مبانی ھوے "

ایک دوسری جگھ فرماتے ھیں:

"یھ تبادُل [کلام کا ایک حالت سے دوسری حالت کو بدل جانا] جو مثل برق کے تیز و طرار ھیں قرآن کی نہایت عظیم الشان سحر بیانی وں میں سے ھیں "

قرآن زیادہ ترقی کا ذریعہ ھوسکتا ھے

پروفیسر ٹی ڈبلیو آرنلڈ اپنی کتاب 'پری چنگ آف اِسلام' (دعوتِ اِسلام) [ص ۳۷۹، ۳۸۱] میں افریقا کے ابتدای مدارس کا ذکر کرتے ھوے لکھتے ھیں:

"ان مدرسوں میں اگر صرف قرآن پڑھایا جاتا ھے تو وھ بھی ترقی کا کچھ کم ذریعہ نھیں کیوں کہ وھ زیادہ ترقی کا ذریعہ ھوسکتا ھے، عربی زباں کی تحصیل کا ایک یھ فایدہ بھی ھوا کہ افریقا کے سرداروں کی بہ جاے اس کے کہ وھ محض اپنی راے سے حکومت کریں، انتظامِ سلطنت کے لیے ایک ضابطہ اور دستور العمل مل گیا اور یھ ایسی تبدیلی تھی جس سے ان کی تہذیب میں ترقی ھوی تجارت اور صنعت بڑھ گیی

Marfat.com

مصلح اور بنا کن قوّت کی شکل میں یوں مجتمع کرتی ھے کہ یونان اور ایشیا کی ساری موجود روشنی عیسای یورپ کی گراں بار تاریکی میں اس وقت سے نفوذ کرتی ھے جب کہ عیسایت محض شب ہاے تاریک کی ملکہ تھی "

قرآن ایک تخیل نھیں بل کہ مستقل لایحۂ عمل ھے

ڈاکٹر رام داس (رشید الدین خاں) ایم اے، پی ایچ ڈی، سابق پرنسپل سناتن دھرم کالج لاھور و پرنس آف ویلز کالج جموں نے مسجد شاھی لاھور میں اپنے قبولِ اسلام کا بھرے مجمع میں اعلان کرتے ھوے کہا:

"قرآن حکیم ھی ایک مکمّل دستور العمل ھے جو مختلف فرایض کے ہر دایرے میں انسان کی پوری پوری رہ نُمای کرتا ھے اُپن شدوں، گیتا اور قرآن حکیم میں مطابقت کے کیی پہلو موجود ھیں گیتا کی دعوت کا منتہا یھ ھے کہ انسان کے بناے ھوے تمام مذاھب کو ترک کر کے صرف اللّٰہ برتر و توانا کے دامن میں پنہ لی جاے، یھ حقیقت میں 'الاِسلام' کے اس نورِ ہدایت کی پہلی جھلک ھے جس کی اتمام و تکمیل کی تمام منزلیں قرآنِ حکیم میں پوری ھویں قرآن حکیم کے نزدیک 'الاِسلام' (یعنی اپنے آپ کو رضا و احکامِ الٰہی کے حوالے کرنا محض ایک تخیل نھیں بل کہ زندگی کا مستقل لایحۂ عمل ھے قرآن حکیم کی دایمی تقدیس کا یھ سب سے بڑا نشان ھے کہ اس نے عملی زندگی کو مرکز و مرجع بنایا اور دوسری چیزوں کو اس کے تابع رکھا تعصّبات کا دور ختم ھو چکا ھے، آو ھم پھر اس مقدس کتاب یعنی قرآنِ حکیم کی طرف متوجّہ ھوں، اس کے سوا کویی چارۂ کار نھیں کہ ھم اس سرچشمۂ ہدایت سے روشنی اور امداد طلب کریں اور ھمارا مقصد یھ ھونا چاھیے کہ اس کے حقیقی اور زندہ پیغام تک پھُنچیں بنی نوعِ انسان کی تکمیل اور اعلا ترین فلاح اور کام یابی اِسی میں مضمر ھے 'الاِسلام' کسی ایک گروہِ انسانی کا مذھب نھیں بل کہ ساری کاینات اِنسانیت کا مذھب ھے "

قرآن کی بہ دولت علمِ نحو کی تدوین ھوی اور دُختر کُشی موقوف ھوی

پروفیسر رینلڈ اے نکلسن ایم اے فارسی لک چرار کیم برج یونی ورسٹی دفیلو ٹرنٹی کالج اپنی مشھور تالیف 'تاریخ ادبیات عرب' (لٹریری ھسٹری آف دی عربس) میں لکھتے ھیں:

"عربی ساری دنیاے اِسلام کی متبرّک زباں بن گیی اور یھ یقینی طور پر قرآن کا اعجاز تھا، قرآن نے عربی زباں و ادبیات پر تحیّر خیز اثر ڈالا، متنِ قرآن کو تحریف سے بچانے اور اس کی نا قابلِ فہم آیات کی تشریح و توضیح کے لیے مسلمانوں نے نحو اور لغت نویسی ایجاد کی اور زمانہ ما قبل اِسلام کے ادبیات و

Marfat.com

اور اب سوداگری فقط اس بات میں نہ رہی کہ گوں گوں کی طرح آے اور تجارت کے ابتدائی قاعدوں کے مطابق اشیا کا اشیا سے تبادلہ کرلیا۔ مسلمانوں کی تاثیر اور اسلام کے طرزِ حکومت سے جو اس کے ساتھ رائج ہوا افریقیوں کے مُلک میں ایسے بڑے بڑے شہر قایم ہوگیے، کہ جس وقت یورپ کے سیاحوں نے شروع شروع میں ان کا حال لکھا تو یورپ کے لوگوں کو اچھی طرح یقین نہ آیا“

قرآن بے تعصبی و رواداری سکھاتا ہے

مسز سروجنی نائیڈو نے ۲۸ دسمبر ۱۹۱۹ میں مسجد ووکنگ میں جماعت مسلمین کے رُوبہ رُو تقریر کرتے ہوے کہا (اسلامک رویو جنوری ۱۹۲۰)

”محمد (ﷺ) کو جس مذہب کی تبلیغ کے لیے مبعوث کیا گیا تھا بے تعصبی اُس کا ایک اور عجیب وغریب پہلو تھا، محمد (ﷺ) کے اہل وطن نے سسلی پر حکومت کی اور مسیحی سپین پر سات صدیوں سے زاید زمانے تک دادِ جہاں بانی دی، لیکن انھوں نے کسی حالت میں بھی رعایا کے حقِ عبادت و پرستش میں دست اندازی نھیں کی، وہ عیسایت کا احترام اس لیے کرتے تھے کہ قرآن کریم انھیں غیر مسلموں سے رواداری کا برتاو کرنا سکھاتا ہے۔۔ دنیا کے تمام بڑے بڑے مذاہب کم وبیش ایثار علی النفس کی تعلیم دیتے ھیں مگر اسلام اس بارے میں سب سے آگے ہے بنی نوعِ انسان کی خدمت تعلیمِ اسلام کا سرمایۂ ناز ہے، اِسی لیے اِسلام نے عالم گیر اُخوّت کا اصول دنیا کے رُوبہ رُو پیش کیا ہے، دنیا اس اصول کی پیروی کرنے سے خوش حال ہوسکتی ہے“

قرآن ایک مصلح اور بِنا کُن قوّت ہے

ڈاکٹر جان سن جس فضل وکمال کا انسان تھا، وہ کسی تعلیم یافتہ شخص سے پوشیدہ نھیں، قرآن کے متعلّق اس کی راے ہے کہ ”اگر وہ شعر نھیں اور یہ کہ سکنا مشکل ہے کہ وہ شعر ہے یا نھیں تو وہ شعر سے بھی کچھ زیادہ ہے نہ وہ تاریخ ہے اور نہ سوانح عمری، وہ پہاڑی وعظ (انجیل کا ایک حصہ) کی طرح مجموعۂ اشعار بھی نھیں، نہ بدھ کی کتاب کے مانند منطقیاتِ مابعد الطبعیات ھیں، نہ فلاطون کی مجلس عقلا وحمقا کے مانند پند وموعظت ہے، وہ ایک پیغمبر کی آواز ہے جو گواول سے آخر تک سامی ہے تاہم اس کے مطالب ایسے عام اور ایسے مناسب وقت ھیں کہ زمانے کی تمام آوازیں طوعاً وکرہاً ان کی متحمل ہوجاتی ھیں، اس کی آوازِ بازگشت محلوں اور ریگستانوں پر شہروں اور سلطنتوں پر یکساں گونجتی ہے جو اول تو اپنے انتخاب کردہ قلوب کو فتح عالم پر آمادہ ومستعد کرتی ہے اور اس کے بعد اپنے کو ایک

Marfat.com

روایات کو جمع کر کے ان کو ہلاکت سے بچا لیا [دیباچہ تاریخ ادبیاتِ عرب ص ۲۳،۲۴]

''قرآن کو ہر مسلمان طالب العلم جب وہ سکول میں داخل ہوتا ہے پڑھتا ہے، اسے روزانہ نمازوں میں دُھراتا ہے اور اس طرح قرآن کا اثر ایک مسلمان کی زندگی پر اس درجہ ہوتا ہے کہ ایک معمولی عیسائی اس کو محسوس نہیں کر سکتا'' (دیباچہ ص ۲۵) (تاریخ ادبیاتِ عرب ص ۹۱):

''اِسلام نے اس قسم کے توحُّش (دُختر کُشی) کا خاتمہ کر دیا جس کی قرآن نے صریح ممانعت کی ہے''

قرآن کی تعلیمات نے دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا

پارسی جماعت کے مایہ ناز لیڈر سر فیروز شا مھتا ایم اے مدیر 'جامِ جمشید' اپنی مشہور تصنیف 'مذہب کی روشنی' میں تحریر فرماتے ہیں:

قرآن مسلمانوں کی ایک مذہبی کتاب ہے، اس کتاب کو عزت و احترام کا جو درجہ حاصل ہے، وہ شاید کسی کتاب کو حاصل نہیں، یہ ایسے وقت میں دنیا کے سامنے پیش کی گئی جب ہر طرف ایک ہولناک تاریکی چھائی ہوئی تھی اور ہر طرف ظلم و ستم کا طوفان برپا تھا

عرب جہاں حضرت محمد (ﷺ) پیدا ہوئے اور جہاں اس کتاب کی سب سے پہلے اشاعت ہوئی، ساری دنیا سے زیادہ خراب حالت میں تھا، وہاں کوئی باضابطہ حکومت نہ تھی، وہاں کے باشندے درندوں کی طرح معمولی باتوں پر لڑتے تھے اور یہ لڑائیاں صدیوں تک جاری رہتی تھیں بت پرستی اور ڈاکا زنی عرب کے باشندوں کا دلچسپ مشغلہ تھا اور ان کی فطرت اس قدر مردہ ہو گئی تھی کہ وہ اپنی سیاہ کاریوں پر فخر کرتے تھے یورپ جسے آج اپنی ترقی پر ناز ہے، وہ بھی نہایت ذلیل حالت میں تھا، اس کے ہر گوشہ میں جہالت کی حکمرانی تھی اور اخلاقی قوانین درہم برہم ہو گیے تھے اور وہاں نسلِ انسانی کا کوئی شرف باقی نہیں رہا تھا ان حالات میں ہدایت کا سورج چمکا، حضرت محمد (ﷺ) نے قرآن کو دنیا کے سامنے پیش کیا، اس کی عام فہم تعلیمات نے دنیا میں انقلاب بپا کر دیا اور انصاف اور تہذیب کی روشنی پھیل گئی (مذہب کی روشنی ص ۱۱۰)

قرآن کی تعلیم دینی و دُنیوی ترقیوں کا سرچشمہ ہے

مسٹر ایچ ایس لیڈر نے اپنے درس کے دوران میں جو 'عربوں کا احسان تمدن پر' کے عنوان سے اورینٹل لٹریری سرکل لندن میں دیا، فرمایا:

''ذرا ایک نظر ان اصولوں کو دیکھیں، جو عربوں کو اس وقت پیش نظر تھے جب کہ وہ ایک فاتح قوم

Marfat.com

مصلح اور بنا کن قوت کی شکل میں یوں مجتمع کرتی ھے کہ یونان اور ایشیا کی ساری موجود روشنی عیسائی یورپ کی گراں بار تاریکی میں اس وقت سے نفوذ کرتی ھے جب کہ عیسائیت محض شب ھائے تاریک کی ملکہ تھی ''

قرآن ایک تخیل نھیں بل کہ مستقل لائحہ عمل ھے

ڈاکٹر رام داس (رشید الدین خاں) ایم اے، پی ایچ ڈی، سابق پرنسپل سناتن دھرم کالج لاھور و پرنس آف ویلز کالج جموں نے مسجد شاھی لاھور میں اپنے قبولِ اسلام کا بھرے مجمع میں اعلان کرتے ھوے کہا:

''قرآن حکیم ھی ایک مکمل دستور العمل ھے جو مختلف فرایض کے ھر دایرے میں انسان کی پوری پوری رہ نمائی کرتا ھے اُپن شدوں، گیتا اور قرآن حکیم میں مطابقت کے کئی پہلو موجود ھیں گیتا کی دعوت کا منتہا یہ ھے کہ انسان کے بنائے ھوے تمام مذاھب کو ترک کر کے صرف اللہ برتر و توانا کے دامن میں پناہ لی جائے، یہ حقیقت میں 'الاسلام' کے اس نورِ ہدایت کی پہلی جھلک ھے جس کی اتمام و تکمیل کی تمام منزلیں قرآنِ حکیم میں پوری ھوئیں قرآن حکیم کے نزدیک 'الاسلام' (یعنی اپنے آپ کو رضا و احکامِ الٰہی کے حوالے کرنا محض ایک تخیل نھیں بل کہ زندگی کا مستقل لائحہ عمل ھے قرآن حکیم کی دائمی تقدیس کا یہ سب سے بڑا نشان ھے کہ اس نے عملی زندگی کو مرکز و مرجع بنایا اور دوسری چیزوں کو اس کے تابع رکھا تعصبات کا دور ختم ھو چکا ھے، آؤ ھم پھر اس مقدس کتاب یعنی قرآنِ حکیم کی طرف متوجہ ھوں، اس کے سوا کوئی چارۂ کار نھیں کہ ھم اس سرچشمۂ ہدایت سے روشنی اور امداد طلب کریں اور ھمارا مقصد یہ ھونا چاھیے کہ اس کے حقیقی اور زندہ پیغام تک پُھنچیں بنی نوعِ انسان کی تکمیل اور اعلا ترین فلاح اور کام یابی اِسی میں مضمر ھے 'الاسلام' کسی ایک گروہِ انسانی کا مذھب نھیں بل کہ ساری کائناتِ انسانیت کا مذھب ھے ''

قرآن کی بہ دولت علمِ نحو کی تدوین ھوی اور دُختر کُشی موقوف ھوی

پروفیسر رینلڈ اے نکلسن ایم اے فارسی لک چرار کیمبرج یونی ورسٹی دفیلو ٹرنٹی کالج اپنی مشہور تالیف 'تاریخ ادبیاتِ عرب' (لٹریری ھسٹری آف دی عربس) میں لکھتے ھیں:

''عربی ساری دنیائے اسلام کی متبرک زباں بن گئی اور یہ یقینی طور پر قرآن کا اعجاز تھا، قرآن نے عربی زباں و ادبیات پر تحیّر خیز اثر ڈالا، متنِ قرآن کو تحریف سے بچانے اور اس کی نا قابلِ فہم آیات کی تشریح و توضیح کے لیے مسلمانوں نے نحو اور لغت نویسی ایجاد کی اور زمانہ ما قبلِ اسلام کے ادبیات و

Marfat.com

کی حیثیت سے گزر کر ایک امن و ترقی بخش قوم کی شان اختیار کرنے لگے تھے تو اس کے لیے ھمیں قرآن وحدیث کی جانب رجوع کرنا ھوگا "

"ان (مسلمانوں) کے بچوں کی تعلیم قرآن کی تعلیم سے شروع ھوتی تھی جو ان کے نزدیک تمام دینی و دُنیوی ترقیوں کا سرچشمہ تھی، تعلیمِ قرآن سے ان کے یہاں فلسفہ وحکمت کے مدارس پیدا ھوے اور ان مدارس نے بڑھ کر جامعہ کی شکل اختیار کی، اِسی کا نتیجہ تھا کہ وسط افریقا جو اس برِاعظم کا دُور افتادہ ترین حصہ ھے جس کو اس بیس ویں صدی کی روشنی کے زمانے میں تاریک برِاعظم کہا جاتا ھے، وہ ترقی کے اعتبار سے اپنے عہد کی بڑی سے بڑی یورپین سلطنت سے بہ تر تھا "

قرآن نے ایک مخصوص نظامِ تہذیب وتمدن پیدا کیا

مسٹر ای ڈی ماریل نے ۱۹۱۲ء میں 'رایل سوسایٹی آف آرٹس' میں ایک درس 'شمالی نایجیریا' پر دیا تھا، اس میں موصوف نے کہا تھا:

"اس قُوّت اور طاقت سے اغماض کرنا بے سود ھے جس نے بہ ہیئتِ مجموعی ان قوموں کے معیار کو بھت اعلا وارفع بنا دیا ھے جن میں کہ اِسلام جڑ پکڑ کر نشو ونُما پا رھا ھے، وہ افریقا کے حبشیوں کے دلوں میں تہذیب وشایستگی کی روح پھونکنے سِول گورنمنٹ کا نظام اور حدودِ عدالت کے قایم کرنے میں بڑا معاون ثابت ھوا ھے، اس نے ان میں ایک ایسا نظامِ تہذیب وتمدن پیدا کیا ھے جو ان اقطاع میں مفقود ھے جھاں ابھی تک اِسلام کی روشنی نھیں پھُنچی لوگوں کے فواید واغراض کے لیے یہ نہایت ضروری ھے کہ حکومت برتانیا اس کو قایم رکھ کر اس کے مضبوط وطاقت ور بنانے کی کوشش کرے "اِسلام کی قُوّت اور طاقت کی بِنا قرآن ھے، قرآن ھی پیروانِ ملتِ بیضا کا قانونِ اساسی ھے، وھی دستور العمل ھے اور وھی ان کے حقوق کی دستاویز ھے "

قرآن کی یہ دولت صدیوں کی گم رہی لمحوں میں کافور ھوگیی

پنڈت شان تارام بی اے پروفیسر اندرا کالج مبے اپنی گراں قدر تصنیف 'حضرت محمد (ﷺ) صاحب کا جی ون چرِتر' میں لکھتے ھیں:

"میں نے کیی سال تک اس پر غور کیا کہ آخر اِسلام نے کیوں ایسی حیرت انگریز ترقی حاصل کی اور کن اسباب کے ماتحت قرآن کو ایسی شہرت اور کام یابی حاصل ھوی، آخر میں نے اس کے انگریزی ترجمے کو پڑھا تو میں اس نتیجے پر پھُنچا کہ اس کی تعلیمات نہایت آسان عام فہم اور انسان کی فطرت

Marfat.com

روایات کو جمع کر کے ان کو ہلاکت سے بچالیا [دیباچہ تاریخ ادبیاتِ عرب ص ۲۳،۲۴]

''قرآن کو ہر مسلمان طالب العلم جب وہ سکول میں داخل ہوتا ہے پڑھتا ہے، اسے روزانہ نمازوں میں دُہراتا ہے اور اس طرح قرآن کا اثر ایک مسلمان کی زندگی پر اس درجہ ہوتا ہے کہ ایک معمولی عیسائی اس کو محسوس نہیں کر سکتا'' (دیباچہ ص ۲۵) (تاریخ ادبیاتِ عرب ص ۹۱):

''اِسلام نے اس قسم کے توحُّش (دُختر کُشی) کا خاتمہ کر دیا جس کی قرآن نے صریح ممانعت کی ہے''

قرآن کی تعلیمات نے دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا

پارسی جماعت کے مایہ ناز لیڈر سر فیروز شاہ مہتا ایم اے مدیر 'جامِ جمشید' اپنی مشہور تصنیف 'مذہب کی روشنی' میں تحریر فرماتے ہیں:

قرآن مسلمانوں کی ایک مذہبی کتاب ہے، اس کتاب کو عزت و احترام کا جو درجہ حاصل ہے، وہ شاید کسی کتاب کو حاصل نہیں، یہ ایسے وقت میں دنیا کے سامنے پیش کی گئی جب ہر طرف ایک ہولناک تاریکی چھائی ہوئی تھی اور ہر طرف ظلم و ستم کا طوفان برپا تھا

عرب جہاں حضرت محمد (ﷺ) پیدا ہوئے اور جہاں اس کتاب کی سب سے پہلے اشاعت ہوئی، ساری دنیا سے زیادہ خراب حالت میں تھا، وہاں کوئی باضابطہ حکومت نہ تھی، وہاں کے باشندے درندوں کی طرح معمولی باتوں پر لڑتے تھے اور یہ لڑائیاں صدیوں تک جاری رہتی تھیں بت پرستی اور ڈاکا زنی عرب کے باشندوں کا دل چسپ مشغلہ تھا اور ان کی فطرت اس قدر مردہ ہو گئی تھی کہ وہ اپنی سیاہ کاریوں پر فخر کرتے تھے یورپ جسے آج اپنی ترقی پر ناز ہے، وہ بھی نہایت ذلیل حالت میں تھا، اس کے ہر گوشہ میں جہالت کی حکم رانی تھی اور اخلاقی قوانین درہم برہم ہو گیے تھے اور وہاں نسلِ انسانی کا کوئی شرف باقی نہیں رہا تھا ان حالات میں ہدایت کا سورج چمکا، حضرت محمد (ﷺ) نے قرآن کو دنیا کے سامنے پیش کیا، اس کی عام فہم تعلیمات نے دنیا میں انقلاب بپا کر دیا اور انصاف اور تہذیب کی روشنی پھیل گئی (مذہب کی روشنی ص ۱۱۰)

قرآن کی تعلیم دینی و دُنیوی ترقیوں کا سر چشمہ ہے

مسٹر ایچ ایس لیڈر نے اپنے درس کے دوران میں جو 'عربوں کا احسان تمدن پر' کے عنوان سے اورینٹل لٹریری سرکل لندن میں دیا، فرمایا:

''ذرا ایک نظر ان اصولوں کو دیکھیں، جو عربوں کو اس وقت پیش نظر تھے جب کہ وہ ایک فاتح قوم

Marfat.com

کے مطابق ھیں ایک ھٹ دھرم بھی اس کی تعلیمات میں کوئی ایسا عیب نھیں بتلا سکتا جو انسانی تہذیب کے معیار سے گرا ھوا ھو..

قرآن نے عرب کے ان جاہلوں کی زبردست اصلاح کی جو کسی کا پیامِ ہدایت سننا پسند نھیں کرتے تھے، اس نے ایسے دل کش انداز میں ہدایت کا پیام دیا کہ صدیوں کی گم رہی چند لمحوں میں کافور ھوگئی، وھی جاہل عرب جو ذرا ذرا سی بات پر اپنے بھائیوں کا خون جھایا کرتے تھے، امن و عافیت کے علم بردار بن گیے: یہ حیرت انگیز کام یابی ھے" (ص ۱۴۸)

قرآن کو سُن کر انسان بے اختیار سجدے میں گر پڑتا ھے

جان جاک ریسک مشہور جرمن فلاسفر جس نے مقاماتِ حریری تاریخ ابوالفدای اور معلقہ طرفہ وغیرہ عربی تصنیفات کا لاطینی میں ترجمہ کیا اور ان پر حواشی لکھے، لکھتا ھے:

"بعض لوگ تھوڑی سی عربی سیکھ کر قرآن کا تمسخر اڑاتے ھیں، اگر انھیں اپنی خوش نصیبی سے کبھی یہ موقع حاصل ھوتا ھے کہ آں حضرت (ﷺ) اپنی فصیح زباں اور موثر لہجہ میں قرآن کی کوئی سورۃ پڑھ رھے ھیں جس کا دلوں پر بجلی کا اثر ھوتا ھے اور جب کسی آیت کے متعلق یہ احتمال ھوتا ھے کہ سامعین اس کے حقیقی مفہوم تک رسائی حاصل نھیں کرسکیں گے تو اپنی "معجز نما قوتِ بیاں سے اس کی توضیح فرمادیتے ھیں تو یقیناً یہ شخص بے اختیار سجدہ میں گر پڑتا اور سب سے پہلی آواز اس کے منھ سے یہ نکلتی کہ پیارے نبی، پیارے رسول اللہ! علیک الصلوٰۃ والسلام میرا ھات پکڑ لیجیے اور مجھے اپنے پیرووں میں شامل کرنے کی عزت اور افتخار سے مشرّف کرنے میں دریغ نہ فرمایے"

قرآن معبودِ باطل کی طرف سے پھیر کر اللہ واحد کی طرف لاتا ھے

تھیوڈور نول ڈیکی اپنی مشہور تالیف 'جیشش دیس قرآنس' Geschichte des Qoranus (۱۹۱۸ء کے ص ۵۶) میں لکھتا ھے:

"سورہ مکّیہ میں محمد (ﷺ) کا مقصدِ اُولا صرف یہ ھے کہ لوگوں کو ترغیب و تحریک کے ذریعے معبودانِ باطل سے پھیر کر ایک اللہ کی طرف لایا جاے، گفت گو کا مطمحِ نظر خواہ کچھ ھی کیوں نہ ھو اس کی تہ میں حقیقتاً یھی خیال مخفی ھوتا ھے، لیکن اپنے سامعین کو منطقی دلایل سے قایل کرنے کی بہ جاے ان کے دلوں پر قوتِ تخیل کے واسطہ سے اثر ڈالنے کے لیے ہمیشہ فصاحت و بلاغت کا استعمال کرتا ھے، اسی مقصد کو پیشِ نظر رکھ کر وہ اللہ کی تقدیس کرتا، قلم رَوِ قدرت اور دنیاے تاریخ میں اس کی مرصع

Marfat.com

کی حیثیت سے گزر کر ایک امن و ترقی بخش قوم کی شان اختیار کرنے لگے تھے تو اس کے لیے ھمیں قرآن و حدیث کی جانب رجوع کرنا ھوگا "

"ان (مسلمانوں) کے بچوں کی تعلیم قرآن کی تعلیم سے شروع ھوتی تھی جو ان کے نزدیک تمام دینی و دُنیوی ترقیوں کا سرچشمہ تھی، تعلیمِ قرآن سے ان کے یھاں فلسفہ و حکمت کے مدارس پیدا ھوے اور ان مدارس نے بڑھ کر جامعہ کی شکل اختیار کی، اِسی کا نتیجہ تھا کہ وسط افریقا جو اس برِّاعظم کا دُور افتادہ ترین حصہ ھے جس کو اس بیسویں صدی کی روشنی کے زمانے میں تاریک برِّاعظم کہا جاتا ھے، وہ ترقی کے اعتبار سے اپنے عہد کی بڑی سے بڑی یورپین سلطنت سے بہ تر تھا "

قرآن نے ایک مخصوص نظام تہذیب و تمدن پیدا کیا

مسٹر ای ڈی ماریل نے ۱۹۱۲ء میں 'رایل سوسایٹی آف آرٹس' میں ایک درس 'شمالی نائجیریا' پر دیا تھا، اس میں موصوف نے کہا تھا:

"اس قوّت اور طاقت سے اغماض کرنا بے سود ھے جس نے بہ ہیئتِ مجموعی ان قوموں کے معیار کو بھت اعلا و ارفع بنا دیا ھے جن میں کہ اِسلام جڑ پکڑ کر نشو و نما پا رھا ھے، وہ افریقا کے حبشیوں کے دلوں میں تہذیب و شایستگی کی روح پھونکنے سِول گورنمنٹ کا نظام اور حدودِ عدالت کے قایم کرنے مین بڑا معاون ثابت ھوا ھے، اس نے ان میں ایک ایسا نظام تہذیب و تمدن پیدا کیا ھے جو ان اقطاع میں مفقود ھے جھاں ابھی تک اِسلام کی روشنی نھیں پھنچی لوگوں کے فواید و اغراض کے لیے یھ نہایت ضروری ھے کہ حکومت برطانیا اس کو قایم رکھ کر اس کے مضبوط و طاقت ور بنانے کی کوشش کرے "

"اِسلام کی قُوّت اور طاقت کی بِنا قرآن ھے، قرآن ھی پیروانِ ملتِ بیضا کا قانونِ اساسی ھے، وھی دستور العمل ھے اور وھی ان کے حقوق کی دستاویز ھے "

قرآن کی یہ دولت صدیوں کی گم رہی لمحوں میں کافور ھوگیی

پنڈت شان تا رام بی اے پروفیسر اندرا کالج ممبے اپنی گراں قدر تصنیف 'حضرت محمد (ﷺ) صاحب کا جی ون چرتر' میں لکھتے ھیں:

"میں نے کیی سال تک اس پر غور کیا کہ آخر اِسلام نے کیوں ایسی حیرت انگریز ترقی حاصل کی اور کن اسباب کے ماتحت قرآن کو ایسی شہرت اور کام یابی حاصل ھوی، آخر میں نے اس کے انگریزی ترجمے کو پڑھا تو میں اس نتیجے پر پھنچا کہ اس کی تعلیمات نہایت آسان عام فہم اور انسان کی فطرت

Marfat.com

کاری وں کے تذکار سے کام لیتا اور دوسری طرف اصنام کی کم زوری کا مضحکہ اڑاتا ھے دین داروں کی ہمیشہ ہمیشہ رھنے والی مسرت وں اور گنہ گاروں کی تکلیف وں کے حالات خصوصیت سے اھم ھیں، یھی باتیں بالخصوص مؤخر الذکر ھی تبلیغ اِسلام کے زبردست ترین اسباب سمجھنے چاھییں" ص ۷۸ میں لکھتا ھے:

"قرآن کی سب سے شان دار سورتیں وہ ھیں جن میں روزِ حشر کی آمد کی خبر سن کر مادرِ قدرت کا لرزہ بر اندام ھونا بیان کیا گیا ھے ایسا معلوم ھوتا ھے گویا ھم زمین کو ابھرتے اور پھولتے ھوے پہاڑوں کو گرد و غبار میں تبدیل ھوتے اور ستاروں کو انتہا درجہ کی بے ترتیبی کے ساتھ منتشر و پراگندا ھوتے ھوے اپنی آنکھوں سے دیکھتے ھیں"

قرآن سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ھے

یھی مستشرق 'اِن سای کلو پی ڈیا برتانی کا' (طبع نہم) کی جلد ۱۶ کے ص ۵۹۷ میں لکھتا ھے:

"قرآن مجید اِسلام کی بنیاد ھے اور یہ کروروں انسان وں کی مقدس کتاب ھے جن میں سے بعض تہذیبِ قدیم کی یادگار قوم یں بھی ھیں: عبادات میں، درس گہ وں میں اور دوسرے طریق وں پر قرآن کی تلاوت بے نظیر وسعت کے ساتھ کی جاتی ھے نمونتاً بایبل کو لیجیے عیسای ممالک میں جتنی اس کی اشاعت ھے، اس سے کہیں زیادہ اِسلامی ممالک میں قرآنِ حمید کو قبولیت حاصل ھے غرض قرآن حمید الہامی کتاب وں میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ھے"

قرآن ھر زمانے میں، ھر سلطنت، ھر جماعت اور ھر متنفس کی رہ نُمای کرتا ھے

مسٹر سٹین لی لین پول اپنے مقدمہ 'منتخبات القرآن' میں لکھتے ھیں:

"مدنی سورتیں خاص طور پر دل چسپ ھیں بالخصوص اس لیے کہ ان میں وہ قوانین مسطور ھیں جنھوں نے ھر ایک اِسلامی سلطنت کی رہ بری ھر ایک سوسایٹی کی اصلاح، اور پیغم برِ اِسلام (ﷺ) کے زمانہ سے لے کر اس وقت تک تمام اقطاعِ عالم میں ھر ایک مسلم اور مسلمہ کے چھوٹے سے چھوٹے افعال و اعمال کی رہ نُمای کی ھے قرآن کا وہ حصہ جس میں مدنی آیات ھیں اگر اس پر بہ حیثیت ایک مذھبی دستور العمل اور ایک ضابطہ اخلاق کے نظر ڈالی جاے تو وہ اِسلام کے لیے قرآن کا اہم ترین حصہ قرار پاتا ھے سب سے اوّل جو وحی مکہ میں نازل ھوی اِس میں وہ سب کچھ موجود ھے جو ایک عظیم و جلیل مذھب میں ھونا چاھیے اور جو ایک انسان بزرگ میں خالص ترین صورت میں موجود تھا"

Marfat.com

کے مطابق ھیں ایک ھٹ دھرم بھی اس کی تعلیمات میں کوئی ایسا عیب نھیں بتلا سکتا جو انسانی تہذیب کے معیار سے گرا ھوا ھو۔

قرآن نے عرب کے ان جاہلوں کی زبردست اصلاح کی جو کسی کا پیام ہدایت سننا پسند نھیں کرتے تھے، اس نے ایسے دل کش انداز میں ہدایت کا پیام دیا کہ صدیوں کی گم رہی چند لمحوں میں کافور ھوگئی، وھی جاہل عرب جو ذرا ذرا سی بات پر اپنے بھائیوں کا خون بہایا کرتے تھے، امن و عافیت کے علم بردار بن گیے۔ یہ حیرت انگیز کام یابی ھے"(ص ۱۴۸)

قرآن کو سُن کر انسان بے اختیار سجدے میں گر پڑتا ھے

جان جاک ریسک مشھور جرمن فلاسفر جس نے مقاماتِ حریری تاریخ ابوالفدا ای اور معلقہ طرفہ وغیرہ عربی تصنیفات کا لاطینی میں ترجمہ کیا اور ان پر حواشی لکھے، لکھتا ھے:

"بعض لوگ تھوڑی سی عربی سیکھ کر قرآن کا تمسخر اڑاتے ھیں، اگر انھیں اپنی خوش نصیبی سے کبھی یہ موقع حاصل ھوتا ھے کہ آں حضرت (ﷺ) اپنی فصیح زباں اور موثر لہجہ میں قرآن کی کوئی سورۃ پڑھ رھے ھیں جس کا دِلوں پر بجلی کا اثر ھوتا ھے اور جب کسی آیت کے متعلق یہ احتمال ھوتا ھے کہ سامعین اس کے حقیقی مفہوم تک رسائی حاصل نھیں کر سکیں گے تو اپنی "معجز نما قوتِ بیاں سے اس کی توضیح فرما دیتے ھیں تو یقیناً یہ شخص بے اختیار سجدہ میں گر پڑتا اور سب سے پہلی آواز اس کے منھ سے یہ نکلتی کہ پیارے نبی، پیارے رسول اللہ! علیک الصلوٰۃ والسّلام میرا ھاتھ پکڑ لیجیے اور مجھے اپنے پیرووں میں شامل کرنے کی عزت اور افتخار سے مشرّف کرنے میں دریغ نہ فرمایے"

قرآن معبودِ باطل کی طرف سے پھیر کر اللہ واحد کی طرف لاتا ھے

تھیوڈور نول ڈیکی اپنی مشھور تالیف 'جیشش دیس قرآنس' Geschichte des Qoranus (۱۹۱۸ء کے ص ۵۶) میں لکھتا ھے:

"سُورہ مکیہ میں محمد (ﷺ) کا مقصدِ اُولا صرف یہ ھے کہ لوگوں کو ترغیب و تحریک کے ذریعے معبودانِ باطل سے پھیر کر ایک اللہ کی طرف لایا جائے، گفت گو کا مطمحِ نظر خواہ کچھ ھی کیوں نہ ھو اس کی تہ میں حقیقتاً یھی خیال مخفی ھوتا ھے، لیکن اپنے سامعین کو منطقی دلایل سے قایل کرنے کی بہ جائے ان کے دلوں پر قوتِ تخیل کے واسطہ سے اثر ڈالنے کے لیے ھمیشہ فصاحت و بلاغت کا استعمال کرتا ھے، اِسی مقصد کو پیش نظر رکھ کر وہ اللہ کی تقدیس کرتا، قلم رَوِ قدرت اور دنیاے تاریخ میں اس کی مرصع

Marfat.com

قرآن نے پوپ کی جابرانہ حکومت مٹادی

یہی مشہورِ آفاق مؤرِخ اسپین کے مسلمانوں کی حیرت انگیز ترقی کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

جب اِسلام قرآن کی نورانی مشعل لے کر دنیا کی ظلمت گہوں کو منور کر رہا تھا: یورپ جہالت، اصنام و توہم پرستی، تعصب اور باہمی اختلافات میں گھرا ہوا تھا لیکن دس ویں صدی اس کی تاریخ میں ایک نیے انقلاب کی داغ بیل ڈالنے والی تھی......اب وہ زمانہ نہیں رہا تھا کہ قرآن سے یورپ نا آشنا ہوتا،اس کی تعلیم آہستہ آہستہ اہل مغرب کے دِلوں سے زنگِ جہالت دور کر رہی تھی قرآن کے مطالعے کا فطری نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طرف تو اِسلام کے اخلاق کا کبھی نہ مٹنے والا نقش ان کے دِل وں پر قایم ہوگیا، دوسری طرف پاپایے روم کی جابرانہ حکومت اور اقتدار کے استیصال کا جذبہ دل میں پیدا ہوگیا سرفروشوں کی کوششیں دولت روما کو نہ صرف سرنگوں کر کے رہیں بل کہ ایک آزاد فرقہ قایم ہوگیا جس کا بانی لوتھر تھا اس نے اتالیا کے جامعتہ العلوم میں تعلیم پای جہاں عربی فلسفہ کی تعلیم دی جاتی تھی"

قرآن نے انسان وں کے اعتقاد اور چلن پر نُمایاں اثر ڈالا ہے

مسٹر جے ٹی بٹانی (ایم اے) اپنی تالیف 'محمد نزم اینڈ رلی جی ینز آف میڈی ٹرینین کنٹریز' (اِسلام اور مذاہبِ مما لک بحیرہ روم) میں لکھتے ہیں:

"قرآن میں اور جو کچھ بھی نقایص ہوں اس میں شک نہیں کہ اس نے عربی کو ایک ادبی زَباں بنا دیا ہے، اس نے بے حد وشمار انسان وں کے اعتقاد اور چلن پر نُمایاں اثر ڈالا ہے اور وہ آج کے دن روز افزوں تعداد افراد انسانی سے تعظیم وانقیاد کا خراج وصول کرتا ہے (ص ۱۱۲) (ص ۱۸۰):

"قرآن کا اثر بہ طور ایک تعلیم دہندہ کے افریقا میں نہایت نُمایاں ثابت ہوا ہے جہاں اس نے منتشر عناصر کو باہم مربوط کرنے ،غور وفکر اور عبادت و پرستش کے لیے ایک مشترک سطح بہم پہنچانے اور بُت پرستی کے خلاف عام مخالفت اور عداوت کا طوفان برپا کرنے کا فرض خاص طور سے انجام دیا ہے"

قرآن سیاست ہاے قدیم وجدید کا گنجینہ ہے

قونصل جنرل جاپان (مقیم مصر) نے بندر سعید کی مسجد میں قرآن کا درس سننے کے بعد علماے کرام کے رُوبہ رُو بیان کیا:

"اگر مسلمانانِ شرق وغرب احکام قرآن کریم کی مضبوطی سے پابندی کریں اور ان پر پورا پورا عمل پیرا ہوجایں تو یہ لازمی اور لابدی ہے کہ وہ حیاتِ دینی وسیاسی اور تمام امورِ اجتماعی کے اندر بہت بڑی

Marfat.com

کاری وں کے تذکار سے کام لیتا اور دوسری طرف اصنام کی کم زوری کا مضحکہ اڑاتا ھے دین داروں کی ہمیشہ رھنے والی مسرت وں اور گنہ گاروں کی تکلیف وں کے حالات خصوصیت سے اھم ھیں، یھی باتیں بالخصوص مؤخر الذکر ھی تبلیغ اسلام کے زبردست ترین اسباب سمجھنے چاھییں " ص ۷۸ میں لکھتا ھے:

"قرآن کی سب سے شان دار سورتیں وہ ھیں جن میں روزِ حشر کی آمد کی خبر سن کر مادرِ قدرت کا لرزہ بر اندام ھونا بیان کیا گیا ھے ایسا معلوم ھوتا ھے گویا ھم زمین کو ابھرتے اور پھولتے ھوے پہاڑوں کو گرد و غبار میں تبدیل ھوتے اور ستاروں کو انتہا درجہ کی بے ترتیبی کے ساتھ منتشر و پراگندا ھوتے ھوے اپنی آنکھوں سے دیکھتے ھیں"

قرآن سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ھے

یھی مستشرق 'ان سای کلوپی ڈیا برتانی کا' (طبع نہم) کی جلد ۱۶ کے ص ۵۹۷ میں لکھتا ھے:

"قرآن مجید اِسلام کی بنیاد ھے اور یہ کروروں انسان وں کی مقدس کتاب ھے جن میں سے بعض تہذیبِ قدیم کی یادگار قومیں بھی ھیں: عبادات میں، درس گہ وں میں اور دوسرے طریق وں پر قرآن کی تلاوت بے نظیر وسعت کے ساتھ کی جاتی ھے نمونتاً بائبل کو لیجیے عیسای ممالک میں جتنی اس کی اشاعت ھے، اس سے کھیں زیادہ اِسلامی ممالک میں قرآنِ حمید کو قبولیت حاصل ھے غرض قرآن حمید الہامی کتاب وں میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ھے"

قرآن ہر زمانے میں، ہر سلطنت، ہر جماعت اور ہر متنفس کی رہ نمای کرتا ھے

مسٹر سٹین لی لین پول اپنے مقدمہ 'منتخبات القرآن' میں لکھتے ھیں:

"مدنی سورتیں خاص طور پر دل چسپ ھیں بالخصوص اس لیے کہ ان میں وہ قوانین مسطور ھیں جنھوں نے ہر ایک اِسلامی سلطنت کی رہ بری ہر ایک سوسایٹی کی اصلاح، اور پیغمبرِ اِسلام (علیہ السلام) کے زمانہ سے لے کر اس وقت تک تمام اقطاعِ عالم میں ہر ایک مسلم اور مسلمہ کے چھوٹے سے چھوٹے افعال و اعمال کی رہ نمای کی ھے قرآن کا وہ حصہ جس میں مدنی آیات ھیں اگر اس پر بہ حیثیت ایک مذہبی دستور العمل اور ایک ضابطہ اخلاق کے نظر ڈالی جاے تو وہ اِسلام کے لیے قرآن کا اہم ترین حصہ قرار پاتا ھے سب سے اوّل جو وحی مکہ میں نازل ہوی اِس میں وہ سب کچھ موجود ھے جو ایک عظیم و جلیل مذہب میں ھونا چاھیے اور جو ایک انسان بزرگ میں خالص ترین صورت میں موجود تھا"

Marfat.com

فوقیت حاصل کرلیں کیوں کہ میرا یہ یقین ہے کہ قرآن سیاست ہائے قدیم و جدید کے خزانوں کا گنجینہ ہے اور کتب مقدمہ میں جامعیت کے لحاظ سے یگانہ اور اپنی مثال آپ ہے "

"قرآن کریم کے کئی ترجمے مجھ تک پہنچے ہیں اور ایک انگریز ترجمہ اس وقت بھی میرے ہاتھ میں آیا ہے اور میں اس کے مطالعہ میں مصروف ہوں، اس کتابِ مقدس کی حکمتِ بالغہ اور تنظیم عالی کے مطالعے سے میں دریائے حیرت میں غرق ہوجایا کرتا ہوں "

"میں مسلمانوں کی اس غفلت پر سخت متعجب رہتا ہوں کہ وہ امور دینی کا اہتمام اور اصول اِسلامی پر عمل کماحقہ نہیں کرتے، میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر مسلمان صدق و خلوص کے ساتھ احکام و اصولِ اِسلام کی پابندی کریں تو یہ قوم حتماً ترقی و تعالا کی انتہائی منزل تک پہنچ جائے گی "

(اخبار 'حمایتِ اسلام' لاہور مطبوعہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵)

قرآن ذات پات کے امتیازات کا واحد علاج ہے

پروفیسر ودی جاداس 'مسلم اوٹ لک' (لاہور) میں رقم فرماتے ہیں:

"قرآن کریم لاریب ایک ہندو کے لیے ایک نہایت بیش بہا خزانہ ہے قرآن بنی نوع کے ہر فرد کے لیے ظاہر ہوا، صرف ان لوگوں کی ہدایت کے لیے نہیں جو مسلم کہلاتے ہیں، اس نے حکم دیا ہے کہ کوئی شخص دوسرے کو مالک و معبود نہ قرار دے قرآن کی پیش کردہ اُخوت و مساوات جمہوریت کی جان ہے اور ذات پات کے امتیازات کا واحد اور یقینی علاج قُرآن اور صرف قرآن ہے "

پروفیسر موصوف اخیر میں لکھتے ہیں کہ 'آہ، وہ وقت کب آئے گا جب ہم ہندو، مسلمان، عیسائی قرآن کے بے بہا نصائح کو سنہری حروف سے اپنے دل پر نقش کرلیں گے اور ان نصائح و حکم پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے "

قرآن کی مواخات

مشہور مُصنّف و افسانہ نویس ایچ جی ویلز لکھتا ہے:

"قرآن کو اہل یورپ نے بہت کم پڑھا ہے اور جہالت کی وجہ سے اس سے ایسی بہت سی باتیں منسوب کرتے ہیں جو دراصل اس میں موجود نہیں"

"قرآن نے اللہ کے حکم کے ماتحت اِسلام کو سخت مواخات میں جکڑ رکھا ہے اور یہ مواخات ایسی ہے کہ جو نسل، رنگ، زباں کے امتیازوں سے ارفع ہے اور اس کے سامنے مسیحی بھائی چارا کوئی حقیقت نہیں رکھتا، وہ فتوحات جنھوں نے اہل عرب کو اس قابل بنادیا کہ وہ علمِ جمادات، علمِ ہندسہ،

Marfat.com

قرآن نے پوپ کی جابرانہ حکومت مٹادی

یہی مشہورِ آفاق مؤرخ اسپین کے مسلمانوں کی حیرت انگیز ترقی کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

جب اِسلام قرآن کی نورانی مشعل لے کر دنیا کی ظلمت گہوں کو منوّر کر رہا تھا: یورپ جہالت، اصنام و توہم پرستی، تعصب اور باہمی اختلافات میں گھرا ہوا تھا لیکن دسویں صدی اس کی تاریخ میں ایک نیے انقلاب کی داغ بیل ڈالنے والی تھی...... اب وہ زمانہ نہیں رہا تھا کہ قرآن سے یورپ نا آشنا ہوتا، اس کی تعلیم آہستہ آہستہ اہلِ مغرب کے دِلوں سے زنگِ جہالت دور کررہی تھی قرآن کے مطالعے کا فطری نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طرف تو اِسلام کے اخلاق کا کبھی نہ مٹنے والا نقش ان کے دِلوں پر قایم ہوگیا، دوسری طرف پاپایے روم کی جابرانہ حکومت اور اقتدار کے استیصال کا جذبہ دل میں پیدا ہوگیا سرفروشوں کی کوششیں دولت روما کو نہ صرف سرنگوں کرکے رہیں بل کہ ایک آزاد فرقہ قایم ہوگیا جس کا بانی لوتھر تھا اس نے اتالیا کے جامعتہ العلوم میں تعلیم پای جہاں عربی فلسفہ کی تعلیم دی جاتی تھی"

قرآن نے انسانوں کے اعتقاد اور چلن پر نُمایاں اثر ڈالا ہے

مسٹر جے ٹی بٹانی (ایم اے) اپنی تالیف 'محمد نزم اینڈ رلی جی ینز آف میڈی ٹرینین کنٹریز' (اِسلام اور مذاہبِ ممالک بحیرہ روم) میں لکھتے ہیں:

"قرآن میں اور جو کچھ بھی نقایص ہوں اس میں شک نہیں کہ اس نے عربی کو ایک ادبی زَبان بنا دیا ہے، اس نے بے حد و شمار انسانوں کے اعتقاد اور چلن پر نُمایاں اثر ڈالا ہے اور وہ آج کے دن روز افزوں تعداد افرادِ انسانی سے تعظیم و انقیاد کا خراج وصول کرتا ہے (ص ۱۱۲) (ص ۱۸۰):

"قرآن کا اثر بہ طور ایک تعلیم دہندہ کے افریقا میں نہایت نُمایاں ثابت ہوا ہے جہاں اس نے منتشر عناصر کو باہم مربوط کرنے، غور و فکر اور عبادت و پرستش کے لیے ایک مشترک سطح بہم پہنچانے اور بُت پرستی کے خلاف عام مخالفت اور عداوت کا طوفان برپا کرنے کا فرض خاص طور سے انجام دیا ہے"

قرآن سیاست ہاے قدیم و جدید کا گنجینہ ہے

قونصل جنرل جاپان (مقیم مصر) نے بندر سعید کی مسجد میں قرآن کا درس سننے کے بعد علماے کرام کے رُو بہ رُو بیان کیا:

"اگر مسلمانانِ شرق و غرب احکام قرآن کریم کی مضبوطی سے پابندی کریں اور ان پر پورا پورا عمل پیرا ہوجایں تو یہ لازمی اور لابدی ہے کہ وہ حیاتِ دینی و سیاسی اور تمام امورِ اجتماعی کے اندر بہت بڑی

Marfat.com

علمِ نجوم، علمِ تعمیر، فنونِ لطیفہ اور فلسفے کو اعلا مدارج پر پہنچا دیں، صرف اس وجہ سے حاصل ہوئیں کہ قرآن کی تعلیم متحد کرنے والی اور مزید دولت و فضل و ہنر کے لیے اشتیاق دلانے والی تھی "

قرآن نے غلاموں کو غلامی سے نجات دلائی

انگلستان کے مشہور اہل قلم مسٹر چارلس اوڈن برٹن 'لندن ٹائمز' کی اشاعت ۲ نومبر ۱۹۳۳ میں غلامی پر ایک مبسوط مضمون کے دوران میں لکھتے ہیں کہ اگر ہم بائبل (توریت اور زبور) کی طرف رجوع کرتے ہیں تو وہاں بھی غلامی کی قدیم رسم پائی جاتی ہے پولوس رسول یہ نہیں کہتا کہ عیسائیت قبول کرنے والے غلاموں کو آزاد کر دیا جائے، بل کہ یہ کہتا ہے کہ ان کو اپنے آقاوں کے پاس واپس بھیج دیا جائے

غلامی کی اس بدترین رسم کی موجودی میں یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن کریم نے غلاموں کے ساتھ مہربانی اور حسن سلوک کی تعلیم دی ہے اور اعلان کر دیا ہے کہ غلاموں کو آزاد کرنا ایک عظیم اور نیک کام ہے "

قرآن امن و سلامتی کا مذہب پیش کرتا ہے

پادری والٹر میسن ڈی ڈی نے پٹس برگ کے گرجا میں 'امنِ عالم کا صحیح راستہ' کے موضوع پر درس دیتے ہوئے عیسائیت کے متعلق لکھا کہ وہ ایسے ممالک میں بھی امن قایم کرنے سے قاصر ہے جن میں عیسائی ہی آباد ہیں اور اسلام کی ان الفاظ میں تعریف کی:

"ان (مسلمانوں) کا مذہب جو قرآن کا مذہب ہے ایک امن و سلامتی کا مذہب ہے اور اس کا نام اسلام ہے جو شخص اسلام کی پیروی کرتا ہے، وہ مسلم کہلاتا ہے یعنی وہ شخص جو اللّٰہ کے ساتھ صلح کرتا اور خلق اللّٰہ میں امن قایم رکھتا ہے، مسلمان ایک دوسرے کو سلام کرتے ہوئے کہتے ہیں اَلسَّلامُ عَلَیکُم یعنی تم امن و عافیت سے رہو (اسلامک ریویو دسمبر ۱۹۱۶ص ۵۷۴)

قرآن واقعی ایک معجزہ ہے

بوسورتھ سمتھ اپنی تالیف 'سیرتِ محمد (ﷺ) 'میں اعتراف کرتے ہیں کہ

"ایک ایسی خوش طالعی سے جس کی نظیر تاریخ عالم میں قطعاً نایاب ہے، حضرت محمد (ﷺ) ایک قوم اور ایک سلطنت کے ساتھ ہی ایک مذہب کے بانی ہیں باوجودیکہ حضور (ﷺ) خود اُمی تھے پھر بھی حضور (ﷺ) نے ایک ایسا صحیفہ مقدس دنیا کے رُو بہ رُو پیش کیا جو نظم بھی ہے، ضابطہ قوانین بھی ہے

Marfat.com

فوقیت حاصل کرلیں کیوں کہ میرا یہ یقین ہے کہ قرآن سیاست ہائے قدیم و جدید کے خزانوں کا گنجینہ ہے اور کتب مقدمہ میں جامعیت کے لحاظ سے یگانہ اور اپنی مثال آپ ہے"

"قرآن کریم کے کئی ترجمے مجھ تک پہنچے ہیں اور ایک انگریز ترجمہ اس وقت بھی میرے ہات میں آیا ہے اور میں اس کے مطالعہ میں مصروف ہوں، اس کتابِ مقدس کی حکمتِ بالغہ اور تنظیمِ عالی کے مطالعے سے میں دریائے حیرت میں غرق ہو جایا کرتا ہوں"

"میں مسلمانوں کی اس غفلت پر سخت متعجب رہتا ہوں کہ وہ امورِ دینی کا اہتمام اور اصولِ اسلامی پر عمل کماحقہ نہیں کرتے، میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر مسلمان صدق و خلوص کے ساتھ احکام و اصولِ اسلام کی پابندی کریں تو یہ قوم حتماً ترقی و تعالا کی انتہائی منزل تک پہنچ جائے گی"

(اخبار 'حمایتِ اسلام' لاہور مطبوعہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵)

قرآن ذات پات کے امتیازات کا واحد علاج ہے

پروفیسر ودی جاداس 'مسلم اوٹ لک' (لاہور) میں رقم فرماتے ہیں:

"قرآن کریم لاریب ایک ہندو کے لیے ایک نہایت بیش بہا خزانہ ہے قرآن بنی نوعِ کے ہر فرد کے لیے ظاہر ہوا، صرف ان لوگوں کی ہدایت کے لیے نہیں جو مسلم کہلاتے ہیں، اس نے حکم دیا ہے کہ کوئی شخص دوسرے کو مالک و معبود نہ قرار دے قرآن کی پیش کردہ اُخوت و مساوات جمہوریت کی جان ہے اور ذات پات کے امتیازات کا واحد اور یقینی علاج قُرآن اور صرف قرآن ہے"

پروفیسر موصوف اخیر میں لکھتے ہیں کہ 'آہ، وہ وقت کب آئے گا جب ہم ہندو، مسلمان، عیسائی قرآن کے بے بہا نصائح کو سنہری حروف سے اپنے دل پر نقش کرلیں گے اور ان نصائح و حکم پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے"

قرآن کی مواخات

مشہور مُصنّف و افسانہ نویس ایچ جی ویلز لکھتا ہے:

"قرآن کو اہلِ یورپ نے بہت کم پڑھا ہے اور جہالت کی وجہ سے اس سے ایسی بہت سی باتیں منسوب کرتے ہیں جو دراصل اس میں موجود نہیں"

"قرآن نے اللہ کے حکم کے ماتحت اسلام کو سخت مواخات میں جکڑ رکھا ہے اور یہ مواخات ایسی ہے کہ جو نسل، رنگ، زباں کے امتیازوں سے ارفع ہے اور اس کے سامنے مسیحی بھائی چارا کوئی حقیقت نہیں رکھتا، وہ فتوحات جنھوں نے اہلِ عرب کو اس قابل بنا دیا کہ وہ علمِ جمادات، علمِ ہندسہ،

Marfat.com

اور انجیل کی طرح ایک مشترکہ نماز و دعا کی کتاب ہے دنیا کی تمام آبادی کا چھٹا حصہ دانش، فصاحت اور صداقت کی پاکیزگی کے اعتبار سے اسے ایک معجزہ سمجھ کر آنکھوں سے لگاتا ہے اور اس کی تعظیم و تکریم کرتا ہے محمد (ﷺ) کا دعوا ہے کہ یہ کتابِ مقدس ان کا مستقل اور دایمی معجزہ ہے اور واقعی یہ ایک معجزہ ہے "

قرآن اللہ تعالا کا ازلی و ابدی کلام ہے

ایک اہل قلم فرنگی خاتون انک ایچ کال اپنی کتاب موسومہ 'اِسلام' کے ص ۶۱ میں لکھتی ہیں:

"قرآن کریم دیگر کتُبِ سماویہ پر فوقیت رکھتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا دایمی و ابدی کلام ہے اور اب دنیا کے لیے کسی ایسی صداقت کی ضرورت نہیں جو اس کے بعد نازل ہونی ضروری خیال کی جائے، یہ اللہ تعالیٰ کا آخری الہام ہے جو بنی نوعِ انسان کے لیے نازل ہوا، انسانی زَباں کا اصل ذریعہ عربی زَباں ہی ہے اور چوں کہ اس زَباں کا ہر ایک لفظ مِن جانب اللہ ہے، اس لیے خود اس کے الفاظ نہایت پاکیزہ، متبرک اور مطہر ہیں، یقین کیا جاتا ہے کہ قرآن میں آج تک ایک نقطے کی بھی تبدیلی واقع نہیں ہوی کیوں کہ ان تمام اوراق کو جن پر قرآن کریم لکھا ہوا تھا، بہ کمال احتیاط و حفاظت آں حضرت (ﷺ) کی وفات کے بعد جمع کر لیا گیا، اس سے بڑھ کر اور کویی کتابِ الہامی ہونے کا حق نہیں رکھتی "

قرآن کا طرزِ بیاں پُر زور اور حیرت انگیز ہے

انگریزی زَباں کے یگانہ ادیب جارج برنارڈ شا (George Bernard Shaw) نے ممباسہ میں مشہور مسلم مشنری مولانا ایم اے اے صدیقی سے 'فلسفہ امن و جنگ اور اِسلام کے نظامِ مذہبی' پر گفت گو کے دوران فرمایا:

"میں قرآن کے پُر زور اور حیرت انگیز طرزِ بیاں کا بے حد معترف ہوں، اس آیت میں کیسی دل کش اور دل آویز فضیلت اور خوب صورتی پای جاتی ہے جس میں میدانِ حشر کا نہایت ہول ناک نقشہ کھینچا گیا ہے اور اطفال کُشی کے بیان کو زندہ دفن یا قتل کیے جانے کو معصوم بچے سے یہ سوال کر کے کس قدر قوّت اور رنگینی کے ساتھ ختم کر دیا گیا ہے کہ "تجھ کو کس جرم کی پاداش میں قتل گیا تھا "

میری راے میں لوگ وں کے دِل وں پر ایک حقیقی اور پایہ دار نقش قایم کرنے کے لیے یہ ایک نہایت

Marfat.com

علمِ نجوم، علمِ تعمیر، فنونِ لطیفہ اور فلسفے کو اعلا مدارج پر پہنچا دیں، صرف اس وجہ سے حاصل ہوئیں کہ قرآن کی تعلیم متحد کرنے والی اور مزید دولت و فضل و ہنر کے لیے اشتیاق دلانے والی تھی "

قرآن نے غلاموں کو غلامی سے نجات دلائی

انگلستان کے مشہور اہلِ قلم مسٹر چارلس اوڈن برٹن 'لندن ٹائمز' کی اشاعت ۲ نومبر ۱۹۳۳ میں غلامی پر ایک مبسوط مضمون کے دوران میں لکھتے ہیں کہ اگر ہم بائبل (توریت اور زبور) کی طرف رجوع کرتے ہیں تو وہاں بھی غلامی کی قدیم رسم پائی جاتی ہے پولوس رسول یہ نہیں کہتا کہ عیسائیت قبول کرنے والے غلاموں کو آزاد کر دیا جائے، بل کہ یہ کہتا ہے کہ ان کو اپنے آقاوں کے پاس واپس بھیج دیا جائے

غلامی کی اس بدترین رسم کی موجودی میں یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن کریم نے غلاموں کے ساتھ مہربانی اور حسنِ سلوک کی تعلیم دی ہے اور اعلان کر دیا ہے کہ غلاموں کو آزاد کرنا ایک عظیم اور نیک کام ہے "

قرآن امن و سلامتی کا مذہب پیش کرتا ہے

پادری والٹر میسن ڈی ڈی نے پٹس برگ کے گرجا میں 'امنِ عالم کا صحیح راستہ' کے موضوع پر درس دیتے ہوئے عیسائیت کے متعلق لکھا کہ وہ ایسے ممالک میں بھی امن قایم کرنے سے قاصر ہے جن میں عیسائی ہی آباد ہیں اور اِسلام کی ان الفاظ میں تعریف کی:

"ان (مسلمانوں) کا مذہب جو قرآن کا مذہب ہے ایک امن و سلامتی کا مذہب ہے اور اس کا نام اِسلام ہے جو شخص اِسلام کی پیروی کرتا ہے، وہ مسلم کہلاتا ہے یعنی وہ شخص جو اللّٰہ کے ساتھ صلح کرتا اور خلقِ اللّٰہ میں امن قایم رکھتا ہے، مسلمان ایک دوسرے کو سلام کرتے ہوئے کہتے ہیں اَلسَّلامُ عَلَیکُم یعنی تم امن و عافیت سے رہو (اِسلامک رویو دسمبر ۱۹۱۶ ص ۵۷۴)

قرآن واقعی ایک معجزہ ہے

بوسورتھ سمتھ اپنی تالیف 'سیرتِ محمد (ﷺ) ' میں اعتراف کرتے ہیں کہ

"ایک ایسی خوش طالعی سے جس کی نظیر تاریخ عالم میں قطعاً نایاب ہے، حضرت محمد (ﷺ) ایک قوم اور ایک سلطنت کے ساتھ ہی ایک مذہب کے بانی ہیں باوجود یہ کہ حضور (ﷺ) خود اُمی تھے پھر بھی حضور (ﷺ) نے ایک ایسا صحیفہ مقدس دنیا کے رُوبہ رُو پیش کیا جو نظم بھی ہے، ضابطہ قوانین بھی ہے

Marfat.com

موثر طریقہ ہے" (اخبار اسٹار الہ آباد ۱۸ جنوری ۱۹۳۷ ص ۵ کالم ۲)

قرآن غریب آدمی کا دوست اور غم خوار ہے

گاڈفری ہیگنس لکھتا ہے:

"مسیح کی انجیل کی طرح قرآن غریب آدمی کا دوست اور غم خوار ہے، بڑے آدمیوں کی ناانصافی کی ہر جگہ مذمت کرتا ہے وہ آدمیوں کی بہ اعتبار مدارج کے توقیر نہیں کرتا۔ یہ امر اس کے لازوال نیک نامی کا باعث ہے، اس میں ایسا ایک حکم بھی نہیں پایا جاتا جس میں سیاسی خوشامد و رواداری کی طرف زرا سا بھی میل ہو جیسا کہ 'وِسٹ منسٹر رِویو' میں منصفانہ رائے دی گیی ہے کہ اگر خود مختار و جابر ایشیای فرماں رواوں کو ان کے ارادے سے کبھی کویی چیز روک سکتی ہو تو وہ غالباً قرآن کی ایک بے تکلف آیت کسی ذی جرأت واعظ کی زبانی ہوگی"

قرآن ہی صرف اپنی اصل شکل میں محفوظ ہے

بیرونس مارگرٹ فان سٹاین (Baroness Margarette Von Stein) جرمنی کی ایک فصیح البیاں مقررہ ہیں جنھوں نے تمام مذاہب کا بہ غور مطالعہ کیا ہے ۸ مئی ۱۹۲۴ کو انھوں نے 'مذاہب کے مشترکہ اصول' پر مسجد برلن میں تقریر کرتے ہوے فرمایا:

"حضرت موسیٰؑ نے ادلے کا بدلہ کی تعلیم اور حضرت عیسیٰؑ نے درگزر اور معافی کی، لیکن حضرت محمد (ﷺ) نے اپنی تعلیم میں ان دونو کو ملا دیا، اِسی طرح اگر چہ تمام مذہبی صحایف اللّٰہ کی طرف سے نازل ہوے تاہم صرف قرآن کریم ہی ایک ایسا آسمانی صحیفہ ہے جس میں زرا بھی ردوبدل نہیں ہوا اور وہ اپنی اصل شکل میں محفوظ ہے"

قرآن عظمت و تقدس کے لحاظ سے یکتا ہے

میجر لیونارڈ اپنی تالیف 'اِسلام اور اس کی اخلاقی اور رُوحانی قدر و قیمت' میں لکھتے ہیں:

ہر مسلمان کے لیے قرآنِ کریم میں کلام اللّٰہ ہونے کی حیثیت سے ایک ایسی شانِ تقدُّس جلوہ افروز ہے جو اِس عظمت سے جو عیسایوں کے دِلوں میں انجیل کے لیے ہے، اِسی قدر فایق اور برتر ہے جس قدر کہ آفتاب کی خیرہ کُن روشنی ماہ تاب کی ہلکی سی ضیا سے جو اصلی و حقیقی (آفتاب کی) روشنی کا ایک کم ضوعکس ہے افضل و اعلا ہے اگر کسی کتاب کی عظمت و تقدیس کا اندازہ ان نتایج و اثرات سے کیا جاے جو وہ بہترین و قابل ترین انسانی دماغوں پر نقش کرتی ہے تو یقیناً قرآنِ کریم کو دنیا

Marfat.com

اور انجیل کی طرح ایک مشترکہ نماز و دعا کی کتاب ہے دنیا کی تمام آبادی کا چھٹا حصہ دانش، فصاحت اور صداقت کی پاکیزگی کے اعتبار سے اسے ایک معجزہ سمجھ کر آنکھوں سے لگاتا ہے اور اس کی تعظیم و تکریم کرتا ہے محمد (ﷺ) کا دعوا ہے کہ یہ کتابِ مقدس ان کا مستقل اور دایمی معجزہ ہے اور واقعی یہ ایک معجزہ ہے ''

قرآن اللہ تعالا کا ازلی و ابدی کلام ہے

ایک اہل قلم فرنگی خاتون انک ایچ کال اپنی کتاب موسومہ 'اِسلام' کے ص ۶۱ میں لکھتی ہیں:

''قرآن کریم دیگر کتُبِ سماویہ پر فوقیت رکھتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا دایمی و ابدی کلام ہے اور اب دنیا کے لیے کسی ایسی صداقت کی ضرورت نہیں جو اس کے بعد نازل ہونی ضروری خیال کی جائے، یہ اللہ تعالیٰ کا آخری الہام ہے جو بنی نوعِ انسان کے لیے نازل ہوا، انسانی زَباں کا اصل ذریعہ عربی زَباں ہی ہے اور چوں کہ اس زَباں کا ہر ایک لفظ مِن جانب اللہ ہے، اس لیے خود اس کے الفاظ نہایت پاکیزہ، متبرک اور مطہر ہیں، یقین کیا جاتا ہے کہ قرآن میں آج تک ایک نقطے کی بھی تبدیلی واقع نہیں ہوی کیوں کہ ان تمام اوراق کو جن پر قرآن کریم لکھا ہوا تھا، بہ کمال احتیاط و حفاظت آں حضرت (ﷺ) کی وفات کے بعد جمع کرلیا گیا، اس سے بڑھ کر اور کوی کتابِ الہامی ہونے کا حق نہیں رکھتی ''

قرآن کا طرزِ بیاں پُر زور اور حیرت انگیز ہے

انگریزی زَباں کے یگانہ ادیب جارج برنارڈشا (George Bernard Shaw) نے ممباسہ میں مشہور مسلم مشنری مولانا ایم اے اے صدیقی سے 'فلسفہ امن و جنگ اور اِسلام کے نظامِ مذہبی' پر گفت گو کے دوران فرمایا:

''میں قرآن کے پُر زور اور حیرت انگیز طرزِ بیاں کا بے حد معترف ہوں، اس آیت میں کیسی دل کش اور دل آویز فضیلت اور خوب صورتی پای جاتی ہے جس میں میدانِ حشر کا نہایت ہول ناک نقشہ کھینچا گیا ہے اور اطفال کُشی کے بیان کو زندہ دفن یا قتل کیے جانے کو معصوم بچے سے یہ سوال کر کے کس قدر قوت اور رنگینی کے ساتھ ختم کردیا گیا ہے کہ ''تجھ کو کس جرم کی پاداش میں قتل کیا گیا تھا ''

میری راے میں لوگ وں کے دِل وں پر ایک حقیقی اور پایہ دار نقش قایم کرنے کے لیے یہ ایک نہایت

Marfat.com

کی بہ ترین و مقدس ترین کتاب وں میں بلند و ممتاز جگھ ملے گی "

قرآن جامع جمیع فوایدِ دین و دنیا اور ضرور من جانب اللہ ھے

ڈاکٹر کینن آزک ٹیلر اپنی تصنیف 'التواریخ' میں لکھتے ھیں:

"ان لڑای وں کو کروسیڈ یا جہاد مقدس کہتے ھیں اور بھت سی پیش گو یاں ھیں جو سب مطابق ارشاد ظہور میں آیں بانی (ہادی) اِسلام حضرت محمد (ﷺ) کو کسی نے پڑھایا نہ لکھایا حضور کے والد قبلِ ولادت ھی انتقال کر چکے، والِدہ کو بھی بہ حالتِ ہوش نہ دیکھا، نہ کسی حکیم و فلاسفر کی صحبت سے واسطہ رھا، ان حالات پر ایسی مُکمّل شریعت کا ظاھر ھونا اور قرآن جیسی کتاب فصیح و بلیغ جامع جمیع فوایدِ دین و دنیا کا نازل ھونا من جانب اللہ نھیں تو اور کیا ھے ایسی یتیمی مسکینی کی حالت میں تمام جزیرہ نُماے عرب میں اس زور شور سے توحید کا ڈنکا بجنا دین اِسلام کا تمام دنیا میں پھیل جانا، بڑے بڑے بادشہ وں کا مطیع و فرماں بردار ھونا قدم وں پر گرنا، صاف صاف اور کھلی ھوی دلیل دین اِسلام کے مِن جانب اللہ ھونے، آں حضرت (ﷺ) کے سچّے نبی ھونے اور قرآن کے کتابِ ربّانی ھونے کی دلیل ھے "

قرآن تہذیب و تمدّن کی بنیاد ھے

ڈاکٹر کینن آزک ٹیلر نے ۱۸۷۷ میں بہ حیثیت صدر نشیں کلیساے اِنگ لِستان ایک تقریر کی تھی جو اُسی زمانے میں لندن ٹایمز میں شایع ھوی اس تقریر کا خلاصہ یہ ھے:

"اِسلام کی بنیاد قرآن پر ھے جو تمدن کا جھنڈا اڑاتا ھے جو تعلیم دیتا ھے کہ انسان جو نہ جانتا ھو، اس کو سیکھے جو بتاتا ھے کہ صاف کپڑے پہنو اور صفای سے رھو، جو حکم دیتا ھے کہ استقلال و استقامت و عزتِ نفس نہایت لازمی فرض ھے بے شبہ دین اِسلام کے فواید و منافع یقینی ھیں اور اس کی خصوصیات شایستگی و تمدن کی سب سے بڑی بنیاد بل کہ ارکانِ اعظم ھیں "

قرآن سیاسی اور اجتماعی زندگی کی توضیح کرتا ھے

علامہ مغنی مسیحی مستشرق مقدمہ 'ترجمۃ القرآن' میں لکھتا ھے:

مسلمان وں کا رہ نُما محض قرآن ھے اور وہ صرف مذہبی کتاب نھیں بل کہ علم و ادب کا مجموعہ ھے جس کے اندر تم کو سیاسی و اجتماعی زندگی پر مفصل بیانات کا ذخیرہ ملے گا، یھی نھیں بل کہ وہ انسان کے رُوزانہ وظایف اور امورِ متعلقہ کو بھی تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ھے جو اِسلامی احکام قرآن میں

Marfat.com

موثر طریقہ ہے ''(اخبار اسٹار الہ آباد ۱۸ جنوری ۱۹۳۷ ص ۵ کالم ۲)

قرآن غریب آدمی کا دوست اور غم خوار ہے

گاڈ فری ھیگنس لکھتا ہے:

''مسیح کی انجیل کی طرح قرآن غریب آدمی کا دوست اور غم خوار ہے، بڑے آدمیوں کی ناانصافی کی ہر جگہ مذمت کرتا ہے وہ آدمیوں کی بہ اعتبار مدارج کے توقیر نہیں کرتا، یہ امر اس کے لازوال نیک نامی کا باعث ہے، اس میں ایسا ایک حکم بھی نہیں پایا جاتا جس میں سیاسی خوشامد و رواداری کی طرف زرا سا بھی میل ہو جیسا کہ 'وسٹ منسٹر رویو' میں منصفانہ رائے دی گیی ہے کہ اگر خود مختار و جابر ایشیائی فرماں رواوں کو ان کے ارادے سے کبھی کوئی چیز روک سکتی ہو تو وہ غالباً قرآن کی ایک بے تکلف آیت کسی ذی جرأت واعِظ کی زبانی ہوگی ''

قرآن ہی صرف اپنی اصل شکل میں محفوظ ہے

بیرونس مارگرٹ فان سٹاین (Baroness Margarette Von Stein) جرمنی کی ایک فصیح البیاں مقررہ ہیں جنھوں نے تمام مذاہب کا بہ غور مطالعہ کیا ہے ۸ مئی ۱۹۲۴ کو انھوں نے 'مذاہب کے مشترکہ اصول' پر مسجد برلن میں تقریر کرتے ہوے فرمایا:

''حضرت موسیٰ نے ادلے کا بدلہ کی تعلیم اور حضرت عیسیٰ نے درگزر اور معافی کی، لیکن حضرت محمد (ﷺ) نے اپنی تعلیم میں ان دونو کو ملا دیا، اِسی طرح اگرچہ تمام مذہبی صحایف اللّٰہ کی طرف سے نازل ہوے تاہم صرف قرآن کریم ہی ایک ایسا آسمانی صحیفہ ہے جس میں زرا بھی ردوبدل نہیں ہوا اور وہ اپنی اصل شکل میں محفوظ ہے ''

قرآن عظمت و تقدس کے لحاظ سے یکتا ہے

میجر لیونارڈ اپنی تالیف 'اِسلام اور اس کی اخلاقی اور رُوحانی قدر و قیمت' میں لکھتے ہیں:

ہر مسلمان کے لیے قرآنِ کریم میں کلام اللّٰہ ہونے کی حیثیت سے ایک ایسی شانِ تقدُّس جلوہ افروز ہے جو اِس عظمت سے جو عیسائیوں کے دِلوں میں انجیل کے لیے ہے، اِسی قدر فایق اور برتر ہے جس قدر کہ آفتاب کی خیرہ کُن روشنی ماہ تاب کی ہلکی سی ضیا سے جو اصلی و حقیقی (آفتاب کی) روشنی کا ایک کم ضو عکس ہے افضل واعلا ہے اگر کسی کتاب کی عظمت و تقدیس کا اندازہ ان نتایج واثرات سے کیا جاے جو وہ بہترین وقابل ترین انسانی دماغوں پر نقش کرتی ہے تو یقیناً قرآنِ کریم کو دنیا

Marfat.com

بالوضاحت مرقوم ہیں، وہ حدیث میں بھی موجود ہیں اور جو حدیث میں نہیں وہ فقہ کے اندر جس کو علم الحقوق کے ساتھ بھی تعبیر کیا جاتا ہے بالتفصیل مذکور ہیں (ص ۳۱)

قرآن نے بیواوں کو سب سے زیادہ حقوق دیے ہیں

ایولیوشن آف میرج اینڈ آف دی فیملی (Evolution of the Marriage & the Family) کے مُصنِّف ص ۲۵۹ میں لکھتے ہیں:

''بیواوں کے حقوق کے معاملے میں قرآن کی تعلیم دیگر کتُب حتیٰ کہ انجیل تک سے بھی بہت بلند ہے، اِسلامی شریعت خاوند کی وفات کے بعد عورت کو وارث قرار دیتی ہے خاوند اگر اس سے کوئی اولاد چھوڑ جاتا ہے تو اسے جایداد کا آٹھواں حصہ ملتا ہے اور لاولد ہونے کی صورت میں وہ کل جایداد کے چہارم حصے کی حق دار ہوتی ہے''

قرآن اللہ کی طرف سے ایک مُکمّل ضابطہ ہدایت ہے

مشہور فلاسفر و محقق جارج ھاٹسن اپنی تصنیف 'اے لکچر آن اِسلام' میں لکھتا ہے:

میں اس بات پر حیران ہوں کہ ایک اُمی رسول نے جو ظاہری عُلوم سے نا آشنا تھا، قرآن جیسا مُکمّل ضابطہ ہدایت دنیا کے سامنے کیوں کر پیش کیا، یہ قانون بے شبہ اللہ کی طرف سے ہے، اس کی یہ خصوصیت ہی لایق توجّہ ہے کہ یہ قانونِ ہدایت قریباً ساڑھے تیرہ سو برس سے بالکل اپنی اصلی شان کے ساتھ موجود ہے کیا یہ اس کے اللہ کی طرف سے ہونے کی ایک چمکتی ہوئی دلیل نہیں! ''

قرآن عربی زبان کا اعلا نمونہ ہے

بن جمن ای سمتھ اے ایم ایچ ڈی اپنی تالیف 'سنچری اِن سای کلوپی ڈیا آف ٹیمز' (ص ۵۷۷) میں لکھتے ہیں:

''یہ ایک نہایت اہم بنیاد ہے جس پر مذہب اِسلام قایم ہے اور تمام فرقہ اِسلام اس کی غایت درجے کی تحریم و تکریم کرتے ہیں، تلاوت کے وقت اس کو فرش سے بلند رحل پر رکھا جاتا ہے اور کوئی شخص اس کو طہارت کے بغیر پڑھ اور چھو نہیں سکتا، وہ عربی زبان میں ہے اور اس کا طرزِ تحریر عربی زبان کا اعلا نمونہ ہے''

قرآن قابلِ تعریف اصول پر مشتمل ہے

'ھربرٹ لک چرز' میں یہ فقرات موجود ہیں:

Marfat.com

کی بہ ترین و مقدس ترین کتابوں میں بلند و ممتاز جگہ ملے گی ''

قرآن جامع جمیع فواید دین و دنیا اور ضرور من جانب اللہ ہے

ڈاکٹر کینن آزک ٹیلر اپنی تصنیف 'التواریخ' میں لکھتے ہیں:

''ان لڑائیوں کو کروسیڈ یا جہاد مقدس کہتے ہیں اور بہت سی پیش گوییاں ہیں جو سب مطابق ارشاد ظہور میں آیں بانی (ہادی) اسلام حضرت محمد (ﷺ) کو کسی نے پڑھایا نہ لکھایا حضور کے والد قبلِ ولادت ہی انتقال کر چکے، والدہ کو بھی بہ حالتِ ہوش نہ دیکھا، نہ کسی حکیم و فلاسفر کی صحبت سے واسطہ رہا، ان حالات پر ایسی مکمّل شریعت کا ظاہر ہونا اور قرآن جیسی کتاب فصیح و بلیغ جامع جمیع فواید دین و دنیا کا نازل ہونا من جانب اللہ نہیں تو اور کیا ہے ایسی یتیمی مسکینی کی حالت میں تمام جزیرہ نمائے عرب میں اس زور شور سے توحید کا ڈنکا بجنا دین اسلام کا تمام دنیا میں پھیل جانا، بڑے بڑے بادشاہوں کا مطیع و فرماں بردار ہونا قدموں پر گرنا، صاف صاف اور کھلی ہوی دلیل دین اسلام کے من جانب اللہ ہونے، آں حضرت (ﷺ) کے سچے نبی ہونے اور قرآن کے کتابِ ربانی ہونے کی دلیل ہے ''

قرآن تہذیب و تمدّن کی بنیاد ہے

ڈاکٹر کینن آزک ٹیلر نے ۱۸۷۷ میں بہ حیثیت صدر نشیں کلیسائے انگلستان ایک تقریر کی تھی جو اُسی زمانے میں لندن ٹایمز میں شایع ہوی اس تقریر کا خلاصہ یہ ہے:

''اسلام کی بنیاد قرآن پر ہے جو تمدن کا جھنڈا اڑاتا ہے جو تعلیم دیتا ہے کہ انسان جو نہ جانتا ہو، اس کو سیکھے جو بتاتا ہے کہ صاف کپڑے پہنو اور صفای سے رہو، جو حکم دیتا ہے کہ استقلال و استقامت و عزتِ نفس نہایت لازمی فرض ہے بے شبہ دین اسلام کے فواید و منافع یقینی ہیں اور اس کی خصوصیات شایستگی و تمدن کی سب سے بڑی بنیاد بل کہ ارکانِ اعظم ہیں ''

قرآن سیاسی اور اجتماعی زندگی کی توضیح کرتا ہے

علامہ مغنی مسیحی مستشرق مقدمہ 'ترجمۃ القرآن' میں لکھتا ہے:

مسلمانوں کا رہ نُما محض قرآن ہے اور وہ صرف مذہبی کتاب نہیں بل کہ علم و ادب کا مجموعہ ہے جس کے اندر تم کو سیاسی و اجتماعی زندگی پر مفصل بیانات کا ذخیرہ ملے گا، یہی نہیں بل کہ وہ انسان کے رُوزانہ وظایف اور امورِ متعلقہ کو بھی تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے جو اسلامی احکام قرآن میں

Marfat.com

''اِسلامی قانون قابلِ تعریف اصول پر مشتمل ھے اور زیادہ قابل تعریف امر یھ ھے کہ اسے ان اصول کی تعمیل اور انجام دہی کی زبردست حمایت میں کامیابی حاصل ھوتی ھے ''

''شریعتِ اِسلام نہایت اعلا درجے کے عقلی احکام کا مجموعہ ھے جن فضایل واعمال کی اس میں ہدایت کی گیی ھے، وہ ایسے برگزیدہ اور شایستہ ھیں کہ کسی مشہور مسیحی قسیس کی ہدایتیں بھی ان کا مقابلہ نھیں کرسکتیں ''

قرآن نے وحشی درندوں کو بھی انسانِ کامل بنایا

یورپ کا ایک مشہور ادیب ڈاکٹر سی ایم ینگ اپنی مشہور تصنیف کا یادی لایٹ آف ھولی قرآن'' میں یھ لکھتا ھے:

اگر یھ مقدس کلام خالقِ ارض وسما کی طرف سے نہ ھوتا تو اس کی آواز میں تاثیر نہ ھوتی اور یھ ہزاروں انسان وں کی اصلاح نہ کرسکتا، لیکن جب ھم یھ دیکھتے ھیں کہ اس کلام نے دنیا کی کایا پلٹ دی اور اس نے وحشی درندوں کو انسان کامل بنا دیا تو ھم اس کی صداقت پر یقین کرنے کے لیے مجبور ھوتے ھیں (ص ۱۲۷)

قرآن کے حُسن وخوبی سے صرف بے عقلوں کو انکار ھے

لندن کا مشہور ہفتہ وار اخبار 'نیر ایسٹ' اپنی ۱۳ / اپریل ۱۹۲۲ کی اشاعت میں لکھتا ھے:

''ھم محمد (ﷺ) کے تعلیم وارشاد کے متعلق خواہ کچھ خیال کریں مگر یھ ھمیں ضرور تسلیم کرنا پڑتا ھے کہ نزول وترتیب کے لحاظ سے قرآن کریم ایک مُحیّر العقول و معجز نما صحیفہ ھے اور اگرچہ اس کی زبان اور خیالات جو اس میں درج ھیں ھماری اپنی زبان اور خیالات سے بھت مختلف ھیں لیکن اگر ھم ان کی قدرو قیمت اور عظمت وفضیلت اور اکثر حالات میں ان کے حُسن وخوبی (خواہ یھ خیالات ترجمے کی صورت میں ھمارے سامنے پیش کیے جایں) کو تسلیم نہ کریں تو ھم فی الحقیقت عقل ودانش سے بے گانہ ھیں ''

قرآن بساط سے زیادہ بوجھ نھیں ڈالتا

مسٹر چےننگ پولک (Mr.channing Pollock) اپنی تالیف 'دی اینی می (The Enemy) کے ص ۹۶، ۹۷ میں لکھتے ھیں:

شاید ھمارے مذھب (عیسایت) میں خرابی یھ ھے کہ وہ فطرت انسانی پر اس کی بساط سے بڑھ کر

Marfat.com

بالُوضاحت مرقوم ھیں، وہ حدیث میں بھی موجود ھیں اور جو حدیث میں نھیں وہ فقہ کے اندر جس کو علم الحقوق کے ساتھ بھی تعبیر کیا جاتا ھے بالتفصیل مذکور ھیں (ص ۳۱)

قرآن نے بیواوں کو سب سے زیادہ حقوق دیے ھیں

ایولیوشن آف میرج اینڈ آف دی فیملی (Evolution of the Marriage & the Family) کے مُصنّف ص ۲۵۹ میں لکھتے ھیں:

''بیواوں کے حقوق کے معاملے میں قرآن کی تعلیم دیگر کتُب حتّا کہ انجیل تک سے بھی بھت بلند ھے، اِسلامی شریعت خاوند کی وفات کے بعد عورت کو وارث قرار دیتی ھے خاوند اگر اس سے کوئی اولاد چھوڑ جاتا ھے تو اسے جایداد کا آٹھ واں حصہ ملتا ھے اور لاولد ھونے کی صورت میں وہ کل جایداد کے چہارُم حصّے کی حق دار ھوتی ھے''

قرآن اللّٰہ کی طرف سے ایک مُکمّل ضابطہ ہدایت ھے

مشہور فلاسفر و محقق جارج ھاٹسن اپنی تصنیف 'اے لکچر آن اِسلام' میں لکھتا ھے:

میں اس بات پر حیران ھوں کہ ایک اُمی رسول نے جو ظاھری عُلوم سے ناآشنا تھا، قرآن جیسا مُکمّل ضابطہ ہدایت دنیا کے سامنے کیوں کر پیش کیا، یہ قانون بے شبہ اللّٰہ کی طرف سے ھے، اس کی یہ خصوصیت ھی لایق توجّہ ھے کہ یہ قانونِ ہدایت قریباً ساڑھے تیرہ سو برس سے بالکل اپنی اصلی شان کے ساتھ موجود ھے کیا یہ اس کے اللّٰہ کی طرف سے ھونے کی ایک چمکتی ھوئی دلیل نھیں! ''

قرآن عربی زَباں کا اعلا نمونہ ھے

بن جمن ای سمتھ اے ایم ایچ ڈی اپنی تالیف 'سنچری اِن سائی کلوپی ڈیا آف ٹیمز' (ص ۵۷۷) میں لکھتے ھیں:

''یہ ایک نہایت اہم بنیاد ھے جس پر مذہب اِسلام قایم ھے اور تمام فرقہ اِسلام اس کی غایت درجے کی تحریم و تکریم کرتے ھیں، تلاوت کے وقت اس کو فرش سے بلند رحل پر رکھا جاتا ھے اور کوئی شخص اس کو طہارت کے بغیر پڑھ اور چھو نھیں سکتا، وہ عربی زَباں میں ھے اور اس کا طرزِ تحریر عربی زَباں کا اعلا نمونہ ھے''

قرآن قابلِ تعریف اصول پر مشتمل ھے

'ھربرٹ لک چرز' میں یہ فقرات موجود ھیں:

Marfat.com

بوجھ ڈالتا ھے اگر تم ایک آدمی سے کہو کہ تمھاری صحت اعتدال کے ساتھ کھانے پر موقوف ھے تو اغلب ھے کہ وہ اس کی کوشش کرے، لیکن اگر تم اس سے یہ مطالبہ کرو کہ "کچھ بھی نہ کھاؤ" تو وہ یقیناً کہے گا: بات تو اچھی ھے لیکن غیر ممکن" قرآن فطرتِ انسانی پر بہت کم بوجھ ڈالتا ھے، اس لیے اس کی اطاعت کی جاتی ھے

قرآن مغرب کے گوشے گوشے میں پڑھا جانا چاہیے

سر اڈورڈ ڈین سین راس سی آئی ای نے سیل کے ترجمہ قرآن کے آخری اڈیشن (مطبوعہ ۱۹۲۲) پر جو مقدمہ لکھا، اس میں تحریر کیا ھے:

"تیرہ سو سال کے تمام انقلابات کے دوران قرآنِ کریم تمام ترکوں، ایرانیوں اور ہندستانیوں کی قریباً ربع آبادی کا صحیفہ مقدس رہا ھے" اور وہ اس بات پر زور دیتے ھیں کہ "یقیناً ایسی کتاب جیسی کہ قرآن کریم ھے، اس امر کی مستحق ھے کہ مغرب کے گوشے گوشے میں پڑھی جائے، خصوصاً دورِ حاضر میں جب کہ موجودہ ایجادوں کے ذریعے زمان و مکاں کی بندشیں بالکل محدود ھو گئی ھیں اور جب کہ مفاد عامہ تمام دنیا کو اپنی آغوش میں لیے ھوئے ھے"

قرآن کا مقصد توحید الٰہی ھے

ڈاکٹر جارٹن 'ورلڈز پراگرس' (ترقی عالم) کے ص ۳۸۷ میں لکھتے ھیں:

قرآن کا مقصدِ عظیم بعض قوانین و رسوم کے ماتحت بت پرستوں یہودیوں اور عیسائیوں کو ایک اللہ کی [جس کی وحدانیت اس کا نقطۂ کمال تھا] پرستش پر مایل و متفق کرنا ھے، وہ قریش کی عربی زَباں میں لکھا گیا تھا اور یہ زَباں جو سچ مچ ہر ایک وصفِ حَسنہ رکھتی ھے، بیان کیا جاتا ھے کہ جنت الفردوس کی زَباں ھے.. قرآن کریم کا طرزِ تحریر دل آویز، رواں، قل و دل اور جہاں کہیں اللہ کے جاہ و جلال اور اوصاف کا ذکر آیا ھے شان دار اور بلند ھے حضرت محمد (ﷺ) حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی نبوّت کے قایل تھے"

قرآن نہایت آسانی سے سمجھ میں آسکتا ھے

مسٹر ای ایف رائے ڈر نے 'اسلام اور عیسائیت' کا باہمی مقابلہ کرتے ھوئے ایک جلسہ میں جو بہ مقام لندن جولائی ۱۹۱۶ میں زیر صدارت مسٹر عبد اللہ یوسف علی منعقد ھوا، کہا تھا:

"اس مُلک (انگلستان) کے پیش وایانِ دین اس حقیقت پر غم کے آنسو بہایا کرتے ھیں کہ افریقا

Marfat.com

''اِسلامی قانون قابلِ تعریف اصول پر مشتمل ہے اور زیادہ قابل تعریف امر یہ ہے کہ اسے ان اصول کی تعمیل اور انجام دہی کی زبردست حمایت میں کامیابی حاصل ہوتی ہے ''

''شریعتِ اِسلام نہایت اعلادرجے کے عقلی احکام کا مجموعہ ہے جن فضایل واعمال کی اس میں ہدایت کی گیی ہے، وہ ایسے برگزیدہ اور شایستہ ہیں کہ کسی مشہور مسیحی قسیس کی ہدایتیں بھی ان کا مقابلہ نہیں کرسکتیں ''

قرآن نے وحشی درندوں کو بھی انسانِ کامل بنایا

یورپ کا ایک مشہور ادیب ڈاکٹر سی ایم ینگ اپنی مشہور تصنیف کا یادی لایٹ آف ہولی قرآن'' میں یہ لکھتا ہے:

اگر یہ مقدس کلام خالقِ ارض وسما کی طرف سے نہ ہوتا تو اس کی آواز میں تاثیر نہ ہوتی اور یہ ہزاروں انسان وں کی اصلاح نہ کرسکتا، لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس کلام نے دنیا کی کایا پلٹ دی اور اس نے وحشی درندوں کو انسان کامل بنادیا تو ہم اس کی صداقت پر یقین کرنے کے لیے مجبور ہوتے ہیں (ص ۱۲۷)

قرآن کے حُسن وخوبی سے صرف بے عقلوں کو انکار ہے

لندن کا مشہور ہفتہ وار اخبار 'نیر ایسٹ' اپنی ۱۳ /اپریل ۱۹۲۲ کی اشاعت میں لکھتا ہے:

''ہم محمد (ﷺ) کے تعلیم وارشاد کے متعلِق خواہ کچھ خیال کریں مگر یہ ہمیں ضرور تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ نزول وترتیب کے لحاظ سے قرآن کریم ایک محیّر العُقول ومعجزنُما صحیفہ ہے اور اگرچہ اس کی زباں اور خیالات جو اس میں درج ہیں ہماری اپنی زباں اور خیالات سے بھت مختلف ہیں لیکن اگر ہم ان کی قدرو قیمت اور عظمت وفضیلت اور اکثر حالات میں ان کے حُسن وخوبی (خواہ یہ خیالات ترجے کی صورت میں ہمارے سامنے پیش کیے جایں) کو تسلیم نہ کریں تو ہم فی الحقیقت عقل ودانش سے بے گانہ ہیں ''

قرآن بساط سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا

مسٹر چے ننگ پولک (Mr.channing Pollock) اپنی تالیف 'دی اینی می (The Enemy) کے ص ۹۶، ۹۷ میں لکھتے ہیں:

شاید ہمارے مذہب (عیسای یت) میں خرابی یہ ہے کہ وہ فطرت انسانی پر اس کی بساط سے بڑھ کر

Marfat.com

میں اِسلام بہ نسبت عیسائی یت کے زیادہ سرعت کے ساتھ پھیل رہا ھے شاید وہ اس امر سے آگہ نھیں کہ اس سرعتِ رفتار کی وجہ اس کی سادگی میں مضمر ھے کیوں کہ عقاید اِسلام عیسائی یت کی نسبت بھت کم پیچی دا ھیں، اس نے جو ضابطہ (قرآن) حیاتِ انسانی کی رہ نُمائی کے لیے بنی نوعِ انسان کو عطا کیا ھے وہ نہایت آسانی سے سمجھ میں آ سکتا ھے اور یھی ایک بڑی وجہ افریقا میں اس کی سبک رفتاری کی ھے ''

قرآن میں ایک وسیع جمھوریہ کے تمام آیین موجود ھیں

لڈلف کرھل اپنی کتاب 'دی لیبن دی محمد (ﷺ) (Des Leben des Muhammad.) میں جو بہ مقام لپسا ۱۸۸۴ء میں شایع ھوی لکھتے ھیں:

''قرآن عقاید و اخلاق اور نیز ان پر مبنی قانون کا ایک مکمّل ضابطہ پیش کرتا ھے، اس میں ایک وسیع جمھوریہ کے تمام آیین واصول کے لیے، رُشد و ہدایت کے لیے انصاف و عدالت کے لیے، فوجی تنظیم و ترتیب کے لیے، مالیات کے لیے غُربا کے متعلق نہایت محتاط قانون سازی کے لیے بنیادیں رکھی گیی ھیں، لیکن ان تمام کا سنگِ بنیاد ذاتِ باری پر اعتقاد ھے جس کے قبضہ' قدرت میں انسان کی قسمت وں کی باگ ھے ''

قرآن مذھب اور علم کے درمیان اتحاد کی تلقین کرتا ھے

مشھور جرمن مستشرق ھورٹن اپنی کتاب 'استعدادِ الاِسلام بہ قول الثقافتہ الروحیہ' میں لکھتا ھے:

''تم اِسلام کو ایسا مذھب پاوگے جس میں مذھب اور علم کے درمیان اتحاد ھے، یھی ایک ایسا دین ھے جو دونو کو ایک کیے ھوے ھے اگر تم غور کروگے تو تم کو مذھب اِسلام عقل کے مطابق نظر آے گا اور تم ایک فقیہ کو فلسفی کے ساتھ معانقہ کرتے ھوے پاوگے ''(ص۹)

قرونِ وسطیٰ قریباً ۱۵۱۰ کا مشھور فلسفی ابن رُشد پکا مسلمان تھا جو قرآن کے ہر ہر لفظ پر اعتقاد رکھتا تھا مگر باوصف اس کے اس کا مذھب، اس کا عقیدہ اور وہ قرآن جس کو اس نے اپنا مُتمسّک بنایا تھا یونانی فلسفہ کے مطالعہ اور ارسطو کے آثار و عُلوم کے حاصل کرنے سے مانع نھیں تھا (ص۱۰)

قرآن قدیم وجدید صداقت وں کا مظہر ھے

ھز ھای نس (شہزادی خیر النّسا) ڈیا نگ موڈا جزیرہ سراوک جنھوں نے ھوای جہاز میں اِسلام قبول کیا لکھتی ھیں:

Marfat.com

بوجھ ڈالتا ھے اگر تم ایک آدمی سے کہو کہ تمھاری صحت اعتدال کے ساتھ کھانے پر موقوف ھے تو اغلب ھے کہ وہ اس کی کوشش کرے، لیکن اگر تم اس سے یہ مطالبہ کرو کہ ''کچھ بھی نہ کھاؤ'' تو وہ یقیناً کہے گا: بات تو اچھی ھے لیکن غیر ممکن'' قرآن فطرتِ انسانی پر بہت کم بوجھ ڈالتا ھے، اس لیے اس کی اطاعت کی جاتی ھے

قرآن مغرب کے گوشے گوشے میں پڑھا جانا چاہیے

سر اڈورڈ ڈین سین راس سی آئی ای نے سیل کے ترجمہ قرآن کے آخری اڈیشن (مطبوعہ ۱۹۲۲) پر جو مقدمہ لکھا، اس میں تحریر کیا ھے:

''تیرہ سو سال کے تمام انقلابات کے دوران قرآنِ کریم تمام تُرک وں، ایرانی وں اور ہندُستانی وں کی قریباً ربع آبادی کا صحیفہ مقدس رہا ھے ''اور وہ اس بات پر زور دیتے ھیں کہ ''یقیناً ایسی کتاب جیسی کہ قرآن کریم ھے، اس امر کی مستحق ھے کہ مغرب کے گوشے گوشے میں پڑھی جائے، خصوصاً دورِ حاضر میں جب کہ موجودہ ایجادوں کے ذریعے زمان و مکاں کی بندشیں بالکل محدود ھو گیی ھیں اور جب کہ مفاد عامہ تمام دنیا کو اپنی آغوش میں لیے ھوے ھے ''

قرآن کا مقصد توحید الٰہی ھے

ڈاکٹر جارٹن 'ورلڈز پراگرس' (ترقی عالم) کے ص ۳۸۷ میں لکھتے ھیں:

قرآن کا مقصدِ عظیم بعض قوانین و رسوم کے ماتحت بت پرست وں یہودی وں اور عیسای وں کو ایک اللہ کی [جس کی وحدانیت اس کا نقطۂ کمال تھا] پرستش پر مایل و متفق کرنا ھے، وہ قریش کی عربی زَبان میں لکھا گیا تھا اور یہ زَبان جو سچ مچ ہر ایک وصفِ حُسنہ رکھتی ھے، بیان کیا جاتا ھے کہ جنت الفردوس کی زَبان ھے۔ قرآن کریم کا طرزِ تحریر دل آویز، رواں، قل و دل اور جہاں کہیں اللہ کے جاہ و جلال اور اوصاف کا ذکر آیا ھے شان دار اور بلند ھے حضرت محمد (ﷺ) حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی نبوّت کے قایل تھے ''

قرآن نہایت آسانی سے سمجھ میں آ سکتا ھے

مسٹر سی ایف رائے ڈر نے 'اِسلام اور عیسائیت' کا باہمی مقابلہ کرتے ھوے ایک جلسہ میں جو بہ مقام لندن جولائی ۱۹۱۶ میں زیر صدارت مسٹر عبدُ اللہ یوسف علی منعقد ھوا، کہا تھا:

''اس مُلک (اِنگ لِستان) کے پیش وایانِ دین اس حقیقت پر غم کے آنسو بہایا کرتے ھیں کہ افریقا

Marfat.com

''قرآن میں تاریخ قدیم اور اللہ کی وحدانیت کی عظیم الشان صداقتیں موجود ہیں، اس مادیت اور دہریت کے زمانے میں رسولِ پاک (ﷺ) کے کلمات برابر دِلوں میں گھر بناتے جا رہے ہیں، اِسلام کے خلاف رومن کیتھولک فرقہ کی شدید جدّ وجُہد کے باوجود وہ دن دور نہیں جب ارشاداتِ نبوی (ﷺ) یورپ میں بھی اِسی طرح عام ہو جایں گے جس طرح کہ مشرق میں ہیں قرآن میں موجودہ زمانے کی عظیم صداقتوں اور بائیبل، مسیح کی کن فوشس اور ویدوں کی دانش آموزوں کی گونج سنائی دے رہی ہے، یہ محیر العقول کتاب تسلی، امید اور محبت کی دولت سے مالا مال ہے (اخبار لائٹ لاہور)

قرآن ایک زبردست دعوتِ عمل ہے

ڈاکٹر جارج ایس ارن ڈیل پریزیڈنٹ تھیوسافی کل سوسایٹی رقم طراز ہیں (ٹروتھ لاہور یکم جولائی ۱۹۳۵)

''حضرت محمد (ﷺ) کی تعریف تحصیل حاصل ہے، ان کی ساری زندگی عظمت و بزرگی کے تابناک نشانات سے درخشندہ تھی اور ایک نہایت خوش نُما، نہایت گہری اور نہایت سادہ رُوحانیت ان کا طُغرائے امتیاز تھی حضرت محمد (ﷺ) لازمی طور پر ایک نبی ہیں، اس لیے کہ ان کو اپنی صدا ایک وحشت ناک ویرانے میں بلند کرنا پڑی قرآن کی عظمت محض اس کے کتاب ہونے میں مضمر نہیں بل کہ اس حقیقت میں مخفی ہے کہ وہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک زبردست دعوتِ عمل ہے جو شان دار اِسلامی تمدُّن اور حکومت دنیا میں قایم کرنے والی ہیں''

قرآن ہی نے اوصافِ حمیدہ سکھائے

مسٹر آرنلڈ وھایٹ اِسلامِک رویو بابت ماہ ۱۹۱۶ ص ۲۲۶ میں فرماتے ہیں:

''وہ اسباق جو ہم عہد نامہ عتیق اور عہد نامہ جدید سے یہودیوں کے توسط سے سیکھتے ہیں (نصف یورپ ایک یہودی یعنی جناب مسیح اور باقی نصف ایک یہودن یعنی جناب مریم کی پرستش کرتا ہے) ہمیں بنی نوعِ انسان کے ساتھ انسانیت سے پیش آنا اور تمام لوگوں کے خیالات کا احترام کرنا سکھاتے ہیں، لیکن قرآن نے کہ جس کو ایک ساربان کے فرزند نے لکھا، مسلمانوں کو نہ صرف جنگ آرائی سکھائی بل کہ نجی زندگی میں ہم دردی، خیرات، فیاضی، شجاعت اور مہمان نوازی کا سبق پڑھایا''

قرآن دنیا کے لیے امن واتحاد کا پیغام لایا ہے

ہندی زباں کے بے مثال اور کثیر الاشاعت رسالہ 'چاند' کے مُدیر منشی کنھیالال (وکیل) اپنے رسالے میں لکھتے ہیں:

Marfat.com

میں اسلام بہ نسبت عیسائیت کے زیادہ سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے شاید وہ اس امر سے آگہ نہیں کہ اس سرعتِ رفتار کی وجہ اس کی سادگی میں مضمر ہے کیوں کہ عقاید اسلام عیسائیت کی نسبت بہت کم پیچیدا ہیں، اس نے جو ضابطہ (قرآن) حیاتِ انسانی کی رہ نُمائی کے لیے بنی نوعِ انسان کو عطا کیا ہے وہ نہایت آسانی سے سمجھ میں آ سکتا ہے اور یہی ایک بڑی وجہ افریقا میں اس کی سبک رفتاری کی ہے"

قرآن میں ایک وسیع جمہوریہ کے تمام آیین موجود ہیں

لڈلف کرہل اپنی کتاب 'دی لیبن دی محمد (ﷺ)' (Des Leben des Muhammad.) میں جو بہ مقام لپسا ۱۸۸۴ء میں شایع ہوی لکھتے ہیں:

"قرآن عقاید و اخلاق اور نیز ان پر مبنی قانون کا ایک مکمّل ضابطہ پیش کرتا ہے، اس میں ایک وسیع جمہوریہ کے تمام آیین واصول کے لیے، رُشد و ہدایت کے لیے انصاف و عدالت کے لیے، فوجی تنظیم و ترتیب کے لیے، مالیات کے لیے غُربا کے متعلّق نہایت محتاط قانون سازی کے لیے بنیادیں رکھی گیی ہیں، لیکن ان تمام کا سنگِ بنیاد ذاتِ باری پر اعتقاد ہے جس کے قبضۂ قدرت میں انسان کی قسمت وں کی باگ ہے"

قرآن مذہب اور علم کے درمیان اتحاد کی تلقین کرتا ہے

مشہور جرمن مستشرق ہورٹن اپنی کتاب 'استعداد الاسلام بہ قول الثقافتہ الروحیہ' میں لکھتا ہے:

"تم اسلام کو ایسا مذہب پاوگے جس میں مذہب اور علم کے درمیان اتحاد ہے، یہی ایک ایسا دین ہے جو دونو کو ایک کیے ہوے ہے اگر تم غور کروگے تو تم کو مذہب اِسلام عقل کے مطابق نظر آے گا اور تم ایک فقیہ کو فلسفی کے ساتھ معانقہ کرتے ہوے پاوگے" (ص ۹)

قرونِ وسطیٰ قریباً ۱۵۱۰ کا مشہور فلسفی ابن رُشد پکا مسلمان تھا جو قرآن کے ہر ہر لفظ پر اعتقاد رکھتا تھا مگر باوصف اس کے اس کا مذہب، اس کا عقیدہ اور وہ قرآن جس کو اس نے اپنا مُتمسّک بنایا تھا یونانی فلسفہ کے مطالعہ اور ارسطو کے آثار و علوم کے حاصل کرنے سے مانع نہیں تھا (ص ۱۰)

قرآن قدیم و جدید صداقت وں کا مظہر ہے

ہز ہای نس (شہ زادی خیر النسا) ڈیانگ موڈا جزیرہ سراوک جنھوں نے ہوای جہاز میں اسلام قبول کیا لکھتی ہیں:

Marfat.com

''رمضانُ المبارکِ مسلمانوں کی آسمانی کتاب کے نزول کا زمانہ ہے یہ وہ کتاب ہے جس کی عظمت کا راز اس کی پاکیزہ تعلیم میں پوشیدہ ہے قرآن کریم دنیا کے لیے امن واتحاد کا پیام ہے اصلاح اور صلاح کا ضابطہ ہے، اس کی خوبیاں اُسی وقت معلوم ہوسکتی ہیں جب کہ اس پر عقیدہ رکھنے والے اس کے احکام پر پوری طرح عمل کریں اور اپنے آپ کو نمونہ بنا کر دکھا دیں کہ مسلمان ایسے ہوتے ہیں.. جس کتاب نے کسی زمانے میں ایک زبردست قوم بنا کر دکھای، وہ کبھی بے کار اور غیر مفید نہیں ہوسکتی ''

قرآن ایک مستقل اور زندہ معجزہ ہے

مسٹر سی اے سورما (بی اے) جو قرآن کے مطالعہ کے بعد اِسلام لے آے، ایک طویل مضمون لکھتے ہیں ''قرآن رسولِ اللہ (ﷺ) کے ذریعے جس صورت میں نازل ہوا، اُسی صورت میں موجود ہے ایک شوشے تک کا فرق نہیں آیا، انسانی ہات اور دماغ نے اس میں کوی دخل نہیں دیا اور یہ ایک ایسی بات ہے جو کُلی بل کہ جُزوی طور پر بھی کسی مذہبی کتاب کے متعلق نہیں کہی جاسکتی حضرت محمد (ﷺ) کا دعوا تھا کہ وہ ایک مستقل اور زندہ معجزہ ہے اور حقیقت میں وہ ایک معجزہ ہی ہے ''

قرآن ہی قابلِ قبول اور اطمینانِ قلب کی کتاب ہے

حضرت بابا نانک ؒ فرماتے ہیں:

توریت، زبور، انجیل، ترے پڑھ سُن ڈِٹھے وید
رہی قرآن کل جگ میں پروار (جنم ساکھی کلاں ص ۱۴۷)
[توریت، زبور، انجیل اور وید وغیرہ تمام پڑھ کر دیکھ لیے قرآن شریف ہی قابلِ قبول اور اطمینان قلب کی کتاب نظر آی]
رہی کتاب ایمان دی سچ کتاب قرآن

اگر سچ پوچھو تو سچی اور ایمان کی کتاب جس کی ملاقات سے دل باغ باغ ہوجاتا ہے قرآن شریف ہی ہے

قرآن ژند اَوستا کے مقابلے میں

پروفیسر اڈورڈ جی براون (ایم اے، ایم بی) اپنی تالیف 'اَ لِٹ ریری ہسٹری آف پرشیا' (تاریخِ ادبیاتِ ایران) میں ژند اَوستا اور قرآن کا مقابلہ کرتے ہوے ص ۱۰۲ میں لکھتے ہیں:

''میں جوں جوں قرآن پر غور کرتا اور اس کے مفہوم اور معانی کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں میرے دل

Marfat.com

''قرآن میں تاریخ قدیم اور اللہ کی وحدانیت کی عظیم الشان صداقتیں موجود ہیں، اس مادِّیت اور دہریت کے زمانے میں رسولِ پاک (ﷺ) کے کلمات برابر دِلوں میں گھر بناتے جا رہے ہیں، اِسلام کے خلاف رومن کیتھولک فرقہ کی شدید جِدّ وجُہد کے باوجود وہ دن دور نہیں جب ارشاداتِ نبوی (ﷺ) یورپ میں بھی اِسی طرح عام ہو جائیں گے جس طرح کہ مشرق میں ہیں قرآن میں موجودہ زمانے کی عظیم صداقتوں اور بائیبل، مسیح کی کن فوشس اور ویدوں کی دانش آموزوں کی گونج سنائی دے رہی ہے، یہ محیر العقول کتاب تسلی، امید اور محبت کی دولت سے مالا مال ہے (اخبار لائیٹ لاہور)

قرآن ایک زبردست دعوتِ عمل ہے

ڈاکٹر جارج ایس ارن ڈیل پریزیڈنٹ تھیوسافی کل سوسائٹی رقم طراز ہیں (ٹروتھ لاہور یکم جولائی ۱۹۳۵)

''حضرت محمد (ﷺ) کی تعریف تحصیل حاصل ہے، ان کی ساری زندگی عظمت و بزرگی کے تاب ناک نشانات سے درخشندہ تھی اور ایک نہایت خوش نُما، نہایت گہری اور نہایت سادہ رُوحانیت ان کا طُغرائے امتیاز تھی حضرت محمد (ﷺ) لازمی طور پر ایک نبی ہیں، اس لیے کہ ان کو اپنی صدا ایک وحشت ناک ویرانے میں بلند کرنا پڑی قرآن کی عظمت محض اس کے کتاب ہونے میں مضمر نہیں بل کہ اس حقیقت میں مخفی ہے کہ وہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک زبردست دعوتِ عمل ہے جو شان دار اِسلامی تمدُّن اور حکومت دنیا میں قایم کرنے والی ہیں''

قرآن ہی نے اوصافِ حمیدہ سکھائے

مسٹر آرنلڈ وھایٹ اِسلامِک رِویو بابت ماہ ۱۹۱۶ ص ۲۲۶ میں فرماتے ہیں:

''وہ اسباق جو ہم عہد نامہ عتیق اور عہد نامہ جدید سے یھودیوں کے توسط سے سیکھتے ہیں (نصف یورپ ایک یھودی یعنی جناب مسیح اور باقی نصف ایک یھودن یعنی جناب مریم کی پرستش کرتا ہے) ہمیں بنی نوعِ انسان کے ساتھ انسانیت سے پیش آنا اور تمام لوگوں کے خیالات کا احترام کرنا سکھاتے ہیں، لیکن قرآن نے کہ جس کو ایک ساربان کے فرزند نے لکھا، مسلمانوں کو نہ صرف جنگ آرائی سکھائی بل کہ نجی زندگی میں ہم دردی، خیرات، فیاضی، شجاعت اور مہمان نوازی کا سبق پڑھایا''

قرآن دنیا کے لیے امن واتحاد کا پیغام لایا ہے

ہندی زَباں کے بے مثال اور کثیر الاشاعت رسالہ 'چاند' کے مُدیر منشی کنھیّالال (وکیل) اپنے رسالے میں لکھتے ہیں:

Marfat.com

میں اس کی قدر و منزلت زیادہ ہوتی جاتی ہے لیکن ژند اوستا کا مطالعہ بجز ایسی حالتوں کے کہ اس کو علم او ثان یا تحقیق لسانی یا اِسی قسم کے دیگر اغراض کے لیے پڑھا جائے طبعیت میں تکان پیدا کرتا اور بارِ خاطر ہو جاتا ہے"

قرآن کی آیاتِ دینی اور اخلاقی خیالات پر مشتمل ہیں

انسائی کلوپیڈیا برٹانی کا کی جلد ۱۶ ص ۵۹۹ میں لکھا ہے:

"قرآن کے مختلف حصص کے مطالب ایک دوسرے سے بالکل متفاوت ہیں بہت سی آیات دینی و اخلاقی خیالات پر مشتمل ہیں مظاہرِ قدرت، تاریخ، الہاماتِ انبیا کے ذریعے اس میں اللہ کی عظمت، مہربانی اور صداقت کی یاد دلائی گئی ہے بالخصوص حضرت محمد (ﷺ) کے واسطے سے اللہ کو واحد اور قادرِ مطلق ظاہر کیا گیا ہے بت پرستی اور مخلوقات کی پرستش کو (جیسا کہ جناب مسیح کو اللہ کا بیٹا سمجھ کر پوجا جاتا ہے) بلا لحاظ ناجایز قرار دیا گیا ہے، قرآن کی نسبت یہ بالکل بجا کہا جاتا ہے کہ وہ دنیا بھر کی موجودہ کتابوں میں سب سے زیادہ پڑھا جاتا ہے"

قرآن خود اپنی تعظیم کراتا ہے

مسٹر وڈول جس نے قرآن کا ترجمہ شایع کیا، لکھتا ہے:

"جتنا بھی ہم اس کتاب (قرآن) کو اُلٹ پلٹ کر دیکھتے ہیں، اِسی قدر پہلے مطالعے میں اس کی نامرغوبی نیے نیے پہلوؤں سے اپنا رنگ جماتی ہے لیکن فوراً ہمیں مسخر کر لیتی مسخیر بنا دیتی اور آخر میں ہم سے تعظیم کرا کے چھوڑتی ہے، اس کا طرزِ بیاں بہ اعتبار اس کے مضامین و اغراض کے عفیف، عالی شان اور تہدید آمیز ہے اور جا بہ جا اس کے مضامین کی غایت رفعت تک پہنچ جاتے ہیں غرض یہ کتاب ہر زمانے میں اپنا پُر زور اثر دکھاتی رہے گی"

قرآن کا کمال عبادت و شانِ تخیّل

موسیو سیواری جنھوں نے قرآن کا فرانسیسی زباں میں ترجمہ کیا، موسیو ڈورایر کے ترجمے پر بحث کرتے ہوے لکھتے ہیں:

"اگر قرآن جو تمام ایشیائی ممالک میں عبارت کے کمال اور قوتِ خیال کے علو شان و عظمت و جلال کے اعلا مرتبے پر ہے ڈورایر کے ترجمہ میں ایک غیر مرتّب اور سُست و بے مزا بیان کہ جس سے طبعیت دِق ہو جائے معلوم ہو تو یہ الزام اس طرزِ ادا پر لگانا واجب ہے جو ڈورایر نے اس ترجمہ میں

Marfat.com

''رمضان المبارک مسلمانوں کی آسمانی کتاب کے نزول کا زمانہ ہے یہ وہ کتاب ہے جس کی عظمت کا راز اس کی پاکیزہ تعلیم میں پوشیدہ ہے قرآن کریم دنیا کے لیے امن واتحاد کا پیام ہے اصلاح اور صلاح کا ضابطہ ہے، اس کی خوبیاں اُسی وقت معلوم ہوسکتی ہیں جب کہ اس پر عقیدہ رکھنے والے اس کے احکام پر پوری طرح عمل کریں اور اپنے آپ کو نمونہ بنا کر دکھا دیں کہ مسلمان ایسے ہوتے ہیں.. جس کتاب نے کسی زمانے میں ایک زبردست قوم بنا کر دکھای، وہ کبھی بے کار اور غیر مفید نہیں ہوسکتی ''

قرآن ایک مستقل اور زندہ معجزہ ہے

مسٹر سی اے سورما (بی اے) جو قرآن کے مطالعہ کے بعد اِسلام لے آے، ایک طویل مضمون لکھتے ہیں ''قرآن رسولِ اللہ (ﷺ) کے ذریعے جس صورت میں نازل ہوا، اُسی صورت میں موجود ہے ایک شوشے تک کا فرق نہیں آیا، انسانی ہات اور دماغ نے اس میں کوی دخل نہیں دیا اور یہ ایک ایسی بات ہے جو کلی بل کہ جزوی طور پر بھی کسی مذہبی کتاب کے متعلق نہیں کہی جاسکتی حضرت محمد (ﷺ) کا دعوا تھا کہ وہ ایک مستقل اور زندہ معجزہ ہے اور حقیقت میں وہ ایک معجزہ ہی ہے ''

قرآن ہی قابل قبول اور اطمینانِ قلب کی کتاب ہے

حضرت بابا نانکؒ فرماتے ہیں:

توریت، زبور، انجیل، ترے پڑھ سُن ڈِٹھے وید
رہی قرآن کل جگ میں پروار (جنم ساکھی کلاں ص ۱۴۷)
[توریت، زبور، انجیل اور وید وغیرہ تمام پڑھ کر دیکھ لیے قرآن شریف
ہی قابل قبول اور اطمینان قلب کی کتاب نظر آی]
رہی کتاب ایمان دی سچ کتاب قرآن

اگر سچ پوچھو تو سچی اور ایمان کی کتاب جس کی ملاقات سے دل باغ باغ ہوجاتا ہے قرآن شریف ہی ہے

قرآن ژنداوستا کے مقابلے میں

پروفیسر اڈورڈ جی براون (ایم اے، ایم بی) اپنی تالیف 'اَ لِٹ ریری ہسٹری آف پرشیا' (تاریخِ ادبیاتِ ایران) میں ژنداوستا اور قرآن کا مقابلہ کرتے ہوے ص ۱۰۲ میں لکھتے ہیں:

''میں جوں جوں قرآن پر غور کرتا اور اس کے مفہوم اور معانی کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں میرے دل

Marfat.com

اختیار کی ہے “

قرآن اِسلام کی مظفر و منصور فوجوں کے ساتھ ساتھ گیا

مسٹر روبن سن تحریر فرماتے ہیں:

”اہل اِسلام کی مظفر و منصور فوجوں نے خواہ مُلک شام کو فتح کیا یا شمالی افریقا میں علمِ تسخیر بلند کیا یا بحیرہ احمر کو عبور کر کے بحیرہ اسود میں پاں و جمائے، الغرض وہ جہاں کہیں بھی پہنچیں قرآن کی تعلیم ان کے ساتھ ساتھ گئی جس کی وجہ سے انھوں نے کسی جگہ جور وظلم کا ارتکاب نہیں کیا کسی قوم کو انھوں نے اس بنا پر تہِ تیغ نہیں کیا کہ وہ اِسلام قبول کرنے سے انکار کرتی تھی “

قرآن توحید سکھاتا ہے

سرجان ملکم آں جہانی سابق سفیر ایران و گورنر مبے اپنی ’تاریخِ ایران‘ میں لکھتے ہیں:

”ہیچ چیز عالی تر ونکوتر از عقیدہ اہل اِسلام در توحید نمی شود ازاں روکہ از ہر طرف روبہ یکے دارند چناں چہ از آیات و اخبار و آثار و اشعار و اقوال شان ہمہ ظاہر است اینما تولوا فثم وجه الله تعالیٰ (ہر جا کہ نظر کردم سیمائے تو می بینم) مخصوص و شایستہ بندگی می دانند وبس وہیچ کس را از مخلوقات دریں باب بادے شریک و سہیم نمی سازند “

قرآن زندگی کے طبعی لازمات کو پورا کرتا ہے

مسٹر اے آر واڈیا (Mr. A.R. Wadia) پروفیسر آف فلاسفی میسور یونی ورسٹی نے ۲۵ جولائی ۱۹۳۶ کو ٹریننگ کالج کی ٹیچرز ایسوسی ایشن کے جلسہ عید میلاد میں تقریر کرتے ہوے کہا:

”اِسلام کو صحیح طور پر سمجھنے کے لیے قرآن اور اس کے صادق پیرووں کے اعمال کا مطالعہ ضروری ہے اگر آج مجھ سے دریافت کیا جائے کہ وہ کون سا مذہب ہے جو زندگی کے طبعی لازمات و مطالبات کو پورا کرتا ہے تو میں اوّلیں جگہ اِسلام کو دوں گا (دکن ٹائمز: مطبوعہ ۲ اگست ۱۹۳۶)

قرآن زبردست وحدانیت کا علم بردار ہے

مسٹر ڈبلیو بی بشیر پکرڈ (W.B. Bashyr Pickard.) جنھوں نے مطالعہ قرآن کے بعد اِسلام قبول کیا، لکھتے ہیں:

”قرآن آج بھی ویسا ہی موجود ہے، کسی نے اس میں تحریف نہیں کی، وہ محفوظ ہے، اس میں کچھ تغیّر نہیں ہوا، وہ خالص اور پاکیزہ ہے اور ایک نہ ختم ہونے والی رحمت خداوندی ہے عملی مذہب میں

Marfat.com

میں اس کی قدر و منزلت زیادہ ھوتی جاتی ھے لیکن ژند اوستا کا مطالعہ بہ جز ایسی حالت وں کے کہ اس کو علم اوثان یا تحقیق لسانی یا اِسی قسم کے دیگر اغراض کے لیے پڑھا جاے طبعیت میں تکان پیدا کرتا اور بارِ خاطر ھو جاتا ھے''

قرآن کی آیاتِ دینی اور اخلاقی خیالات پر مشتمل ھیں

انسای کلوپی ڈیا برتانی کا کی جلد ۱۶ ص ۵۹۹ میں لکھا ھے:

''قرآن کے مختلف حصص کے مطالب ایک دوسرے سے بالکل متفاوت ھیں بھت سی آیات دینی و اخلاقی خیالات پر مشتمل ھیں مظاھرِ قدرت، تاریخ، الہاماتِ انبیا کے ذریعے اس میں اللہ کی عظمت، مہربانی اور صداقت کی یاد دلای گیی ھے بالخصوص حضرت محمد (ﷺ) کے واسطے سے اللہ کو واحد اور قادرِ مطلق ظاہر کیا گیا ھے بت پرستی اور مخلوقات کی پرستش کو (جیسا کہ جناب مسیح کو اللہ کا بیٹا سمجھ کر پوجا جاتا ھے) بلا لحاظ ناجایز قرار دیا گیا ھے، قرآن کی نسبت یھ بالکل بجا کہا جاتا ھے کہ وہ دنیا بھر کی موجودہ کتاب وں میں سب سے زیادہ پڑھا جاتا ھے''

قرآن خود اپنی تعظیم کراتا ھے

مسٹر وڈول جس نے قرآن کا ترجمہ شایع کیا، لکھتا ھے:

''جتنا بھی ھم اس کتاب (قرآن) کو اُلٹ پلٹ کر دیکھتے ھیں، اِسی قدر پھلے مطالعے میں اس کی نامرغوبی نیے نیے پہلوؤں سے اپنا رنگ جماتی ھے لیکن فوراً ھمیں مسخر کر لیتی مسخیر بنا دیتی اور آخر میں ھم سے تعظیم کرا کے چھوڑتی ھے، اس کا طرزِ بیاں بہ اعتبار اس کے مضامین و اغراض کے عفیف، عالی شان اور تہدید آمیز ھے اور جا بہ جا اس کے مضامین کی غایت رفعت تک پھنچ جاتے ھیں غرض یھ کتاب ہر زمانے میں اپنا پُر زور اثر دکھاتی رھے گی''

قرآن کا کمال عبادت و شانِ تخیّل

موسیو سیواری جنھوں نے قرآن کا فرانسیسی زباں میں ترجمہ کیا، موسیو ڈورایر کے ترجمے پر بحث کرتے ھوے لکھتے ھیں:

''اگر قرآن جو تمام ایشیای ممالک میں عبارت کے کمال اور قوّتِ خیال کے علو شان و عظمت و جلال کے اعلا مرتبے پر ھے ڈورایر کے ترجمہ میں ایک غیر مرتّب اور سُست و بے مزا بیان کہ جس سے طبعیت دِق ھو جاے معلوم ھو تو یھ الزام اس طرزِ ادا پر لگانا واجب ھے جو ڈورایر نے اس ترجمہ میں

وہ ایک زبردست وحدانیت کا علم بردار ہے: ایک اللہ اور ایک برادری "

قرآن عمل کے لیے روشنی کا منار ہے

یہی مصنف 'اسلام کی خوبیاں' کے ذیل میں لکھتا ہے:

"قرآن عمل کے لیے ایک روشنی کا منار ہے، رہ نما ہے اور ایک سند ہے، وہ عہد حاضر کی عملی زندگی سے دارُالبقا کی طرف رہ نُمائی کرتا ہے، وہ ایک مکمّل ضابطہ ہے جس میں کسی قسم کا ردّ و بدل نہیں ہوا "

(اسلامک ریویو جنوری ۱۹۳۶)

قرآن ایک نا قابلِ تشریح طلسم ہے

ای ڈبلیو بلائی ڈن (ایل ایل ڈی) جو ایک حبشی عیسائی ہے اپنی تالیف 'عیسائیت اسلام اور حبشی نسل' میں لکھتا ہے:

"جہاں خیالات ان حبشیوں کی سمجھ میں نہیں آتے، وہاں قرآن مجید کے الفاظ بھی ان کے لیے ایک ایسی نا قابلِ بیاں خوب صورتی اور موسیقی اور ایک نا قابلِ تشریح طلسم بن جاتے ہیں جو محض السنہ مغربیہ کے جاننے والوں کے لیے قطعاً نا قابلِ فہم ہے "

قرآن عربی زَباں کا معیارِ حقیقی پیش کرتا ہے

جارج ای پٹنم ممبر امریکن اتھنالوجیکل سوسایٹی و نیویارک ہسٹوری کل سوسایٹی، ورلڈز پراگرس' کے ص ۱۶۰ میں لکھتے ہیں:

"یہ کتاب (قرآن) جو الہامات و اعتقادات محمد (ﷺ) پر مشتمل ہے مسلّمہ طور پر عربی زَباں کا معیارِ حقیقی پیش کرتی ہے اور جیسا کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے، انسانی قلم اس کی تقلید سے قاصر ہے اس لیے ان کا خیال ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے "

قرآن کے احکام مطابقِ حکمت و عقل واقع ہوے ہیں

دایرۃ المعارف عامہ (پاپولر ان سای کلوپی ڈیا) جلد ہشتم کے ص ۳۲۶ میں مسطور ہے:

"قرآن کی زَباں بہ لحاظ لفظ عرب زیادہ فصیح ہے، اس کا طرزِ بیاں اور اس کی انشای خوبیاں ایسی دل آویز و دل کش ہیں کہ اس وقت تک ان کی مثل اور نظیر پیش نہیں کی جا سکی، اس کے اخلاقی احکام اس قدر مطابق عقل و حکمت واقع ہوے ہیں کہ اگر انسان ان پر پورے طور عمل پیرا ہو تو وہ اس کو ایک پاکیزہ زندگی بسر کرنے پر آمادہ کر دیتے ہیں "

Marfat.com

اختیار کی ھے "

قرآن اِسلام کی مظفر و منصور فوجوں کے ساتھ ساتھ گیا

مسٹر روبن سن تحریر فرماتے ھیں:

"اہل اِسلام کی مظفر و منصور فوجوں نے خواہ مُلک شام کو فتح کیا یا شمالی افریقا میں علمِ تسخیر بلند کیا یا بحیرہ احمر کو عبور کر کے بحیرہ اسود میں پاں و جماے، الغرض وہ جہاں کہیں بھی پہنچیں قرآن کی تعلیم ان کے ساتھ ساتھ گیی جس کی وجہ سے انھوں نے کسی جگھ جور و ظلم کا ارتکاب نھیں کیا کسی قوم کو انھوں نے اس بنا پر تہِ تیغ نھیں کیا کہ وہ اِسلام قبول کرنے سے انکار کرتی تھی "

قرآن توحید سکھاتا ھے

سر جان ملکم آں جہانی سابق سفیر ایران و گورنر مبے اپنی 'تاریخِ ایران' میں لکھتے ھیں:

"ہیچ چیز عالی تر و نکوتر از عقیدہ اہل اِسلام در توحید نمی شود ازاں رو کہ از ہر طرف رو بہ یکے دارند چناں چہ از آیات و اخبار و آثار و اشعار و اقوال شان ہمہ ظاہر است اینما تولوا فثم وجه الله تعالیٰ (ہر جا کہ نظر کردم سیماے تو می بینم) مخصوص و شایستہ بندگی می دانند و بس وہیچ کس را از مخلوقات دریں باب باوے شریک و سہیم نمی سازند "

قرآن زندگی کے طبعی لازمات کو پورا کرتا ھے

مسٹر اے آر وادیا (Mr. A.R. Wadia) پروفیسر آف فلاسفی میسور یونی ورسٹی نے ۲۵ جولای ۱۹۳۶ کو ٹریننگ کالج کی ٹیچرز ایسوسی ایشن کے جلسہ عید میلاد میں تقریر کرتے ھوے کہا:

"اِسلام کو صحیح طور پر سمجھنے کے لیے قرآن اور اس کے صادق پیروؤں کے اعمال کا مطالعہ ضروری ھے اگر آج مجھ سے دریافت کیا جاے کہ وہ کون سا مذہب ھے جو زندگی کے طبعی لازمات و مطالبات کو پورا کرتا ھے تو میں اوّلیں جگھ اِسلام کو دوں گا (دکن ٹایمز: مطبوعہ ۲ اگست ۱۹۳۶)

قرآن زبردست وحدانیت کا علم بردار ھے

مسٹر ڈبلیو بی بشیر پکرڈ (W.B. Bashyr Pickard.) جنھوں نے مطالعہ قرآن کے بعد اِسلام قبول کیا، لکھتے ھیں:

"قرآن آج بھی ویسا ھی موجود ھے، کسی نے اس میں تحریف نھیں کی، وہ محفوظ ھے، اس میں کچھ تغیّر نھیں ھوا، وہ خالص اور پاکیزہ ھے اور ایک نہ ختم ھونے والی رحمت خداوندی ھے عملی مذہب میں

Marfat.com

قرآن راعی و رعایا دونو کے لیے کافی ھے

ڈیوڈ ارکوھرٹ اپنی کتاب 'روح المشرق' کے دیباچے میں اِسلام کی تصویر حسبِ ذیل الفاظ میں کھینچتا ھے

''اِسلام بہ طور ایک مذہب کے کوئی جدید اعتقاد، جدید وحی اور جدید خیال پیش نھیں کرتا، اس نے نہ قسیسیت کی بنیاد رکھی ھے اور نہ کلیسائی حکومت کی، وہ رعایا کو ایک ضابطہ اور سلطنت کو ایک نظام ترکیبی پیش کرتا ھے جس کو مذہب کی منظوری و تایید سے طاقت دی گیی ھے''

قرآن میں کوئی بات مشتبہ نھیں

فرانسیسی فاضل ایم دی سینٹ ھل یر اپنی کتاب متعلقہ قرآن میں لکھتا ھے:

''قرآن میں کوئی بات مشتبہ یا قدرت کی باتوں سے بڑھ کر بہ طور اعجوبہ نھیں مذہب اِسلام خود اس بات کے مخالف ھے کہ وہ کسی پردے میں پوشیدا کیا جاے اور اب تک اس میں چند شبہات موجود ھیں تو اس کا الزام مذہب اِسلام پر نھیں کیوں کہ وہ ابتدا ھی سے ایسا صاف اور سچا ھے جتنا کہ ھونا ممکن ھے''

قرآن سے زیادہ کسی کتاب کا احترام نھیں کیا جاتا

'جیم برز ان فارمیشن فار دی پیپل' کے ص ۴۲۱ میں لکھا ھے:

''قرآن کی زَباں انتہا درجے کی خوب صورت اور خالص ھے، کسی اور کتاب کا اتنا احترام نھیں کیا جاتا جتنا کہ مسلمان قرآن کا کرتے ھیں حتا کہ اس کو بغیر طہارت کے ھات بھی نھیں لگایا جاتا ھر ایک مشکل میں اس سے فیصلہ چاھا جاتا ھے اور اِسی کو حکم بنایا جاتا ھے اور ھر ایک مقام پر اس کی آیات نُمایاں کی جاتی ھیں''

قرآن میں دین و دنیا کے بہبود و ترقی کے تمام اسباب مہیّا ھیں

ایک عیسائی فاضل داودِ آفندی محاعص نے بیروت کے مسیحی اخبار 'الوطن' میں ۱۹۱۱ء کو اِس امر پر بحث کرتے ھوے کہ ''دنیا کا سب سے بڑا ھیرو کون ھے'' لکھا ھے:

''جب کوئی مسلمان قرآن و حدیث کا یک سُوئی کے ساتھ مطالعہ کرے یا اس پر تدبّر کی نظر ڈالے تو ان دونو میں دنیا و دین کے بہبود و ترقی کے تمام اسباب مہیّا و موجود پاے گا''

قرآن نے ذہنی انقلاب پیدا کر دیا

مسٹر ونڈ وڈ ایڈ اپنی تالیف 'انسان کی شہادت' میں لکھتے ھیں:

Marfat.com

وہ ایک زبردست وحدانیت کا علم بردار ہے: ایک اللہ اور ایک برادری "

قرآن عمل کے لیے روشنی کا منار ہے

یہی مصنف 'اسلام کی خوبیاں' کے ذیل میں لکھتا ہے:

"قرآن عمل کے لیے ایک روشنی کا منار ہے، رہ نُما ہے اور ایک سند ہے، وہ عہد حاضر کی عملی زندگی سے دارالبقا کی طرف رہ نُمائی کرتا ہے، وہ ایک مکمّل ضابطہ ہے جس میں کسی قسم کا ردّوبدل نہیں ہوا "

(اسلامک ریویو جنوری ۱۹۳۶)

قرآن ایک ناقابل تشریح طلسم ہے

ای ڈبلیو بلای ڈن (ایل ایل ڈی) جو ایک حبشی عیسائی ہے اپنی تالیف 'عیسائیت اسلام اور حبشی نسل' میں لکھتا ہے:

"جہاں خیالات ان حبشیوں کی سمجھ میں نہیں آتے، وہاں قرآن مجید کے الفاظ بھی ان کے لیے ایک ایسی ناقابلِ بیاں خوب صورتی اور موسیقی اور ایک ناقابلِ تشریح طلسم بن جاتے ہیں جو محض السنہ مغربیہ کے جاننے والوں کے لیے قطعاً ناقابلِ فہم ہے "

قرآن عربی زباں کا معیارِ حقیقی پیش کرتا ہے

جارج ای پٹنم ممبر امریکن اتھنالوجیکل سوسائٹی و نیویارک ہسٹوری کل سوسائٹی، 'ورلڈز پراگرس' کے ص ۱۶۰ میں لکھتے ہیں:

"یہ کتاب (قرآن) جو الہامات و اعتقادات محمد (ﷺ) پر مشتمل ہے مسلّمہ طور پر عربی زباں کا معیارِ حقیقی پیش کرتی ہے اور جیسا کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے، انسانی قلم اس کی تقلید سے قاصر ہے اس لیے ان کا خیال ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے "

قرآن کے احکام مطابق حکمت و عقل واقع ہوے ہیں

دایرۃ المعارف عامہ (پاپولر اِن سای کلوپی ڈیا) جلد ہشتم کے ص ۳۲۶ میں مسطور ہے:

"قرآن کی زباں بہ لحاظ لفظ عرب زیادہ فصیح ہے، اس کا طرزِ بیاں اور اس کی انشای خوبیاں ایسی دل آویز و دل کش ہیں کہ اس وقت تک ان کی مثل اور نظیر پیش نہیں کی جا سکی، اس کے اخلاقی احکام اس قدر مطابق عقل و حکمت واقع ہوے ہیں کہ اگر انسان ان پر پورے طور عمل پیرا ہو تو وہ اس کو ایک پاکیزہ زندگی بسر کرنے پر آمادہ کر دیتے ہیں "

Marfat.com

جس زمانے میں یورپ بے علمی اور جہالت میں ڈوبا ہوا تھا، اسلامی ھسپانیا کے عہد میں علم وفضل کا دور دورہ تھا اور وھاں کیمیای تجربے کیے جا رہے تھے اور یہ ذہنی انقلاب تمام تر کتابِ اسلام (قرآن) کی بہ دولت ظہور میں آیا

قرآن مردُم خوری تک چھڑا دیتا ھے

مسٹر جوزف تامسن تحریر فرماتے ھیں:

''وسطی سوڈان اور مغربی سوڈان میں قرآن کے وعظ کا یہ اثر ھوا ھے کہ جوزانو سابق میں پتھروں کے رُو بہ رُو جھکتے تھے، وہ اب اللہ کے رُو بہ رُو جھکتے ھیں اور وہ ھونٹ جو ایک بھای کے گوشت کے مزا سے خوش ھوتے تھے اب اس کی عظمت اور رحم کو تسلیم کرنے میں مصروف ھیں''

قرآن ہمیشہ باقی رھنے والا معجزہ ھے

مسز اینی بے سنٹ اپنے ایک درس میں فرماتی ھیں:

''خود آں حضرت (ﷺ) لکھے پڑھے نہ تھے اور اس لیے دنیا علم کا جو مفہوم سمجھتی ھے، اس لحاظ سے وہ عالم نہ تھے، آپ بار بار اپنے کو نبی اُمّی کہتے ھیں اور آپ کے پیرو قرآن کو ہمیشہ باقی رھنے والا معجزہ مانتے ھیں جس سے آپ (ﷺ) کا دعویِ رسالت بھی سچا ھوتا ھے کیوں کہ یہ نہایت اعلا زباں میں ھے''

قرآن سب کے لیے ھے

اڈمنڈ برک نے 'امپیچ منٹ آف وارن ھیسٹنگز' میں قرآنِ کریم کی بڑی تعریف کی ھے اور لکھا ھے:

''اِسلامی قانون ایک تاج دار سے لے کر ادنا ترین افراد رعایا تک کو حاوی ھے، یہ ایک ایسا قانون ھے جو ایک معقول ترین علمِ فقہ پر مشتمل ھے جس کی نظیر اس سے پیش تر دنیا پیش نھیں کر سکی''

قرآن کو پڑھ کر آدمی مسلمان ھو جاتا ھے

مسٹر ایچ پی فلشر 'اِسلامک رویو' میں لکھتے ھیں:

''میں نے قرآن پاک کی ایک جِلد حاصل کی، اس کا مطالعہ شروع کِیا، اپنے عرب دوستوں کے ساتھ گفت گو کی، اس طرح میں نے اِسلام کی زبردست طاقت وعظمت کو محسوس کِیا اور مسلمان ھو گیا''

قرآن برتری وفضیلت کا احساس پیدا کرتا ھے

پروفیسر ڈی ایس مارگولیتھ جس نے قرآن اور اِسلام کے متعلِق مخالفانہ مواد میں کافی اضافہ کِیا ھے

Marfat.com

قرآن راعی ورعایا دونو کے لیے کافی ہے

ڈیوڈ ار کوھرٹ اپنی کتاب 'روح المشرق' کے دیباچے میں اِسلام کی تصویر حسبِ ذیل الفاظ میں کھینچتا ہے

''اِسلام بہ طور ایک مذہب کے کوئی جدید اعتقاد، جدید وحی اور جدید خیال پیش نہیں کرتا، اس نے نہ قسّیسیت کی بنیاد رکھی ہے اور نہ کلیسای حکومت کی، وہ رعایا کو ایک ضابطہ اور سلطنت کو ایک نظام ترکیبی پیش کرتا ہے جس کو مذہب کی منظوری وتایید سے طاقت دی گیی ہے ''

قرآن میں کوئی بات مشتبہ نہیں

فرانسیسی فاضل ایم دی سینٹ ھل یر اپنی کتاب متعلقہ قرآن میں لکھتا ہے:

''قرآن میں کوئی بات مشتبہ یا قدرت کی باتوں سے بڑھ کر بہ طور اعجوبہ نہیں مذہب اِسلام خود اس بات کے مخالف ہے کہ وہ کسی پردے میں پوشیدا کیا جاے اور اب تک اس میں چند شبہات موجود ہیں تو اس کا الزام مذہب اِسلام پر نہیں کیوں کہ وہ اِبتدا ہی سے ایسا صاف اور سچا ہے جتنا کہ ہونا ممکن ہے''

قرآن سے زیادہ کسی کتاب کا احترام نہیں کیا جاتا

'جیم برز اِن فارمیشن فاردی پیپل' کے ص ۴۲۱ میں لکھا ہے:

''قرآن کی زَباں انتہا درجے کی خوب صورت اور خالص ہے، کسی اور کتاب کا اتنا احترام نہیں کیا جاتا جتنا کہ مسلمان قرآن کا کرتے ہیں حتّا کہ اس کو بغیر طہارت کے ہات بھی نہیں لگایا جاتا ہر ایک مشکل میں اس سے فیصلہ چاہا جاتا ہے اور اِسی کو حکم بنایا جاتا ہے اور ہر ایک مقام پر اس کی آیات نُمایاں کی جاتی ہیں ''

قرآن میں دین ودنیا کے بہ بُود و ترقی کے تمام اسباب مہیّا ہیں

ایک عیسای فاضل داوِد آفندی محاعص نے بیروت کے مسیحی اخبار 'الوطن' میں ۱۹۱۱ع کو اِس اَمر پر بحث کرتے ہوے کہ ''دنیا کا سب سے بڑا ہیرو کون ہے '' لکھا ہے:

''جب کوئی مسلمان قرآن وحدیث کا یک سُوئی کے ساتھ مطالعہ کرے یا اس پر تدبّر کی نظر ڈالے تو ان دونو میں دنیا و دین کے بہ بُود وترقی کے تمام اسباب مہیا و موجود پاے گا''

قرآن نے ذہنی انقلاب پیدا کردیا

مسٹر ونڈ وڈ ایڈ اپنی تالیف 'انسان کی شہادت' میں لکھتے ہیں:

Marfat.com

اپنی کتاب 'محمدن ازم' کے ص ۲۴۵ میں لکھتا ھے:

"بے شبہ قرآن کریم نے عرب وں کی جو خدمت انجام دی ھے اس کو مبالغے کے ساتھ بیان نھیں کیا جاسکتا، اس امر نے کہ قادرِ مطلق نے اپنا پیغام بنی نوعِ انسان کو انھی کی زباں میں بھیجا، ان میں برتری وسلطنت کا احساس پیدا کر دیا اور یہ بات کسی نہ کسی وقت میں بھت سی عظیم الشان قوموں کی ترقی کا باعث ھوی"

قرآن تاریخی واقعات کو محض تنبیہ کے لیے پیش کرتا ھے

یھی مصنف اپنی اسی تالیف میں دوسری جگہ لکھتا ھے:

قرآن دیگر مذہبی صحایف کی نسبت جو بہ راہِ راست تاریخی معاملات پر بحث کرتی ھیں مختلف حیثیت رکھتا ھے جھاں تک قرآن کا تعلق ھے، وہ تاریخ کو صرف اخلاقیات کے نشر و نفاذ کے لیے پیش کرتا ھے حتّا کہ قرآن میں جھاں تک واقعاتِ حاضرہ کو بیان کیا گیا ھے وھاں بھی یھی مقصد پیش نظر ھے، اس کو کسی حکایت یا واقعے کا بیان مقصود نھیں ھوتا بل کہ صرف یہ مقصود ھوتا ھے کہ سننے والے کو تنبیہ ھو"

قرآن کی بے مثل تعلیمی قوّت

گوئٹے (Goethe) نے قرآن کی تعلیمی قوّت پر گفت گو کرتے ھوے ایکرمن سے کہا:

"تم دیکھتے ھو کہ اس قرآن کی تعلیم کو کبھی ناکامی کا منہ دیکھنا نھیں پڑا اپنے تمام نظام ہاے تعلیم سمیت اگر ھم کوشش کریں تو اس تعلیم سے آگے نھیں بڑھ سکتے اور عمومی نظر سے دیکھا جاے تو اس تعلیم سے تجاوز کرنے کی کسی شخص میں طاقت نھیں"

قرآن فرحت آمیز تحیُّر میں ڈالنے والی کتاب ھے

فاضل موصوف اپنی ایک تصنیف میں لکھتے ھیں:

"جس قدر ھم اس (کتاب) کے نزدیک پھنچتے ھیں یعنی اس پر زیادہ غور کرتے ھیں، وہ اسی قدر دور کھچی جاتی ھے یعنی زیادہ اعلا معلوم ھوتی ھے، وہ بہ تدریج فریفتہ کرتی ھے، پھر متعجب کرتی ھے فرحت آمیز تحیر میں ڈال دیتی ھے اور آخر کار اپنا احترام کرا کے چھوڑتی ھے، اس طرح یہ کتاب تمام نظروں میں ہمیشہ زبردست اثر ڈالتی ھے"

Marfat.com

جس زمانے میں یورپ بے علمی اور جہالت میں ڈوبا ہوا تھا، اِسلامی ھسپانیا کے عہد میں علم و فضل کا دور دورہ تھا اور وھاں کیمیاوی تجربے کیے جا رہے تھے اور یہ ذہنی انقلاب تمام تر کتابِ اِسلام (قرآن) کی بہ دولت ظہور میں آیا

قرآن مردم خوری تک چھڑا دیتا ھے

مسٹر جوزف تامسن تحریر فرماتے ھیں:

''وسطی سوڈان اور مغربی سوڈان میں قرآن کے وعظ کا یہ اثر ھوا ھے کہ جو زانو سابق میں پتھروں کے رُو بہ رُو جھکتے تھے، وہ اب اللہ کے رُو بہ رُو جھکتے ھیں اور وہ ھونٹ جو ایک بھائی کے گوشت کے مزا سے خوش ھوتے تھے اب اس کی عظمت اور رحم کو تسلیم کرنے میں مصروف ھیں''

قرآن ہمیشہ باقی رہنے والا معجزہ ھے

مسز اینی بے سنٹ اپنے ایک درس میں فرماتی ھیں:

''خود آں حضرت (ﷺ) لکھے پڑھے نہ تھے اور اس لیے دنیا علم کا جو مفہوم سمجھتی ھے، اس لحاظ سے وہ عالم نہ تھے، آپ بار بار اپنے کو نبی اُمّی کہتے ھیں اور آپ کے پیرو قرآن کو ہمیشہ باقی رہنے والا معجزہ مانتے ھیں جس سے آپ (ﷺ) کا دعویِ رسالت بھی سچا ھوتا ھے کیوں کہ یہ نہایت اعلا زبان میں ھے''

قرآن سب کے لیے ھے

اڈمنڈ برک نے 'امپیچ منٹ آف وارن ھیسٹنگز' میں قرآنِ کریم کی بڑی تعریف کی ھے اور لکھا ھے:

''اِسلامی قانون ایک تاج دار سے لے کر ادنا ترین افراد رعایا تک کو حاوی ھے، یہ ایک ایسا قانون ھے جو ایک معقول ترین علمِ فقہ پر مشتمل ھے جس کی نظیر اِس سے پیش تر دنیا پیش نھیں کر سکی''

قرآن کو پڑھ کر آدمی مسلمان ھو جاتا ھے

مسٹر ایچ پی فلشر 'اِسلامک ریویو' میں لکھتے ھیں:

''میں نے قرآن پاک کی ایک جِلد حاصل کی، اس کا مطالعہ شروع کیا، اپنے عرب دوستوں کے ساتھ گفت گو کی، اس طرح میں نے اِسلام کی زبردست طاقت و عظمت کو محسوس کیا اور مسلمان ھو گیا''

قرآن برتری و فضیلت کا احساس پیدا کرتا ھے

پروفیسر ڈی ایس مار گولیتھ جس نے قرآن اور اِسلام کے متعلق مخالفانہ مواد میں کافی اضافہ کیا ھے

Marfat.com

قرآن کی بھاشا بھُت سندر ہے اور وہ توحید سکھاتا ہے

گوروکل کانگڑی کے پرنسپل رام دیو ایم اے نے وچھووالی آریا سماج لاہور میں 'آریا سماج اور مسلمان' کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا:

''قرآن کی بھاشا (زباں) بھُت سندر ہے، اس میں فصاحت و بلاغت بھری ہے، اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا ہے کہ قرآن کے اندر کیی اچھی باتیں ہیں قرآن کی توحید میں کسی کو شک نہیں صاف بتایا ہے کہ اللہ ایک ہے، عرب کے اندر عورتوں کا کوئی درجہ نہ تھا محمد (ﷺ) صاحب نے عورتوں کے حقوق قایم کیے'' (پرکاش ۱۹ فروری ۱۹۲۷ ص ۳)

قرآن بہشت محض تمثیلی ہے

پروفیسر اِے اِے بیون (مستشرق) لکھتے ہیں (اِسلامک رِویو فروری ۱۹۳۶)

''قرآن میں بہشت کے جو برکات و خصایص بیان کیے گیے ہیں ان کو محض تمثیلی سمجھنا چاہیے اور اس کے سواے اس کے کوئی اور معانی لینا جایز نہیں، اس بارے میں (آیاتِ قرآنی کے) لغوی معانی لینا راست پسندی کے قطعی منافی ہے''

قرآن میں اللہ تعالا کی صفات خوب صورتی سے بیان کیے گیے ہیں

مسٹر جے ایف ھول ڈن (Mr. J.F. Holdon) نے فرینڈز اڈلٹ سکول فوکسٹون میں 'اِسلام' پر تقریر کرتے ہوے کہا:

''اِسلام کا اصول اوّلیں اللہ تعالا کی توحید، اس کی لازوال طاقت اس کے بے مثل رحم اور اس کی غایت درجے کی محبت کے اعتقاد میں مضمر ہے، ذاتِ باری کی صفات قرآنِ کریم میں نہایت خوب صورتی سے بیان کیے گیے ہیں'' (اِسلامک رِویو اگست ۱۹۱۳ ص ۲۴۷)

قرآن اپنا ادب آپ کراتا ہے

ڈاکٹر جے ڈبلیو لایٹنر بانیِ جامعہ پنجاب جو عربی کے ماہر تھے اور جنھوں نے قرآن کریم کے کیی حصے حفظ کیے تھے اپنے ایک خط میں رقم فرماتے ہیں:

''وہ عیسای جو درحقیقت علمِ عربی پڑھے ہوے ہیں قرآن کے معانی اور تفسیر کو اچھی طرح سمجھتے ہیں اور مسائل مفتیٰ و غیر مفتیٰ بہ میں تمیز کرسکتے ہیں (بہ شرط کہ منصف مزاج اور غیر متعصب ھوں) اور ہمیشہ مذہب اِسلام کا ادب کرتے رہے ہیں''

Marfat.com

اپنی کتاب 'محمدن ازم' کے ص ۲۴۵ میں لکھتا ھے:

"بے شبہ قرآن کریم نے عربوں کی جو خدمت انجام دی ھے اس کو مبالغے کے ساتھ بیان نھیں کیا جاسکتا، اس امر نے کہ قادرِ مطلق نے اپنا پیغام بنی نوعِ انسان کو انھی کی زباں میں بھیجا، ان میں برتری وسلطنت کا احساس پیدا کردیا اور یہ بات کسی نہ کسی وقت میں بھت سی عظیم الشان قوموں کی ترقی کا باعث ھوی"

قرآن تاریخی واقعات کو محض تنبیہ کے لیے پیش کرتا ھے

یھی مصنف اپنی اِسی تالیف میں دوسری جگہ لکھتا ھے:

قرآن دیگر مذہبی صحایف کی نسبت جو بہ راہِ راست تاریخی معاملات پر بحث کرتی ھیں مختلف حیثیت رکھتا ھے جھاں تک قرآن کا تعلق ھے، وہ تاریخ کو صرف اخلاقیات کے نشر ونفاذ کے لیے پیش کرتا ھے حتّا کہ قرآن میں جھاں تک واقعاتِ حاضرہ کو بیان کیا گیا ھے وھاں بھی یھی مقصد پیش نظر ھے، اس کو کسی حکایت یا واقعے کا بیان مقصود نھیں ھوتا بل کہ صرف یہ مقصود ھوتا ھے کہ سننے والے کو تنبیہ ھو"

قرآن کی بے مثل تعلیمی قوّت

گوئٹے (Goethe) نے قرآن کی تعلیمی قوّت پر گفت گو کرتے ھوے ایکرمن سے کہا:

"تم دیکھتے ھو کہ اس قرآن کی تعلیم کو کبھی ناکامی کا منہ دیکھنا نھیں پڑا اپنے تمام نظام ھاے تعلیم سمیت اگر ھم کوشش کریں تو اس تعلیم سے آگے نھیں بڑھ سکتے اور عمومی نظر سے دیکھا جاے تو اس تعلیم سے تجاوز کرنے کی کسی شخص میں طاقت نھیں"

قرآن فرحت آمیز تحیُّر میں ڈالنے والی کتاب ھے

فاضل موصوف اپنی ایک تصنیف میں لکھتے ھیں:

"جس قدر ھم اس (کتاب) کے نزدیک پھنچتے ھیں یعنی اس پر زیادہ غور کرتے ھیں، وہ اِسی قدر دور کھچتی جاتی ھے یعنی زیادہ اعلا معلوم ھوتی ھے، وہ بہ تدریج فریفتہ کرتی ھے، پھر متعجب کرتی ھے فرحت آمیز تحیر میں ڈال دیتی ھے اور آخر کار اپنا احترام کرا کے چھوڑتی ھے، اس طرح یہ کتاب تمام نظروں میں ھمیشہ زبردست اثر ڈالتی ھے"

Marfat.com

قرآن میں شریفانہ احساسات کی تعلیم دی گئی ھے

'پاور اینڈ پرے جوڈس' میں جو انگریزی کی ایک نہایت مشہور کتاب ھے لکھا ھے:

''قرآن کی رمزیت اور اس کے ارکانِ اساسیہ کی سب سے بڑی خصوصیت یھ ھے کہ وھ ایک ایسی کتاب ھے جس میں سچے اور شریفانہ احساسات اور کریمانہ اخلاق کی تعلیم دی گئی ھے''

قرآن اللہ کی طرف سے نازل ھوا

مشہور سیّاح سر جان ماندویل اپنی تالیف میں لکھتے ھیں:

''مسلمان نیک اور ایمان دار ھیں، وھ اپنے صحیفۂ پاک یعنی قرآن کے نہایت پابند ھیں جس کو اللہ نے محمد (ﷺ) پر نازل کیا اور حضرت جبریلؑ اللہ کا اکثر حکم ان پر ظاہر کرتے''

قرآن ھی کے مطابق دنیا پر حکومت ھونی چاھیے

نپولین بوناپارٹ لکھتا ھے:

''میری یھ خواہش ھے کہ دنیا پر قرآن پاک کے اصول و آیین کے مطابق حکومت کی جاے، اس لیے کہ صرف انھی میں بنی نوعِ انسان کی حقیقی فلاح و بہبود مضمر ھے'' (مسلم رویو: بابت جنوری ۱۹۳۴ ص ۱۲)

قرآن کے صفحات پر اللہ خود جلوہ فرما ھے

عثمان واٹ کنز جن کو اللہ نے عیسائیت ترک کر کے اِسلام قبول کرنے کی توفیق بخشی فرماتے ھیں:

''ربُّ العالمیں ھمارے فہم و ادراک سے بالاتر ھے ھم اس کو صرف اس کے کاموں کے ذریعے جان سکتے ھیں اور اس کا جلوہ ھم قرآن پاک کے غیر فانی صفحات پر دیکھتے ھیں''

قرآن جملہ آسمانی صحایف میں سب سے بہتر ھے

مسٹر شام لال مھتا (بی کام' ایف آ ئی سی اے: لندن) [مسلم رویو لکھنو بابت نومبر، دسمبر ۱۹۲۳ میں] اپنے اِسلام لانے کی وُجُوہ بیان کرتے ھوے لکھتے ھیں:

قرآن پاک جملہ آسمانی صحایف میں سب سے بہتر ھے، یھ بجاے خود ایک مستقل معجزہ ھے اور اللہ کی وحدانیت کی مکمّل تعلیم دیتا ھے

قرآن سے ھندو شاستر کو بدلنا ضروری ھے

مسٹر رِچرڈسن نے 'قانونِ ازالۂ غلامی' انڈیا کونسل میں پیش کرتے وقت ۱۸۱۰ میں فرمایا تھا:

Marfat.com

قرآن کی بھاشا بھُت سندر ھے اور وہ توحید سکھاتا ھے

گورو کل کانگڑی کے پرنسپل رام دیو ایم اے نے وچھووالی آریا سماج لاھور میں 'آریا سماج اور مسلمان' کے موضوع پر تقریر کرتے ھوے کہا:

''قرآن کی بھاشا (زباں) بھُت سندر ھے، اس میں فصاحت و بلاغت بھری ھے، اس سے کوئی انکار نھیں کر سکتا ھے کہ قرآن کے اندر کیی اچھی باتیں ھیں قرآن کی توحید میں کسی کو شک نھیں صاف بتایا ھے کہ اللہ ایک ھے، عرب کے اندر عورت وں کا کوئی درجہ نہ تھا محمد (ﷺ) صاحب نے عورت وں کے حقوق قایم کیے '' (پرکاش ۱۹ فروری ۱۹۲۷ ص ۳)

قرآن بہشت محض تمثیلی ھے

پروفیسر اِے اِے بیون (مستشرق) لکھتے ھیں (اِسلامِک رِویو فروری ۱۹۳۶)

''قرآن میں بہشت کے جو برکات و خصایص بیان کیے گیے ھیں ان کو محض تمثیلی سمجھنا چاھیے اور اس کے سوائے اس کے کوئی اور معانی لینا جایز نھیں، اس بارے میں (آیاتِ قرآنی کے) لغوی معانی لینا راست پسندی کے قطعی منافی ھے ''

قرآن میں اللہ تعالا کی صفات خوب صورتی سے بیان کیے گیے ھیں

مسٹر جے ایف ھول ڈن (Mr. J.F. Holdon) نے فرینڈز اڈلٹ سکول فوکسٹون میں 'اِسلام' پر تقریر کرتے ھوے کہا:

''اِسلام کا اصول اوّلیں اللہ تعالا کی توحید، اس کی لازوال طاقت اس کے بے مثل رحم اور اس کی غایت درجے کی محبت کے اعتقاد میں مضمر ھے، ذاتِ باری کی صفات قرآنِ کریم میں نہایت خوب صورتی سے بیان کیے گیے ھیں '' (اِسلامِک رِویو اگست ۱۹۱۳ ص ۲۴۷)

قرآن اپنا ادب آپ کراتا ھے

ڈاکٹر جے ڈبلیو لایٹنر بانیِ جامعہ پنجاب جو عربی کے ماھر تھے اور جنھوں نے قرآن کریم کے کیی حصے حفظ کیے تھے اپنے ایک خط میں رقم فرماتے ھیں:

''وہ عیسای جو در حقیقت علم عربی پڑھے ھوے ھیں قرآن کے معانی اور تفسیر کو اچھی طرح سمجھتے ھیں اور مسائل مفتی وغیر مفتی بہ میں تمیز کر سکتے ھیں (بہ شرط کہ منصف مزاج اور غیر متعصب ھوں) اور ھمیشہ مذھب اِسلام کا ادب کرتے رھے ھیں ''

Marfat.com

''غلامی کی مکروہ رسم اٹھانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہندوشاستر قرآن سے بدل دیا جائے ''

قرآن کی فصاحت عیسائیوں کو اس کے مطالعے پر مجبور کرتی ہے

قرطبہ کا مشہور دشمنِ اسلام بشپ الورد قرآن کی فصیح عبارت کی نسبت یہ کہنے پر مجبور ہوا کہ ''عیسائی بھی اس کو پڑھے اور تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتے ''

قرآن کا قانون بائبل سے زیادہ مؤثر ہے

مشہور مسیحی پادری ڈین سٹین لی نے 'مشرقی کلیسا' کے ص ۲۷۹ میں لکھا ہے ''قرآن کا قانون بے شبہ بائبل کے قانون سے زیادہ مؤثر ثابت ہوا ہے ''

قرآن بلند خیالات کا مجموعہ ہے

واشنگٹن اروِنگ نے 'سیرت محمد (ﷺ)' میں لکھا ہے :

''قرآن میں نہایت بلند اور پُر از خلوص خیالات مندرج ہیں''

قرآن بے شبہ ایک الہامی کتاب ہے

ہندو دنیا کے رہنمائے اعلا 'مسٹر گاندھی' ینگ انڈیا میں لکھتے ہیں

''مجھے قرآن کو الہامی کتاب مان لینے میں ذرہ برابر بھی تامل نہیں ''

Marfat.com

قرآن میں شریفانہ احساسات کی تعلیم دی گیی ھے

'پاور اینڈ پرے جوڈس' میں جو انگریزی کی ایک نہایت مشہور کتاب ھے لکھا ھے:

''قرآن کی رمزیت اور اس کے ارکانِ اساسیہ کی سب سے بڑی خصوصیت یھ ھے کہ وہ ایک ایسی کتاب ھے جس میں سچے اور شریفانہ احساسات اور کریمانہ اخلاق کی تعلیم دی گیی ھے''

قرآن اللہ کی طرف سے نازل ھوا

مشہور سیّاح سر جان ماندویل اپنی تالیف میں لکھتے ھیں:

''مسلمان نیک اور ایمان دار ھیں، وہ اپنے صحیفۂ پاک یعنی قرآن کے نہایت پابند ھیں جس کو اللہ نے محمد (ﷺ) پر نازل کیا اور حضرت جبریلؑ اللہ کا اکثر حکم ان پر ظاہر کرتے''

قرآن ھی کے مطابق دنیا پر حکومت ھونی چاھیے

نپولین بوناپارٹ لکھتا ھے:

''میری یھ خواہش ھے کہ دنیا پر قرآن پاک کے اصول و آیین کے مطابق حکومت کی جاے، اس لیے کہ صرف انھی میں بنی نوعِ انسان کی حقیقی فلاح و بہبود مضمر ھے'' (مسلم رویو: بابت جنوری ۱۹۳۴ ص ۱۲)

قرآن کے صفحات پر اللہ خود جلوہ فرما ھے

عثمان واٹ کنز جن کو اللہ نے عیسائیت ترک کر کے اِسلام قبول کرنے کی توفیق بخشی فرماتے ھیں:

''ربُّ العالمیں ھمارے فہم و ادراک سے بالاتر ھے ھم اس کو صرف اس کے کاموں کے ذریعے جان سکتے ھیں اور اس کا جلوہ ھم قرآن پاک کے غیر فانی صفحات پر دیکھتے ھیں''

قرآن جملہ آسمانی صحایف میں سب سے بہتر ھے

مسٹر شام لال مھتا (بی کام' ایف آئی سی اے: لندن) [مسلم رویو لکھنو: بابت نومبر، دسمبر ۱۹۲۳ میں] اپنے اِسلام لانے کی وُجوہ بیان کرتے ھوے لکھتے ھیں:

قرآن پاک جملہ آسمانی صحایف میں سب سے بہتر ھے، یھ بجاے خود ایک مستقل معجزہ ھے اور اللہ کی وحدانیت کی مکمّل تعلیم دیتا ھے

قرآن سے ھندو شاستر کو بدلنا ضروری ھے

مسٹر رچرڈسن نے 'قانونِ ازالۂ غلامی' انڈیا کونسل میں پیش کرتے وقت ۱۸۱۰ میں فرمایا تھا:

Marfat.com

قرآن خود اللہ کی نظر میں

گزشتہ باب میں آپ دیکھ چکے ھیں اللہ کے صاحب نظر بندے قرآن پاک کی نسبت کیا رائے رکھتے ھیں، اس باب میں ھم یہ دکھانا چاھتے ھیں کہ قرآن پاک کے متعلق خود اللہ کے کیا ارشادات ھیں

قرآن روشن آیات کا مجموعہ ھے

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ (البقرہ، آیت ۹۹)

اور بے شبہ ھم نے نازل کیں تمھاری طرف آیتیں روشن

قرآن ایک کھلی ھوی کتاب ھے

تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ (یوسف، آیت:۱) یہ آتیں ھیں کتابِ روشن کی

قرآن ایک حکمت بھری کتاب ھے

یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ (یٰسین، آیت:۱،۲) حکمت والے قُرآن کی قسم

قرآن حق و باطل کے امتیاز کے لیے آیا

تبارَکَ الذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلیٰ عَبْدِہٖ (فرقان، آیت:۱)

بڑی برکت والا ھے وہ جس نے نازل کیا (حق و باطل میں) فرق کرنے والا کلام اپنے بندے پر

قرآن تمام جہان وں کے لیے واحد دستورُ العمل ھے

لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا (فرقان، آیت:۱) تا کہ یہ کلام جہان وں کے لیے واحد دستورُالعمل قرار پاے

قرآن نصیحت کی ایک آسان راہ ھے

وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ (قمر، آیت:۴۰)

اورھم نے بے شک آسان کیا قرآن کو نصیحت کے لیے، کوی ھے جو نصیحت حاصل کرے!

قرآن ھر قسم کے برکات و فیوض کا سرچشمہ ھے

وَھٰذَا الْکِتٰبُ، اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ'' (انعام، آیت:۹۲) اور یہ کتاب نازل کی ھم نے برکت والی

Marfat.com

''غلامی کی مکروہ رسم اٹھانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہندو شاستر قرآن سے بدل دیا جائے ''

قرآن کی فصاحت عیسائیوں کو اس کے مطالعے پر مجبور کرتی ہے

قرطبہ کا مشہور دشمنِ اِسلام بشپ الورد قرآن کی فصیح عبارت کی نسبت یہ کہنے پر مجبور ہوا کہ ''عیسائی بھی اس کو پڑھنے اور تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتے ''

قرآن کا قانون بائیبل سے زیادہ مؤثّر ہے

مشہور مسیحی پادری ڈین سٹین لی نے 'مشرقی کلیسا' کے ص ۲۷۹ میں لکھا ہے ''قرآن کا قانون بے شبہ بائیبل کے قانون سے زیادہ مؤثّر ثابت ہوا ہے ''

قرآن بلند خیالات کا مجموعہ ہے

واشنگ ٹن اروِنگ نے 'سیرت محمد (ﷺ)' میں لکھا ہے :

''قرآن میں نہایت بلند اور پُر از خلوص خیالات مندرج ہیں''

قرآن بے شبہ ایک الہامی کتاب ہے

ہندو دنیا کے رہ نُمائے اعلا 'مسٹر گاندھی' ینگ انڈیا میں لکھتے ہیں

''مجھے قرآن کو الہامی کتاب مان لینے میں ذرہ برابر بھی تامل نہیں ''

Marfat.com

قرآن ایک فیصلہ کن قوّت ھے

اِنَّہٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ (طارق،آیت:۱۳) بے شک قرآن ایک قولِ فیصل ھے

قرآن کوئی ھنسی مخول کی چیز نھیں

وَمَا ھُوَ بِالْھَزْلِ (طارق،آیت:۱۴) اور یہ بات نھیں کوئی ھنسی کی

قرآن یک سر ہدایت ورحمت ھے

ھُدًی وَّرَحْمَۃً لِّلْمُحْسِنِیْنَ (لقمان،آیت:۳) ہدایت اور رحمت ھیں نیک وں کے لیے

قرآن ھی انسان کو چشمِ بینا دیتا ھے

ھٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ (الجاثیہ،آیت:۲۰) قرآن بصیرت کا منبع ھے لوگ وں کے لیے

قرآن میں شفا اور رحمت کے دریا بھتے ھیں

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَمَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ (بنی اسرائیل،آیت:۸۲)

اور ھم اتارتے ھیں قرآن میں ایسی باتیں جو شفا اور رحمت ھیں ایمان والوں کے لیے

قرآن نے انسان کو علم وحکمت عطا کیا

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ (علق،آیت:۵) سکھایں انسان کو وہ باتیں جو نہ جانتا تھا

قرآن تاریکی سے روشنی کی طرف لاتا ھے

کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ (ابراھیم:۱)

یہ وہ کتاب ھے، جو بنی نوعِ انسان کو تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لاتی ھے

قرآن سلامتی کی راہ یں کھول دیتا ھے

یَھْدِیْ بِہِ اللّٰہُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَہٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَیُخْرِجُھُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِہٖ وَیَھْدِیْھِمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (مائدہ:۱۶)

جو لوگ اللہ کی رضامندی کے طلب گار ھیں، ان کو اللہ قرآن کے ذریعے سلامتی کے رستے دکھاتا ھے اور اپنے فضل سے ان کو تاریکی وں سے نکال کر روشنی میں لاتا اور سیدھی رہ دکھاتا ھے

قرآن حق وصداقت کا مرقع ھے

اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ (نسا:۱۰۵) ھم نے تم پر ایسی کتاب نازل کی جو راستی وحق کا مرقع ھے

Marfat.com

قرآن خود اللہ کی نظر میں

گزشتہ باب میں آپ دیکھ چکے ھیں اللہ کے صاحب نظر بندے قرآن پاک کی نسبت کیا رائے رکھتے ھیں، اس باب میں ھم یہ دکھانا چاھتے ھیں کہ قرآن پاک کے متعلّق خود اللہ کے کیا ارشادات ھیں

قرآن روشن آیات کا مجموعہ ھے

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَیکَ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ (البقرہ، آیت ۹۹)

اور بے شبہ ھم نے نازل کیں تمھاری طرف آیتیں روشن

قرآن ایک کھلی ھوی کتاب ھے

تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْن (یوسف، آیت:۱) یہ آتیں ھیں کتابِ روشن کی

قرآن ایک حکمت بھری کتاب ھے

یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ (یٰسین، آیت:۱،۲) حکمت والے قُرآن کی قسم

قرآن حق و باطل کے امتیاز کے لیے آیا

تَبارَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلیٰ عَبْدِہٖ (فرقان، آیت:۱)

بڑی برکت والا ھے وہ جس نے نازل کیا (حق و باطل میں) فرق کرنے والا کلام اپنے بندے پر

قرآن تمام جہان وں کے لیے واحد دستورُ العمل ھے

لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا (فرقان، آیت:۱) تا کہ یہ کلام جہان وں کے لیے واحد دستورُ العمل قرار پاے

قرآن نصیحت کی ایک آسان راہ ھے

وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ (قمر، آیت:۴۰)

اور ھم نے بے شک آسان کیا قرآن کو نصیحت کے لیے، کوی ھے جو نصیحت حاصل کرے!

قرآن ہر قسم کے برکات و فیوض کا سر چشمہ ھے

وَھٰذَا الْکِتٰبُ، اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ (انعام، آیت:۹۲) اور یہ کتاب نازل کی ھم نے برکت والی

Marfat.com

قرآن تصفیۂ معاملات کے لیے بہترین ضابطہ ھے

لِتَحۡکُمَ بَیۡنَ النَّاسِ بِمَا اَرٰکَ اللّٰہُ ؕ وَلَا تَکُنۡ لِّلۡخَآئِنِیۡنَ خَصِیۡمًا (نسا:۱۰۵) اللہ کی ہدایت کے مطابق لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کیا کرو اور دغا بازوں اور مکاروں کے طرف دار نہ ھو

قرآن رہ نمائی کے حقیقی گُر بتاتا ھے

وَاَنِ احۡکُمۡ بَیۡنَہُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ وَلَا تَتَّبِعۡ اَہۡوَآءَہُمۡ وَاحۡذَرۡہُمۡ اَنۡ یَّفۡتِنُوۡکَ عَنۡۢ بَعۡضِ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ اِلَیۡکَ (مائدہ:۴۹) جو کتاب اللہ نے اتاری ھے، اس کے مطابق لوگ وں میں حکم جاری کرو، ان کی خواہش وں کی پیروی نہ کرو اور ان سے بچتے رھو کہ وہ کسی حکم سے جو اللہ نے تمھاری طرف نازل کیا ھے تم کو بھٹکا نہ دیں

قرآن جملہ انسانی ضروریات کے مسائل بیان کرتا ھے

لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ کِتٰبًا فِیۡہِ ذِکۡرُکُمۡ (الانبیا:۱۰) بے شبہ ھم نے ایک ایسی کتاب نازل کی ھے جس کے اندر ضروریاتِ انسانی کے جملہ مسائل بیان کر دیے گیے ھیں

قرآن سے مسائل زندگی سیکھو

کَلَّاۤ اِنَّہَا تَذۡکِرَۃٌ فَمَنۡ شَآءَ ذَکَرَہٗ (عبس:۱۲) بے شبہ قرآن ضروریاتِ زندگی کے مسائل کو کھول کر بیان کرتا ھے پس جو بھی چاھے ان مسائل کو سیکھے اور یاد رکھے

قرآن کی تصدیق سابق الہامی کتاب یں کرتی ھیں

فَاِنۡ کُنۡتَ فِیۡ شَکٍّ مِّمَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ فَسۡئَلِ الَّذِیۡنَ یَقۡرَءُوۡنَ الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِکَ (یونس:۹۴) اگر کفار اس کتاب کے منزل من اللہ ھونے میں شک کرتے ھیں تو کہہ دے کہ وہ لوگ قرآن پاک کی صداقت کی تصدیق ان افراد سے کر سکتے ھیں جو نزولِ قرآن سے پہلے وحی وں کی تلاوت کرتے ھیں

قرآن سابق الہامی کتاب وں کی تصدیق کرتا ھے

مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ وَہُدًی وَّبُشۡرٰی لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ (البقرہ:۹۷) قرآن سابق وحی وں کی تصدیق کرنے والا ہدایت نامہ ھے اور ضمیر و ایمان رکھنے والوں کے لیے بشارت اور مژدہ ھے

قرآن تمام الہامی کتاب وں کا جامع اور محافظ ھے

وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ مِنَ الۡکِتٰبِ وَمُہَیۡمِنًا (مائدہ:۴۸)

Marfat.com

قرآن ایک فیصلہ کن قوّت ھے

اِنَّہٗ لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ (طارق، آیت:۱۳) بے شک قرآن ایک قولِ فیصل ھے

قرآن کوئی ھنسی مخول کی چیز نھیں

وَمَا ھُوَ بِالۡھَزۡلِ (طارق، آیت:۱۴) اور یہ بات نھیں کوئی ھنسی کی

قرآن یک سر ہدایت ورحمت ھے

ھُدًی وَّرَحۡمَۃً لِّلۡمُحۡسِنِیۡنَ (لقمان، آیت:۳) ہدایت اور رحمت ھیں نیک وں کے لیے

قرآن ھی انسان کو چشمِ بینا دیتا ھے

ھٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ (الجاثیہ، آیت:۲۰) قرآن بصیرت کا منبع ھے لوگ وں کے لیے

قرآن میں شفا اور رحمت کے دریا بھتے ھیں

وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ وَمَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحۡمَۃٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ (بنی اسرائیل، آیت:۸۲)
اور ھم اتارتے ھیں قرآن میں ایسی باتیں جو شفا اور رحمت ھیں ایمان والوں کے لیے

قرآن نے انسان کو علم و حکمت عطا کیا

عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَالَمۡ یَعۡلَمۡ (علق، آیت:۵) سکھایں انسان کو وہ باتیں جو نہ جانتا تھا

قرآن تاریکی سے روشنی کی طرف لاتا ھے

کِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰہُ اِلَیۡکَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ (ابراہیم:۱)
یہ وہ کتاب ھے، جو بنی نوعِ انسان کو تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لاتی ھے

قرآن سلامتی کی راہیں کھول دیتا ھے

یَھۡدِیۡ بِہِ اللّٰہُ مَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَہٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَیُخۡرِجُھُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ بِاِذۡنِہٖ وَیَھۡدِیۡھِمۡ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ (مائدہ:۱۶)
جو لوگ اللہ کی رضامندی کے طلب گار ھیں، ان کو اللہ قرآن کے ذریعے سلامتی کے رستے دکھاتا ھے اور اپنے فضل سے ان کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لاتا اور سیدھی رہ دکھاتا ھے

قرآن حق و صداقت کا مرقع ھے

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ (نسا:۱۰۵) ھم نے تم پر ایسی کتاب نازل کی جو راستی و حق کا مرقع ھے

Marfat.com

ھم نے تمھاری طرف کتاب حق کے ساتھ اتاری یھ ان (تمام کتاب وں) کی تصدیق کرتی ھے جو اس سے پھلے کی ھیں اور اُن کی محافظ ھے

قرآن اقوامِ عالم کے اختلافات کو مٹاتا ھے

وَمَآ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَھُمُ الَّذِی اخۡتَلَفُوۡا فِیۡہِ (النحل:۶۴)

اور ھم نے اس کتاب کو تم پر محض اس لیے نازل کیا ھے کہ لوگ وں پر ان جملہ اختلافات کی حقیقت کھول کر رکھ دیں جن میں وہ مبتلا ھیں

قرآن میں جملہ عُلوم وفُنون کماحقہٗ موجود ھیں

وَنَزَّلۡنَا عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ تِبۡیَانًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ (النحل:۸۹) یھ کتاب جو ھم نے تم پر نازل کی ھے جملہ عُلوم وفُنون وحقایق کا سرچشمہ ھے

قرآن کا مطالعہ برای وں سے روکتا اور غور وفکر سکھاتا ھے

وصَرَّفۡنَا فِیۡہِ مِنَ الۡوَعِیۡدِ لَعَلَّھُمۡ یَتَّقُوۡنَ اَوۡ یُحۡدِثُ لَھُمۡ ذِکۡرًا (طٰہٰ:۱۱۳) ھم نے اس کتاب کے اندر ایسی باتیں بیان کردی ھیں جن کے مطالعے سے انسان کے اندر برای وں کی طرف سے ضعف پیدا ھو جاتا ھے اور مقصد یھ ھے کہ لوگ صاحبِ سیرت بن جایں اور ان میں غور وفکر کی عادت پڑے

قرآن کی عظمت وجلالت کی تاب پھاڑ بھی نھیں لاسکے

لَوۡ اَنۡزَلۡنَا ھٰذَا الۡقُرۡاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیۡتَہٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشۡیَۃِ اللّٰہِ (الحشر:۲۱)

اگر میں اس قرآن کو پھاڑ پر نازل کرتا تو وہ دب جاتا اور پھٹ پڑتا میرے خوف سے

قرآن انسان کو خبردار کرنے کے لیے ھے

ھٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِیُنۡذَرُوۡا بِہٖ (ابراھیم:۵۲) یھ قرآن بنی نوع انسان کے لیے ایک اعلان عام ھے جس کے ذریعے لوگ وں کو ڈرانا یعنی خبردار کرنا مقصود ھے

قرآن ھر بات میں عقل وفکر سے کام لینے کا حکم دیتا ھے

کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ تَتَفَکَّرُوۡنَ (بقرہ:۲۱۹)

اس طرح اللہ اپنی آیت وں کو کھول کھول کر بیان کرتا ھے تاکہ تم عقل وفکر سے کام لو

قرآن میں عقل والوں کے لیے بھُت سی نشانیاں ھیں

Marfat.com

قرآن تصفیۂ معاملات کے لیے بہ ترین ضابطہ ھے

لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَا اَرٰکَ اللّٰہُ وَلَا تَکُنْ لِّلْخَائِنِیْنَ خَصِیْمًا (نسا:۱۰۵) اللّٰہ کی ہدایت کے مطابق لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کیا کرو اور دغا بازوں اور مکاروں کے طرف دار نہ ھو

قرآن رہ نُمائی کے حقیقی گُر بتاتا ھے

وَاَنِ احْکُمْ بَیْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ هُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ یَّفْتِنُوْکَ عَنْۢ بَعْضِ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیْکَ (مائدہ:۴۹) جو کتاب اللّٰہ نے اتاری ھے، اس کے مطابق لوگ وں میں حکم جاری کرو، ان کی خواہش وں کی پیروی نہ کرو اور ان سے بچتے رھو کہ وہ کسی حکم سے جو اللّٰہ نے تمھاری طرف نازل کیا ھے تم کو بھٹکا نہ دیں

قرآن جملہ انسانی ضروریات کے مسائل بیان کرتا ھے

لَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ کِتٰبًا فِیْهِ ذِکْرُکُمْ (الانبیا:۱۰) بے شبہ ھم نے ایک ایسی کتاب نازل کی ھے جس کے اندر ضروریاتِ انسانی کے جملہ مسائل بیان کر دیے گیے ھیں

قرآن سے مسائل زندگی سیکھو

کَلَّآ اِنَّهَا تَذْکِرَۃٌ فَمَنْ شَآءَ ذَکَرَہٗ (عبس:۱۲) بے شبہ قرآن ضروریاتِ زندگی کے مسائل کو کھول کر بیان کرتا ھے پس جو بھی چاھے ان مسائل کو سیکھے اور یاد رکھے

قرآن کی تصدیق سابق الہامی کتاب یں کرتی ھیں

فَاِنْ کُنْتَ فِیْ شَکٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ فَسْئَلِ الَّذِیْنَ یَقْرَءُوْنَ الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکَ (یونس:۹۴) اگر کفار اس کتاب کے منزل من اللّٰہ ھونے میں شک کرتے ھیں تو کہہ دے کہ وہ لوگ قرآن پاک کی صداقت کی تصدیق ان افراد سے کر سکتے ھیں جو نزولِ قرآن سے پہلے وحی وں کی تلاوت کرتے ھیں

قرآن سابق الہامی کتاب وں کی تصدیق کرتا ھے

مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَهُدًی وَّبُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ (البقرہ:۹۷) قرآن سابق وحی وں کی تصدیق کرنے والا ہدایت نامہ ھے اور ضمیر و ایمان رکھنے والوں کے لیے بشارت اور مژدہ ھے

قرآن تمام الہامی کتاب وں کا جامع اور محافظ ھے

وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْکِتٰبِ وَ مُهَیْمِنًا (مائدہ:۴۸)

Marfat.com

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ (آل عمران:۱۹۰) بے شک آسمان اور زمین کی تخلیق میں نیز رات اور دن کے آنے جانے میں عقل والوں کے لیے بہت نشانیاں ہیں

قرآن کے ذریعے دین اور شریعت کو مکمّل کر دیا گیا

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ (مائدہ:۳)
آج ہم نے تمھارے دین کو تم سب لوگوں کے لیے کامل کر دیا اور ہم نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی

قرآن اللّٰہ واحد کی طرف سے ہے

وَلَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا (نسا:۸۲)
اگر یہ قرآن اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو تم ضرور اس میں اختلاف پاتے

قرآن بالضرور اللّٰہ کی طرف سے ہے

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا (دہر:۲۳)
بے شک ہم ہی نے تم (حضرت محمد ﷺ) پر قرآن وقتاً فوقتاً نازل کیا ہے

قرآن کی تلاوت ضروری ہے

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ (عنکبوت:۴۵) (اے نبی ﷺ) تلاوت کرو اس کتاب کی جو تمھاری طرف وحی کے ذریعے بھیجی گیی

قرآن کو توجّہ سے سننا لازم ہے

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (اعراف:۲۰۴)
اور جب قرآن پڑھا جاے تو توجّہ سے سنا کرو اور خاموش ہو جایا کرو شاید کہ تم پر بھی رحمت ہو جاے

قرآن کا محافظ خود اللّٰہ ہے

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ ۝ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ (البروج:۲۱،۲۲) بل کہ یہ قرآن بلند پایہ ہے، اس لوح میں (نقش ہے) جو محفوظ ہے وہ وحیِ محکم ہے جو علم الٰہی کے اندر محفوظ و مامون ہے

تعلیماتِ قرآن کے حیرت انگیز نتایج / غیر مسلموں کا اعترافِ حقیقت

آپ دنیا بھر کے نکتہ ور محققین و حکما کے افکار و آرا قرآن پاک کے متعلّق ملاحظہ فرما چکے ہیں اور یہ

Marfat.com

ھم نے تمھاری طرف کتاب حق کے ساتھ اتاری یھ ان (تمام کتاب وں) کی تصدیق کرتی ھے جو اس سے پھلے کی ھیں اوراُن کی محافظ ھے

قرآن اقوامِ عالم کے اختلافات کومٹاتا ھے

وَمَآ اَنزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَھُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْہِ (النحل:۶۴)

اورھم نے اس کتاب کوتم پر محض اس لیے نازل کیا ھے کہ لوگ وں پر ان جملہ اختلافات کی حقیقت کھول کررکھ دیں جن میں وہ مبتلاھیں

قرآن میں جملہ علُوم وفُنون کماحقہ‘ موجودھیں

وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ (النحل:۸۹) یھ کتاب جوھم نے تم پر نازل کی ھے جملہ علُوم وفنون وحقایق کا سرچشمہ ھے

قرآن کا مطالعہ برای وں سے روکتااورغوروفکرسکھاتا ھے

وصَرَّفْنا فِیْہِ مِنَ الْوَعِیْدِلَعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ اَوْیُحْدِثُ لَھُمْ ذِکْرًا (طٰہٰ:۱۱۳) ھم نے اس کتاب کے اندرایسی باتیں بیان کردی ھیں جن کے مطالعے سے انسان کے اندر برای وں کی طرف سے ضعف پیداھوجاتا ھےاورمقصدیھ ھے کہ لوگ صاحبِ سیرت بن جایں اوران میں غوروفکرکی عادت پڑے

قرآن کی عظمت وجلالت کی تاب پھاڑبھی نھیں لاسکے

لَوْاَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلیٰ جَبَلٍ الَّرَاَیْتَہ‘ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ (الحشر:۲۱)

اگرمیں اس قرآن کو پھاڑپرنازل کرتاتو وہ دب جاتا اور پھٹ پڑتا میرے خوف سے

قرآن انسان کوخبردارکرنے کے لیے ھے

ھٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِیُنْذَرُوْا بِہٖ (ابراھیم:۵۲) یھ قرآن بنی نوعِ انسان کے لیے ایک اعلان عام ھے جس کے ذریعے لوگ وں کوڈرانایعنی خبردارکرنامقصود ھے

قرآن ھربات میں عقل وفکرسے کام لینے کاحکم دیتا ھے

کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَتَفَکَّرُوْنَ (بقرہ:۲۱۹)

اس طرح اللہ اپنی آیت وں کوکھول کھول کر بیان کرتا ھے تاکہ تم عقل وفکرسے کام لو

قرآن میں عقل والوں کے لیے بھت سی نشانیاں ھیں

Marfat.com

بھی دیکھ چکے ھیں کہ خود اللہ کیا کہتا ھے صفحات آئندہ میں آپ دیکھیں گے کہ تعلیمات قرآن کے حیرت افزا نتائج کا اعتراف مشرق ومغرب کے نام ور نقادوں اور موٴرخ وں نے کس ذوق وشوق کے ساتھ کیا ھے

تعلیماتِ قرآن کے حیرت انگیز نتائج

غیر مسلموں کا اعترافِ حقیقت

آپ دنیا بھر کے نکتہ ور محققین وحکما کے افکار وتاثرات قرآن پاک کے متعلق ملاحظہ فرما چکے ھیں اور یہ بھی دیکھ چکے ھیں کہ خود اللہ کیا فرماتا ھے.. صفحات آئندہ میں آپ دیکھیں گے کہ تعلیماتِ قرآن کے حیرت افزا نتائج کا اعتراف مشرق ومغرب کے نام ور نقادوں اور موٴرخوں نے کس ذوق وشوق کے ساتھ کیا ھے

اِسلام ھی نے عُلوم وفُنون کو یورپ میں پھیلایا

ڈاکٹر ڈریپر اپنی نادر تالیف: دی ان ٹلک چول ڈولپ منٹ آف یورپ (The Inelectual Development of Europe) میں لکھتے ھیں:

اپریل ۷۱۱ کا واقعہ ھے کہ ”ہلال مطلع یورپ پر نمودار ھوا، اس وقت اس براعظم پر جہالت کی تیرہ وتار گھٹائیں چھارھی تھیں اور اہلِ یورپ وحشیانہ زندگی بسر کر رھے تھے ’طارق‘ اس پہاڑ پر اُترا جو آج تک اس کے نام کی یادگار ھے عربی وں نے قلیل سپہ اور حیرت انگیز سُرعت کے ساتھ ھسپانیا کو مسخر کرلیا ابھی ھسپانیا میں استقلال سے قدم جمائے تھوڑا ھی عرصہ گزرا تھا کہ عربی وں نے نورِعلم سے گھر گھر روشن کردیا غرناطہ، طلی طلہ، قرطبہ وغیرہ مشہور شہروں میں تہذیب وتمدن نے وہ ترقی کی کہ ہر ایک موٴرخ نے اس رائے سے اتفاق کیا ھے کہ مسلمان وں کے بعد ھسپانیا کو وہ دن دیکھنے پھر نصیب نہ ھوے جو اِسلامی دَور دَورے میں بسر کیے صرف قرطبہ میں بیس ہزار گھر تھے جن میں دس لاکھ سے زیادہ نفوس کی آبادی تھی غروبِ آفتاب کے بعد قرطبہ کی صاف سیدھی پختہ سڑک وں پر ہر ایک شخص دس دس میل تک سرکاری لمپ وں کی روشنی میں چل سکتا تھا، اس وقت لندن اور پیرس کی حالت کا اندازہ اس سے ھوسکتا ھے کہ اس واقعہ سے سات سو برس بعد تک لندن کے بازاروں کی یہ کیفیت تھی کہ ایک لمپ بھی نہ تھا اور پیرس کا نقشہ یہ تھا کہ اگر کوئی شخص موسم برسات میں گھر میں داخل ھوتا تو دھلیز پر پاں ورکھتے ھی کیچڑ میں ٹخنوں تک آرھتا، اس وقت خلفا کے اصطبل جرمنی، فرانس اور اِنگ

Marfat.com

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ

(آل عمران:۱۹۰) بے شک آسمان اور زمین کی تخلیق میں نیز رات اور دن کے آنے جانے میں عقل والوں کے لیے بھت نشانیاں ھیں

قرآن کے ذریعے دین اور شریعت کو مکمّل کردیا گیا

اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ (مائدہ:۳)

آج ھم نے تمھارے دین کو تم سب لوگ وں کے لیئے کامل کردیا اور ھم نے تم پر اپنی نعمت پوری کردی

قرآن اللہ واحد کی طرف سے ھے

وَلَوۡ کَانَ مِنۡ عِنۡدِ غَیۡرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوۡا فِیۡهِ اخۡتِلَافًا کَثِیۡرًا (نسا:۸۲)

اگر یہ قرآن اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ھوتا تو تم ضرور اس میں اختلاف پاتے

قرآن بالضرور اللہ کی طرف سے ھے

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ تَنۡزِیۡلًا (دہر:۲۳)

بے شک ھم ھی نے تم (حضرت محمد ﷺ) پر قرآن وقتاً فوقتاً نازل کیا ھے

قرآن کی تلاوت ضروری ھے

اُتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنَ الۡکِتٰبِ (عنکبوت:۴۵) (اے نبی ﷺ) تلاوت کرو اس کتاب کی جو تمھاری طرف وحی کے ذریعے بھیجی گیی

قرآن کو توجّہ سے سننا لازم ھے

وَاِذَا قُرِیٴَ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا لَهٗ وَاَنۡصِتُوۡا لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ (اعراف:۲۰۴)

اور جب قرآن پڑھا جاے تو توجّہ سے سنا کرو اور خاموش ھو جایا کرو شاید کہ تم پر بھی رحمت ھو جاے

قرآن کا محافظ خود اللہ ھے

بَلۡ هُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِیۡدٌ ۙ فِیۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ (البروج:۲۱،۲۲) بل کہ یہ قرآن بلند پایہ ھے، اس لوح میں (نقش ھے) جو محفوظ ھے وہ وحیِ محکم ھے جو علم الٰہی کے اندر محفوظ و مامون ھے

تعلیماتِ قرآن کے حیرت انگیز نتائج / غیر مسلموں کا اعترافِ حقیقت

آپ دنیا بھر کے نکتہ ور محققین و حکما کے افکار و آرا قرآن پاک کے متعلق ملاحظہ فرما چکے ھیں اور یہ

Marfat.com

لینڈ کے بادشاہوں کے محل سے بہ درجہا بہ تر تھے اُمَراو وُزَرااور خلفا کے قصروں کا نقشہ لفظوں میں کھینچنا محال'
مسلمانوں کو اِسلام نے طہارتِ جسم اور لباس کی تعلیم دی اور اس کے ساتھ لباسِ تقوا کو سب سے بہ تر پوشش بتایا و ثیابک افطھر الٰہی حکم ھے، اس صورت میں ناواجب تھا کہ وہ اہلِ یورپ کی طرح رھتے جو اوّل تو الناس بالّباس کی فلاسفی سے بھی واقف نہ تھے اور دوسرے جب تک کپڑا بوسیدا ھو کر متعفّن نہ ھو جاتا اور جووں کا آماج گہ نہ بن جاتا اور سب پر طرہ یھ ھے کہ جب تک خود بہ خود اس کی دھجیاں نہ اُڑ جاتیں عیسای دنیا کی وحشت اسے تبدیل کرنے کی ضرورت محسوس نہ کرتی یوں تو تھومس اے بیکٹ شاہِ اِنگ لِستان کا حریف تھا بل کہ بہ حیثیت نایب مسیح اپنا پایہ بلند تر سمجھتا تھا لیکن جب آرچ بشپ (اسقف اعظم) کی لاش سے اونی کرتہ اتارا گیا تو متعفّن میل جو جزوِ بدن ھو گیی تھی دیکھنے میں آی، کسی نہایت نادار و مفلس عربی کے جسم کی یھ حالت کبھی نہ ھو گی
اِدھر عیسای دنیا جہالت اور وحشت کی مجسم مثال تھی اور اُیادھر ھسپانیا کے مشہور شہروں میں عالی شان کتُب خانے تھے خلیفہ الحاکم کے کتُب خانے کی فہرست چالیس جِلدوں میں مرتب ھوی ہر ایک مسجد کے ساتھ ایک ایک مدرسہ تھا طلبہ کی قیام گہ، خورد و نوش وغیرہ کا انتظام نہایت عمدہ تھا قرطبہ اور دوسرے بڑے بڑے شہروں میں جامعات تھیں جن کے منتظمِ اعلا عموماً یھودی تھے مسلمانوں کی بے رُو و ریا فیاضی اور عیسایوں کے تنگ حوصلہ تعصب کا مقابلہ کرو تو حیرت انگیز فرق نظر آے گا"
یہی مُصنّف اپنی مشہور تصنیف 'معرکہ مذہب و سائنس' میں تحریر فرماتے ھیں:
"مسلمانوں کے اکتساب عُلوم وفُنون کا دور فتح اسکندریا کی تاریخ یعنی ۶۳۸ سے شروع ھوتا ھے، یھ وہ زمانہ ھے کہ جناب رسالت مآب (ﷺ) کو وصال فرماے صرف چھے سال کی مدت منقضی ھوی تھی دو صدیوں کے اندر اندر مسلمان نہ صرف یونان کے حکماے طبعین کی تصانیف سے واقف ھو لیے بل کہ ہر علمی مسئلے کے مالہ و ماعلیہ پر نظر انتقاد ڈالنے کے قابل بن گیے اس معاہدے کی رُو سے جو میکاییل ثالث یونان اور المامون عباسی میں ھوا تھا مامون نے بطلی موس کی تصنیف سنٹکس کا ایک نسخہ حاصل کر کے اس کا ترجمہ المجسطی کے نام سے عربی میں کرایا، یھ کتاب ہیئت دانانِ عرب کے لیے مستشارِ اعظم بن گیی اور اس کو اپنے علم کی بِنا قرار دے کر انھوں نے سائنس کے بعض نہایت ھی اہم مسائل حل کیے، انھوں نے زمین کی جسمانیت دریافت کی، ان تمام ستاروں کی فہرستیں تیار کیں جو اس حصہ آسمان پر نظر آے جو ان کے مقابل تھا اور بڑے بڑے ستاروں کے نام رکھے جو آج تک

Marfat.com

بھی دیکھ چکے ھیں کہ خود اللہ کیا کہتا ھے صفحات آیندہ میں آپ دیکھیں گے کہ تعلیمات قرآن کے حیرت افزا نتایج کا اعتراف مشرق ومغرب کے نام ورنقادوں اور مؤرخوں نے کس ذوق وشوق کے ساتھ کیاھے

تعلیماتِ قرآن کے حیرت انگیز نتایج

غیر مسلموں کا اعترافِ حقیقت

آپ دنیا بھر کے نکتہ ور محققین وحکما کے افکاروتاثرات قرآن پاک کے متعلق ملاحظہ فرما چکے ھیں اور یہ بھی دیکھ چکے ھیں کہ خود اللہ کیا فرماتا ھے.. صفحات آیندہ میں آپ دیکھیں گے کہ تعلیماتِ قرآن کے حیرت افزا نتایج کا اعتراف مشرق ومغرب کے نام ورنقادوں اور مورخوں نے کس ذوق وشوق کے ساتھ کیاھے

اِسلام ھی نے علوم وفنون کو یورپ میں پھیلایا

ڈاکٹر ڈریپر اپنی نادر تالیف: دی ان ٹلک چوَل ڈولپ منٹ آف یورپ (The Inelectual Development of Europe) میں لکھتے ھیں:

اپریل ۷۱۱ کا واقعہ ھے کہ" ہلال مطلع یورپ پرنمودار ھوا، اس وقت اس براعظم پر جہالت کی تیرہ وتار گھٹایں چھارھی تھیں اور اہلِ یورپ وحشیانہ زندگی بسر کر رھے تھے' طارق' اس چھاڑ پر اُترا جو آج تک اس کے نام کی یادگار ھے عربیوں نے قلیل سپہ اور حیرت انگیز سُرعت کے ساتھ ھسپانیا کو مسخر کرلیا ابھی ھسپانیا میں استقلال سے قدم جمانے تھوڑا ھی عرصہ گزرا تھا کہ عربیوں نے نورِعلم سے گھر گھر روشن کردیا غرناطہ، طلی طلہ، قرطبہ وغیرہ مشہور شہروں میں تہذیب وتمدن نے وہ ترقی کی کہ ہرایک مؤرخ نے اس رائے سے اتفاق کیاھے کہ مسلمانوں کے بعد ھسپانیا کو وہ دن دیکھنے پھر نصیب نہ ھوے جو اِسلامی دَور دَورے میں بسر کیے صرف قرطبہ میں بیس ہزار گھر تھے جن میں دس لاکھ سے زیادہ نفوس کی آبادی تھی غروبِ آفتاب کے بعد قرطبہ کی صاف سیدھی پختہ سڑکوں پر ہرایک شخص دس دس میل تک سرکاری لمپوں کی روشنی میں چل سکتا تھا، اس وقت لندن اور پیرس کی حالت کا اندازہ اس سے ھوسکتا ھے کہ اس واقعہ سے سات سو برس بعد تک لندن کے بازاروں کی یہ کیفیت تھی کہ ایک لمپ بھی نہ تھا اور پیرس کا نقشہ یہ تھا کہ اگرکوئی شخص موسم برسات میں گھر میں داخل ھوتا تو دہلیز پر پاں ورکھتے ھی کیچڑ میں ٹخنوں تک آرھتا، اس وقت خلفا کے اصطبل جرمنی، فرانس اور اِنگ

Marfat.com

تبدیل نھیں ھوے، انھوں نے سال کی صحیح مدت کا اندازہ لگایا، انعطافِ ضیا کو کبی کے اصول کی تحقیق کی پنڈلم (رقاص) والی گھڑی ایجاد کی جن آلات سے ستاروں کی روشنی کا اندازا کیا جاتا ھے، ان کو بھت کچھ ترقی دی، یہ اصول دریافت کیا کہ شعاعِ نور ھوا میں بہ شکلِ قوس گزرتی ھے چاند اور سورج کے افق پر نظر آنے کی توجیہ کرتے ھوے بتایا کہ یہ اجرام قبل از طلوع و بعد از غروب کیوں نظر آتے ھیں! کرۂ ھوا کی بلندی کو ناپا اور یہ بلندی اٹھاون میل قرار دی جھٹ پٹے کی اصل کیفیت اور ستاروں کے جھل ملانے کی صحیح وجہ بیان کی یورپ میں اوّل اوّل جو رصدگہ قایم ھوی، وہ مسلمان وں ھی کی بنای ھوی تھی اجرامِ فلکی کی نقل و حرکت کے متعلق ان کی باریک بینی و دقیقہ سنجی کا اندازا اِس سے ھوسکتا ھے کہ زمانۂ حال کے قابل سے قابل مہندسوں نے ان کے رصدی نتایج سے استناد کِیا ھے مثلاً لیپ لیس اپنی کتاب نظامِ عالم میں التبانی کے مشاہدات کی سند اس امر کے قطعی ثبوت کے طور پر پیش کرتا ھے کہ مرکز آفتاب اور مرکز مدارِ ارض کا درمیانی فاصلہ کم ھوتا جاتا ھے، اِسی طرح وہ مسئلہ اعوجاج طریق الشمس اور مشتری اور زحل کی عدم مساوات ھاے اکبر کے مسائل پر بحث کرتے ھوے ابنِ یونس کے مُرتبہ نتایج سے مدد لیتا ھے ''

اِسلام کا غیر معمولی علمی و عملی غلبہ

ھسٹری آف دی مورش ایمپایر ان یورپ کے مُصنّف اور مشہور مستشرق جناب ایس پی اسکاٹ لکھتے ھیں ''ھم کو چاھیے کہ اس غیر معمولی مذھب کی سرعت ترقی اور اس کے دوامی اثرات کی قدر کریں کہ جو ھر جگہ امن وامان، دولت و حشمت فرح و سرور اپنے ساتھ لے کر گیا جس نے کعبہ کے بت وں کو توڑ کر تیس صدی وں کی روایات کو مٹا دیا جس نے یھودی وں کی دینی حکومت اور روم کے شرایع دینی کو دور دراز ممالک میں پراگندا کر دیا جس نے مجوسی وں کو ایران کے متبرّ آتش کدوں سے نکال باھر کِیا جس نے کلیسا بیزنطینی کو تختِ دُنیوی اور عصاے دینی سے محروم کر دیا جس نے صحرا افریقا کے بُت وں کو نیست و نابود کر دیا جس نے اِے سی رس او سی رس اور ھورس کے رموزِ دینی کو روند ڈالا اور حیرت زدہ مصری وں کے سامنے اللہ واحد جل و علیٰ شانہٗ کو پیش کِیا جس نے مذھب کیتھولک کی دینی کونسل وں پر حملہ کِیا اور ان کو ان کے اصل اور صحیح عقاید کی طرف رہ نُمای کی جس نے عیسای وں کے نہایت مشہور گرجاوں میں خوب صورت محرابیں بنانے کی ترکیب بتلای جس نے کرۂ ارض کی پیمایش کر کے اس پر اپنی مُہر لگا دی جس نے آسمان کے درخشندہ ستاروں پر اپنے نورانی دست خط کر دیے جس نے یورپ کی زبان وں پر نہایت نُمایاں اثر ڈالا جس کی فیاضی وں اور مہربانی وں کا

Marfat.com

لینڈ کے بادشاہوں کے محل سے بہ درجہا بہتر تھے اُمَراو وُزرااور خلفا کے قصروں کا نقشہ لفظوں میں کھینچنا محال'

مسلمانوں کو اِسلام نے طہارتِ جسم اور لباس کی تعلیم دی اور اس کے ساتھ لباسِ تقوا کو سب سے بہتر پوشش بتایا و ثیابک افطهر الٰہی حکم ھے، اس صورت میں ناواجب تھا کہ وہ اہلِ یورپ کی طرح رھتے جو اوّل تو الناس بالّباس کی فلاسفی سے بھی واقف نہ تھے اور دوسرے جب تک کپڑا بوسیدا ھو کر متعفِن نہ ھو جاتا اور جووں کا آماج گہ نہ بن جاتا اور سب پر طرہ یہ ھے کہ جب تک خود بہ خود اس کی دھجیاں نہ اُڑ جاتیں عیسای دنیا کی وحشت اسے تبدیل کرنے کی ضرورت محسوس نہ کرتی یوں تو تھومس اے بیکٹ شاہِ اِنگ لِستان کا حریف تھا بل کہ بہ حیثیت نایب مسیح اپنا پایہ بلندتر سمجھتا تھا لیکن جب آرچ بشپ (اسقف اعظم) کی لاش سے اونی کرتہ اتارا گیا تو متعفِن میل جو جزوِ بدن ھو گیی تھی دیکھنے میں آی، کسی نہایت نادار و مفلس عربی کے جسم کی یہ حالت کبھی نہ ھو گی

اِدھر عیسای دنیا جہالت اور وحشت کی مجسم مثال تھی اور اُپا دھر ھسپانیا کے مشہور شہروں میں عالی شان کتُب خانے تھے خلیفہ الحاکم کے کتُب خانے کی فہرست چالیس جلدوں میں مرتب ھوی ہر ایک مسجد کے ساتھ ایک ایک مدرسہ تھا طلبہ کی قیام گہ، خورد و نوش وغیرہ کا انتظام نہایت عمدہ تھا قرطبہ اور دوسرے بڑے بڑے شہروں میں جامعات تھیں جن کے منتظمِ اعلا عموماً یھودی تھے مسلمانوں کی بے رُو و ریا فیاضی اور عیسایوں کے تنگ حوصلہ تعصب کا مقابلہ کرو تو حیرت انگیز فرق نظر آئے گا''

یہی مُصنّف اپنی مشہور تصنیف 'معرکہ مذہب و سائنس' میں تحریر فرماتے ھیں:

''مسلمانوں کے اکتساب علوم و فُنون کا دور فتح اسکندریا کی تاریخ یعنی ۶۳۸ سے شروع ھوتا ھے، یہ وہ زمانہ ھے کہ جناب رسالت مآب (ﷺ) کو وصال فرمائے صرف چھے سال کی مدت منقضی ھوی تھی دو صدیوں کے اندر اندر مسلمان نہ صرف یونان کے حکمائے طبعین کی تصانیف سے واقف ھو لیے بل کہ ہر علمی مسئلے کے مالہ و ماعلیہ پر نظرِ انتقاد ڈالنے کے قابل بن گیے اس معاہدے کی رُو سے جو میکاییل ثالث یونان اور المامون عباسی میں ھوا تھا مامون نے بطلی موس کی تصنیف سنٹکس کا ایک نسخہ حاصل کر کے اس کا ترجمہ اجسطی کے نام سے عربی میں کرایا، یہ کتاب ہیئت دانانِ عرب کے لیے مستشارِ اعظم بن گیی اور اس کو اپنے علم کی بِنا قرار دے کر انھوں نے سائنس کے بعض نہایت ھی اہم مسائل حل کیے، انھوں نے زمین کی جسمانیت دریافت کی، ان تمام ستاروں کی فہرستیں تیار کیں جو اس حصہ آسمان پر نظر آئے جو ان کے مقابل تھا اور بڑے بڑے ستاروں کے نام رکھے جو آج تک

Marfat.com

ثبوت ھم کو ہر وقت ھمارے اس لباس سے ملتا ھے جو ھم پہنتے، ان غلّوں سے ملتا ھے جو ھمارے کھیتوں میں پیدا ھوتے ھیں، ان میووں سے ملتا ھے جو ھمارے باغوں سے حاصل ھوتے ھیں، ان پھولوں سے ملتا ھے جن سے ھم لطف اٹھاتے ھیں جس نے یکے بعد دیگرے بادشہوں کے وہ خاندان پیدا کیے جن کا اصل نصب العین یھ تھا کہ اپنی رعایا کو انتہا عروج پر پہنچا دیں آیندہ نسلوں کو علوم و فنون کا لازوال خزانہ دیں اور انسان کے دماغی قوا کی ایسی سلطنت قایم کر دیں جو کبھی حوادث سے نہ مٹے"

اِسلام نے عیش پرستی کا قلع قمع کر دیا

مشہور آفاق فرانسیسی موّرِخ والٹیر 'تہذیبِ اِسلام' پر بحث کرتا ھوا لکھتا ھے:

میں آپ سے پھر کہتا ھوں کہ وہ لوگ جاہل وضعیف العقل ھیں جو مذھب اِسلام پر دیگر اتہامات کے علاوہ عیش پرستی و راحت کوشی کا الزام عاید کرتے ھیں، یھ سب اتہامات بے جا اور صداقت سے معرّا ھیں آپ کو دیگر مواقع کی طرح یہاں بھی غلطی ھوی ھے

پادریو! راھبو! اور مجاورو! اگر جولای (جس میں رمضانُ المبارکِ آے) میں چار بجے سے دس بجے شب تک؟ تم پر کھانے پینے کی ممانعت کا قانون عاید کر دیا جاے اگر تم کو ہر قسم کی قمار بازی سے منع کر دیا جاے اگر تمھارے لیے شراب حرام کر دی جاے اگر تم کو تپتے صحراوں سے گزر کر حج کے لیے جانے کو کہا جاے اگر تم سے کہا جاے کہ اپنی آمدنی کا اڑھای فی صدی حصہ محتاجوں اور ناداروں میں تقسیم کر دو اگر تم اٹھارہ عورتوں کی رفاقت کا لطف اٹھاتے ھو اور ان میں سے چودہ یک قلم کم کر دی جایں تو کیا ایمان داری سے یھ کہنے کی جرأت کر سکتے ھو کہ ایسا مذھب عیش پرست ھے!

دنیا کا امن و راحت اِسلام سے وابستہ ھے

اِنگ لِستان کے نام ور ترین محقق و مفکر جارج برنارڈشا اپنی ایک تصنیف گیٹنگ میریڈ (Getting Married) میں اِنگ لِستان کے مشرّف بہ اِسلام ھونے کے متعلّق حسبِ ذیل پیش گوی درج کی ھے

"اب سے ایک سو سال بعد یا اس سے بھی پہلے اِنگ لِستان خاص طور پر اور مغربی دنیا عام طور پر مشرّف بہ اِسلام ھو جاے گی، اس لیے کہ اسلام میں ہر قسم کی ترقی کے جذب کرنے کی بے پنہ قوّت موجود ھے انسانی ارتقا ترقی کی جس قدر بلندیوں تک پہنچ جاے، وہ اِسلام کو ہر جگھ اپنے ساتھ موجود پاے گا، اِسلام نے شخصی حقوق کی جس قدر محافظت کی ھے دنیا کی کوی تہذیب، کوی مذھب

Marfat.com

تبدیل نہیں ہوے، انھوں نے سال کی صحیح مدت کا اندازہ لگایا، انعطافِ ضیا کو کبی کے اصول کی تحقیق کی پنڈلم (رقاص) والی گھڑی ایجاد کی جن آلات سے ستاروں کی روشنی کا اندازا کیا جاتا ھے، ان کو بھت کچھ ترقی دی، یہ اصول دریافت کیا کہ شعاعِ نور ھوا میں بہ شکلِ قوس گزرتی ھے چاند اور سورج کے افق پر نظر آنے کی توجیہ کرتے ھوے بتایا کہ یہ اجرام قبل ازطلوع و بعد ازغروب کیوں نظر آتے ھیں! کرۂ ھوا کی بلندی کو ناپا اور یہ بلندی اٹھاون میل قرار دی جھٹ پٹے کی اصل کیفیت اور ستاروں کے جھل ملانے کی صحیح وجہ بیان کی یورپ میں اوّل اوّل جو رصدگہ قایم ھوی، وہ مسلمانوں ھی کی بنای ھوی تھی اجرامِ فلکی کی نقل وحرکت کے متعلق ان کی باریک بینی و دقیقہ سنجی کا اندازا اِس سے ھوسکتا ھے کہ زمانۂ حال کے قابل سے قابل مہندسوں نے ان کے رصدی نتایج سے استناد کیا ھے مثلاً لیپ لیس اپنی کتاب نظامِ عالم میں التبانی کے مشاہدات کی سند اس امر کے قطعی ثبوت کے طور پر پیش کرتا ھے کہ مرکز آفتاب اور مرکز مدارِ ارض کا درمیانی فاصلہ کم ھوتا جاتا ھے، اِسی طرح وہ مسئلہ اعوجاج طریق الشمس اور مشتری اور زحل کی عدم مساوات ہاے اکبر کے مسائل پر بحث کرتے ھوے ابن یونس کے مرتبہ نتایج سے مدد لیتا ھے"۔

اِسلام کا غیر معمولی علمی و عملی غلبہ

ھسٹری آف دی مورش ایمپایر اِن یورپ کے مصنف اور مشھور مستشرق جناب ایس پی اسکاٹ لکھتے ھیں "ھم کو چاھیے کہ اس غیر معمولی مذھب کی سرعت ترقی اور اس کے دوامی اثرات کی قدر کریں کہ جو ھر جگہ امن وامان، دولت وحشمت فرح وسرور اپنے ساتھ لے کر گیا جس نے کعبہ کے بت وں کو توڑ کر تیس صدی وں کی روایات کو مٹا دیا جس نے یھودی وں کی دینی حکومت اور روم کے شرایع دینی کو دور دراز ممالک میں پراگندا کردیا جس نے مجوسی وں کو ایران کے متوز آتش کدوں سے نکال باھر کیا جس نے کلیسا بیزنطینی کو تختِ دُنیوی اور عصاے دینی سے محروم کردیا جس نے صحرا افریقا کے بُت وں کو نیست و نابود کردیا جس نے اِے سی رس او سی رس اور ھورس کے رموزِ دینی کو روند ڈالا اور حیرت زدہ مصری وں کے سامنے اللہ واحد جل وعلیٰ شانہٗ کو پیش کیا جس نے مذھب کیتھولک کی دینی کونسل وں پر حملہ کیا اور ان کو ان کے اصل اور صحیح عقاید کی طرف رہ نُمای کی جس نے عیسای وں کے نہایت مشھور گرجاوں میں خوب صورت محرابیں بنانے کی ترکیب بتلای جس نے کرۂ ارض کی پیمایش کرکے اس پر اپنی مُہر لگا دی جس نے آسمان کے درخشندہ ستاروں پر اپنے نورانی دست خط کردیے جس نے یورپ کی زبان وں پر نہایت نُمایاں اثر ڈالا جس کی فیاضی وں اور مہربانی وں کا

Marfat.com

اور کوئی قانون اس کی برابری نہیں کرسکتا دنیا حقیقی اور عملی اخوت سے خالی ہے لیکن اسلام کا دسترخوان اس نعمت سے بھرپور ہے ایک کہتا ہے میں انگریز ہوں دوسرا کہتا ہے میں فرانسیسی ہوں تیسرا کہتا ہے میں جرمن ہوں لیکن مسلمان دنیا کے کسی مُلک میں آباد ہو، وہ اپنے کو صرف مسلمان کہتا ہے اور ثابت کردیتا ہے کہ وہ وطنیت کی حدود سے بالاتر ہے، اِسلام ہر فرد بشر کو قانونی طور پر آزادی اور جایداد کی ملکیت کا حق دیتا ہے سوشل اِزم کا وہ عظیم الشان تخیل جسے یورپ نے آج سمجھا ہے، اِسلام کی عملی زندگی میں تیرہ سو برس سے نافذ اور مسلّم ہے سرمایہ داری انسان کے لیے خوف ناک لعنت ہے لیکن اگر اِسلامی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو یہ مصیبت پیدا ہی نہیں ہوتی ''

برنارڈ شا جب سیاحتِ عالم کے دوران ۱۴ جنوری ۱۹۳۰ کو ممبے میں وارد ہوئے تو اخبار 'لایٹ' لاہور کے نُمایندے نے آپ سے ملاقات میں اِس پیش گوئی کی وضاحت چاہی، آپ نے فرمایا

''میں ہمیشہ حضرت محمد (ﷺ) کے دین کو بہُت اونچا پایہ دیتا رہا ہوں، اس لیے کہ اس میں حیرت انگیز روح زندگی پائی جاتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ صرف یہی ایک مذہب ہے جس میں زندگی کے ہر لحظہ بدلتے حالات سے مطابقت کی صلاحیت ہے اور اس طرح یہ دین ہر دور میں جاذبِ توجّہات بن سکتا ہے دنیا کو بلا شُبہ مجھ ایسے جلیل القدر انسانوں کی پیش گوییوں کو خاص اہمیت دینی چاہیے میں حضرت محمد (ﷺ) کے دین کی نسبت پیش گوئی کرچکا ہوں کہ اس دین کو یورپ کی آیندہ نسل قبول کرے گی بل کہ موجودہ نسل کے نزدیک یہ مقبول ہونا شروع ہوگیا ہے قرونِ وُسطا کے اہلِ کلیسا نے اپنی جہالت یا تعصب کے باعث دینِ اِسلام کو نہایت بُرے رنگ میں پیش کیا حقیقتاً انھیں حضرت محمد (ﷺ) کی شخصیت اور ان کے مذہب سے نفرت کرنے کی تعلیم دی گیی تھی، ان کی راے میں حضرت محمد (ﷺ) معاذاللہ دجال تھے میں نے حضرت محمد (ﷺ) کی سیرت کا مطالعہ کیا ہے، وہ بڑے بلند پایہ انسان تھے اور میری راے میں انھیں انسانیت کا نجات دہندا کہنا چاہیے تھے مجھے یقین ہے کہ اگر ان جیسا انسان دنیاے حاضر کا آمر بن جاتا تو اس کے پیچیدا مسائل کو ایسے طریقے پر حل کردیتا کہ کاینات اِنسانیت مطلوبہ امن اور راحت کی دولت سے مالا مال ہوجاتی ''

''صرف اُنیس ویں صدی میں کارلایل گوئٹے اور گبن جیسے دیانت کیش بالغ نظروں نے مذہب اِسلام کی حقیقی اہمیت محسوس کی اور اس مذہب کے متعلّق یورپ کے نقطۂ نظر میں خوش آیند تغیُر پیدا ہوا بیس ویں صدی کا یورپ بہُت ترقی کرگیا ہے اور اس میں حضرت محمد (ﷺ) کے مذہب کے ساتھ شیفتگی بڑھ رہی ہے امید ہے کہ آیندہ صدی میں یورپ اور آگے نکل جاے گا اور اپنے پیچیدا مسائل

Marfat.com

ثبوت ھم کو ہر وقت ہمارے اس لباس سے ملتا ھے جو ھم پہنتے، ان غلّوں سے ملتا ھے جو ہمارے کھیتوں میں پیدا ھوتے ھیں، ان میووں سے ملتا ھے جو ہمارے باغوں سے حاصل ھوتے ھیں، ان پھولوں سے ملتا ھے جن سے ھم لطف اٹھاتے ھیں جس نے یکے بعد دیگرے بادشاہوں کے وہ خاندان پیدا کیے جن کا اصل نصب العین یہ تھا کہ اپنی رعایا کو انتہا عروج پر پہنچا دیں آیندہ نسلوں کو علوم وفنون کا لازوال خزانہ دیں اور انسان کے دماغی قوا کی ایسی سلطنت قایم کر دیں جو کبھی حوادث سے نہ مٹے "

اِسلام نے عیش پرستی کا قلع قمع کر دیا

مشہور آفاق فرانسیسی مؤرخ والٹیر 'تہذیب اِسلام' پر بحث کرتا ھوا لکھتا ھے:

میں آپ سے پھر کہتا ھوں کہ وہ لوگ جاہل وضعیف العقل ھیں جو مذہب اِسلام پر دیگر اتہامات کے علاوہ عیش پرستی و راحت کوشی کا الزام عاید کرتے ھیں، یہ سب اتہامات بے جا اور صداقت سے معرّا ھیں آپ کو دیگر مواقع کی طرح یہاں بھی غلطی ھوی ھے

پادریو! راہبو! اور مجاورو! اگر جولای (جس میں رمضانُ المبارک آے) میں چار بجے سے دس بجے شب تک؟ تم پر کھانے پینے کی ممانعت کا قانون عاید کر دیا جاے اگر تم کو ہر قسم کی قمار بازی سے منع کر دیا جاے اگر تمھارے لیے شراب حرام کر دی جاے اگر تم کو تپتے صحراوں سے گزر کر حج کے لیے جانے کو کہا جاے اگر تم سے کہا جاے کہ اپنی آمدنی کا اڑھای فی صدی حصہ محتاجوں اور ناداروں میں تقسیم کر دو اگر تم اٹھارہ عورتوں کی رفاقت کا لطف اٹھاتے ھو اور ان میں سے چودہ یک قلم کم کر دی جایں تو کیا ایمان داری سے یہ کہنے کی جرأت کر سکتے ھو کہ ایسا مذہب عیش پرست ھے !

دنیا کا امن و راحت اِسلام سے وابستہ ھے

اِنگ لستان کے نام ور ترین محقق و مفکر جارج برنارڈشا اپنی ایک تصنیف گیٹنگ میریڈ (Getting Married) میں اِنگ لستان کے مشرّف بہ اِسلام ھونے کے متعلق حسبِ ذیل پیش گوی درج کی ھے

"اب سے ایک سو سال بعد یا اس سے بھی پہلے اِنگ لستان خاص طور پر اور مغربی دنیا عام طور پر مشرف بہ اِسلام ھو جاے گی، اس لیے کہ اسلام میں ہر قسم کی ترقی کے جذب کرنے کی بے پنہ قوّت موجود ھے انسانی ارتقا ترقی کی جس قدر بلندیوں تک پہنچ جاے، وہ اِسلام کو ہر جگہ اپنے ساتھ موجود پاے گا، اِسلام نے شخصی حقوق کی جس قدر محافظت کی ھے دنیا کی کوی تہذیب، کوی مذہب

Marfat.com

کے حل میں مذہبِ اسلام کی افادی حیثیت کا اور بھی قایل ہو جائے گا، میری پیش گوئی پر اِسی نقطۂ نظر سے نگہ ڈالنی چاہیے، اس وقت بھی میرے بعض ہم وطن اور یورپ کے بعض اصحاب مذہبِ اِسلام کے دایرے میں داخل ہو چکے ھیں اور کہنا چاہیے کہ یورپ میں اِسلام کی حلقہ بہ گوشی کا کام شروع ہو گیا ھے"

اِسلام کا نظام بقائے نوعِ انسانی کے لیے بہ ترین ضمانت ھے

امیر شکیب ارسلان نے سیاحتِ رُوسیا کے دوران رُوسیا کے نجات دھندا لینن سے بھی ملاقات کی آپ نے لینن سے کہا کہ اگر شورائے رُوس اِسلامی نظام کو قبول کر لے تو وہ افراط و تفریط سے بچ سکتا ھے کیوں کہ سرمایہ داری اور ملوکیت کے خلاف رُوس کا رویّہ اعتدال سے مُتجاوز ھے لینن نے آپ کے مشورہ سے اتفاق کرتے ہوئے یہ عذر پیش کیا کہ ھمارا منصوبہ یورپ کا ردِ عمل ھے کیوں کہ وھاں انتہای سرمایہ داری ھے اگر اس کا ردِ فعل انتہای مخالفانہ صورت میں نہ ہو تو یورپ کا صحیح جواب نھیں ہو سکتا، اس لیے افراط کے مقابلے میں تفریط کی اشد ضرورت ھے ایسی صورت میں اعتدال پر قایم رھنا اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ھے، اس کے بعد لینن نے تسلیم کیا کہ دنیا میں جب کبھی اعتدال قایم ہوگا تو اس کی صورت سوایے اِسلام کے اور کوئی نھیں ہو گی کیوں کہ اِسلام کا نظام نوعِ انسانی کی بقا کے لیے بہ ترین ضمانت ھے

جملہ عُلوم وفُنون کے لیے دنیا اِسلام کی رہینِ منّت ھے

کرنل انگرسال امریکا کے ایک مشہور دھریہ ھیں اور دنیائے تاریخ و ادب میں ان کو خاص درجۂ امتیاز حاصل ھے، ان کو بھی تعلیماتِ قرآن کے جاں بخش نتایج کے اعتراف کے سوا چارہ نھیں رھا دنیائے سائنس عُلوم و فُنون میں جو کچھ کرتی ھے بعض لوگ وں کا خیال ھے کہ وہ سب عیسائیت کے جاں بخش اثرات کا نتیجہ ھے لیکن اربابِ نظر اس سے بالکل مختلف رائے رکھتے ھیں، ان کے نزدیک یہ فخر اِسلام اور صرف اِسلام کو حاصل ھے اور عیسائیت یا کوئی مذہب اس معاملہ میں اس کے سامنے نھیں ٹھیر سکتا، کرنل انگرسال (امریکی نام ور دھریہ) جن کو اِسلام اور عیسائیت تو ایک طرف دنیا کے کسی مذہب سے بھی تعلق نھیں، ان کی بے طرفی اس بات کا تقاضا کرتی ھے کہ ھم اِسلام کی نسبت ان کی شہادت کو خاص وُقعت دیں، وہ فرماتے ھیں:

"جنابِ مسیح کے ہزار سال بعد عرب وں نے جو ایک وسیع و عظیم الشان سلطنت کے حکمران تھے:

Marfat.com

اور کوئی قانون اس کی برابری نہیں کرسکتا دنیا حقیقی اور عملی اخوت سے خالی ہے لیکن اِسلام کا دسترخوان اس نعمت سے بھرپور ہے ایک کہتا ہے میں انگریز ہوں دوسرا کہتا ہے میں فرانسیسی ہوں تیسرا کہتا ہے میں جرمن ہوں لیکن مسلمان دنیا کے کسی مُلک میں آباد ہو، وہ اپنے کو صرف مسلمان کہتا ہے اور ثابت کردیتا ہے کہ وہ وطنیت کی حدود سے بالاتر ہے، اِسلام ہر فرد بشر کو قانونی طور پر آزادی اور جایداد کی ملکیت کا حق دیتا ہے سوشل اِزم کا وہ عظیم الشان تخیل جسے یورپ نے آج سمجھا ہے، اِسلام کی عملی زندگی میں تیرہ سو برس سے نافذ اور مسلّم ہے سرمایہ داری انسان کے لیے خوف ناک لعنت ہے لیکن اگر اِسلامی تعلیمات پر عمل کِیا جائے تو یہ مصیبت پیدا ہی نہیں ہوتی''

برنارڈ شا جب سیاحتِ عالم کے دوران ۱۴ جنوری ۱۹۳۰ کو ممبے میں وارد ہوئے تو اخبار 'لایٹ' لاہور کے نُمایندے نے آپ سے ملاقات میں اِس پیش گوئی کی وضاحت چاہی، آپ نے فرمایا

''میں ہمیشہ حضرت محمد (ﷺ) کے دین کو بہت اونچا پایہ دیتا رہا ہوں، اس لیے کہ اس میں حیرت انگیز روح زندگی پائی جاتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ صرف یہی ایک مذہب ہے جس میں زندگی کے ہر لحظہ بدلتے حالات سے مطابقت کی صلاحیت ہے اور اس طرح یہ دین ہر دور میں جاذبِ توجہات بن سکتا ہے دنیا کو بلاشُبہ مجھ ایسے جلیل القدر انسانوں کی پیش گوییوں کو خاص اہمیت دینی چاہیے میں حضرت محمد (ﷺ) کے دین کی نسبت پیش گویی کرچکا ہوں کہ اس دین کو یورپ کی آیندہ نسل قبول کرے گی بل کہ موجودہ نسل کے نزدیک یہ مقبول ہونا شروع ہوگیا ہے قرونِ وُسطا کے اہلِ کلیسا نے اپنی جہالت یا تعصب کے باعث دینِ اِسلام کو نہایت بُرے رنگ میں پیش کِیا حقیقتاً انھیں حضرت محمد (ﷺ) کی شخصیت اور ان کے مذہب سے نفرت کرنے کی تعلیم دی گیی تھی، ان کی راے میں حضرت محمد (ﷺ) معاذاللہ دجال تھے میں نے حضرت محمد (ﷺ) کی سیرت کا مطالعہ کِیا ہے، وہ بڑے بلند پایہ انسان تھے اور میری راے میں انھیں انسانیت کا نجات دہندا کہنا چاہیے تھے مجھے یقین ہے کہ اگر ان جیسا انسان دنیاے حاضر کا آمر بن جاتا تو اس کے پیچیدا مسائل کو ایسے طریقے پر حل کردیتا کہ کاینات اِنسانیت مطلوبہ امن اور راحت کی دولت سے مالامال ہوجاتی''

''صرف اُنیس ویں صدی میں کارلایل گویٹے اور گبن جیسے دیانت کیش بالغ نظروں نے مذہب اِسلام کی حقیقی اہمیت محسوس کی اور اس مذہب کے متعلق یورپ کے نقطۂ نظر میں خوش آیند تغیر پیدا ہوا بیس ویں صدی کا یورپ بہت ترقی کرگیا ہے اور اس میں حضرت محمد (ﷺ) کے مذہب کے ساتھ شیفتگی بڑھ رہی ہے امید ہے کہ آیندہ صدی میں یورپ اور آگے نکل جائے گا اور اپنے پیچیدا مسائل

Marfat.com

منگولیا، تاتار، ایران، عراق، عرب، شام، مصر، شمالی افریقا مراکش، فیض اور ھسپانیا میں کالج قایم کیے جس مذہب کی پیروی کا فخر اہل عرب کو حاصل تھا وہ عظمت و جلالت میں رومتہ الکبرا کی سلطنت سے وسیع تر تھا، انھوں نے نہ صرف کالج ھی قایم کیے تھے بل کہ جا بہ جا رصد گہ یں بھی تعمیر کی تھیں جس میں عُلوم سائنس سکھاے جاتے تھے

انھوں نے ہند سے رائج کیے، الجبرا سکھایا، علم المثلّثات کے گُر سمجھاے، وہ مساوات درجہ سوم سے واقف تھے اور علمِ پیمایش سے کماحقہٗ آگہی رکھتے تھے، ستاروں کے نقشے اور زائچے بناے ستاروں کے نام رکھے جو بہ دستور قایم ھیں زمین کا حجم دریافت کِیا، اعوجاج طریق الشّمس کا اندازا کِیا اور سال کی صحیح مدت، انکساف و انخساف، معد اللیل والنہار، راس السرطان و راس الجدّی، قرانِ سیارگاں وغیرہ کا حساب لگایا، آلاتِ ہیئت تعمیر کیے، مختلف قسم کے گھڑیال ایجاد کیے اور رقاص (پنڈولم) بھی انھی کے فکر کا نتیجہ ھے علمِ کیمیا کی ایجاد کا سہرا بھی انھیں کے سر ھے اور تیزاب گوگرد، تیزاب شورہ اور روح الخمر کی دریافت بھی انھی کے ذکاوت کی رہینِ منت ھے قرابادین کی تدوین اشاعت کا کام سب سے پہلے عرب وں نے ھی انجام دیا اور خیراتی شفا خانہ جات کا نظام انھی کا قایم کردہ ھے

وہ علمِ جرِ ثقیل کی طاقت وں اور کششِ اجسام سے بہ خوبی واقف تھے، وہ علم المایعات بھی سکھاتے تھے اور اجسام کے اوزان مخصوص بھی انھی نے دریافت کیے، {علمِ عروض اوزانِ شعر انھی کے وضع کردہ ھیں} علم المناظر والمرایا میں انھوں نے اس بات کو دریافت کرلیا تھا کہ روشنی آنکھ سے شے کی طرف نھیں جاتی بل کہ شے سے آنکھ کی طرف آتی ھے، وہ کپاس، چرم، کاغذ اور فولاد کی اشیا کثرت سے بناتے تھے شطرنج کا کھیل بھی انھی کی ایجاد ھے داستاں گویی اور تمثیل نگاری (ڈراما نویسی) کی ابتدا بھی انھی سے ھوی، مختلف موضوعات پر مضمون نگاری بھی شروع کی، اپنی درس گہ وں میں وہ زمانہ حال کے اصول ارتقا اور نشو و نُما سکھاتے تھے، اور ڈارون اور سپن سر کے مسائل اُن کو پہلے ھی معلوم تھے ''

ان مشاہدات کے بعد کرنل انگرسال نے عیسایت و اِسلام کی کارگزاری وں کا موازنہ کِیا ھے جس میں انھوں نے بتایا ھے کہ وہ لوگ جنھوں نے اس قدر ایجادات اور اختراعات کیں اور عُلوم و فُنون کو اس قدر نشو و نُما دی عیسای نہ تھے، وہ لکھتے ھیں

''انھوں نے بیوت العلوم جاری کیے قدیم قلمی کتاب وں کے مسودے فراہم کیے، قوانینِ قدرت کی تحقیقات کی اور سائنس کی طرف توجّہ مبذول کی '' کرنل موصوف لکھتے ھیں ''ھم کو خوب یاد رکھنا

Marfat.com

کے حل میں مذہب اِسلام کی افادی حیثیت کا اور بھی قایل ہو جاے گا، میری پیش گویی پر اِسی نقطۂ نظر سے نگہ ڈالنی چاہیے، اس وقت بھی میرے بعض ہم وطن اور یورپ کے بعض اصحاب مذہب اِسلام کے دایرے میں داخل ہو چکے ہیں اور کہنا چاہیے کہ یورپ میں اِسلام کی حلقہ بہ گوشی کا کام شروع ہو گیا ہے"

اِسلام کا نظام بقاے نوعِ انسانی کے لیے بہ ترین ضمانت ہے

امیر شکیب ارسلان نے سیاحت رُوسیا کے دوران رُوسیا کے نجات دہندا لینن سے بھی ملاقات کی آپ نے لینن سے کہا کہ اگر شوراے رُوس اِسلامی نظام کو قبول کر لے تو وہ افراط و تفریط سے بچ سکتا ہے کیوں کہ سرمایہ داری اور ملوکیت کے خلاف رُوس کا رویہ اعتدال سے مُتجاوز ہے لینن نے آپ کے مشورہ سے اتفاق کرتے ہوے یہ عذر پیش کیا کہ ہمارا منصوبہ یورپ کا ردِ عمل ہے کیوں کہ وہاں انتہای سرمایہ داری ہے اگر اس کا ردِ فعل انتہای مخالفانہ صورت میں نہ ہو تو یورپ کا صحیح جواب نہیں ہو سکتا، اس لیے افراط کے مقابلے میں تفریط کی اشد ضرورت ہے ایسی صورت میں اعتدال پر قایم رہنا اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے، اس کے بعد لینن نے تسلیم کیا کہ دنیا میں جب کبھی اعتدال قایم ہوگا تو اس کی صورت سواے اِسلام کے اور کویی نہیں ہوگی کیوں کہ اِسلام کا نظام نوعِ انسانی کی بقا کے لیے بہ ترین ضمانت ہے

جملہ عُلوم وفُنون کے لیے دنیا اِسلام کی رہینِ منّت ہے

کرنل انگر سال امریکا کے ایک مشہور دہریہ ہیں اور دنیاے تاریخ و ادب میں ان کو خاص درجۂ امتیاز حاصل ہے، ان کو بھی تعلیماتِ قرآن کے جاں بخش نتایج کے اعتراف کے سوا چارہ نہیں رہا دنیاے سایِنس علوم وفُنون میں جو کچھ کرتی ہے بعض لوگ وں کا خیال ہے کہ وہ سب عیسای یت کے جاں بخش اثرات کا نتیجہ ہے لیکن اربابِ نظر اس سے بالکل مختلف راے رکھتے ہیں، ان کے نزدیک یہ فخر اِسلام اور صرف اِسلام کو حاصل ہے اور عیسای یت یا کویی مذہب اس معاملہ میں اس کے سامنے نہیں ٹھیر سکتا، کرنل انگر سال (امریکی نام ور دہریہ) جن کو اِسلام اور عیسای یت تو ایک طرف دنیا کے کسی مذہب سے بھی تعلق نہیں، ان کی بے طرفی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم اِسلام کی نسبت ان کی شہادت کو خاص وُقعت دیں، وہ فرماتے ہیں:

"جناب مسیح کے ہزار سال بعد عرب وں نے جو ایک وسیع وعظیم الشان سلطنت کے حکمران تھے:

Marfat.com

چاہیے کہ موجودہ سائنس کی بنیادیں رکھنے کا فخر پیروانِ محمد (ﷺ) ھی کو ھے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ھم کسی مفید کام کے لیے عیسائیت یا کلیسا کے منت پزیر نھیں ''

اِسلام نے مشکلات کے کوہِ گراں کو سر کرلیا

اپنی تالیف 'جدید دنیاے اِسلام' (دی نیو ورلڈ آف اِسلام / TheNew World of Islam) کے دیباچے میں ڈاکٹر لوتھراپ سٹوڈرڈ (Dr.Lothrop Stoddard) لکھتے ھیں:

اِسلام کا عروج تاریخ انسانیت کا شاید ایک نہایت محیر العقول واقعہ ھے، اِسلام کا سرچشمہ ایک ایسی سرزمین اور ایک ایسی قوم کے درمیان پھوٹا جو اس سے قبل قطعاً قابلِ اعتنا نہ تھی اور وہ ایک ھی صدی کے اندر اندر نصف دنیا کو محیط ھوگیا، عظیم و جلیل سلطنتیں اس کے سامنے خس و خاشاک کی طرح بہ گییں، قدیم مذاہب گرد ھو کے رہ گیے، اس نے ارواحِ اقوام کو سانچے میں ڈھالا اور ایک تمام تر نیی دنیا (دنیاے اِسلام) تعمیر کی

''ھم اس عجیب و غریب نشو و اِرتقا کا جس قدر گھری نظر سے مطالعہ کرتے ھیں، وہ اِسی قدر زیادہ غیر معمولی دکھای دیتی ھے دیگر عظیم الشان مذاہب نے اپنی راہ رفتہ رفتہ طے کی، انھیں حصولِ مقصد کے لیے عقوبت آمیز جِدّ و جُہد سے کام لینا پڑا اور وہ بالآخر ان طاقت ور فرماں رواوں کی امداد سے کام یاب ھوے جنھوں نے ان کو اختیار کرلیا تھا مذہب عیسای اپنی ترویج و اشاعت کے لیے کانس ٹن ٹاین، بدھ مت، اشوک کا مذہب، زرتشت، کے خسرو کا رہینِ منت ھے، ان میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے پسندیدہ مذہب کے لیے اپنے دُنیوی جاہ و جلال کی تمام قوّتیں صرف کردیں، لیکن اِسلام کی نسبت یہ نھیں کہا جاسکتا، وہ ایک ویرانے سے اُبھرا جھاں خانہ بہ دوش وں کی ایک ایسی قوم آباد تھی جس کو تاریخ انسانیت میں کوی امتیاز حاصل نہ تھا اور اس عظیم الشان مہم پر اس ہیئت سے روانہ ھوا کہ انسان کی مٹھی بھر جماعت اس کے ہم رہ تھی اور مشکلات کا کوہِ گراں اس کے سامنے تھا بایں ہمہ اِسلام کام یاب ھوا اور معجز نما طریق پر کام یاب ھوا ''

اِسلام نے دنیا کی بے شمار نسل وں کو مُتاَثّر کیا

ریورنڈ سی، ایف انڈریوز 'وظیفہ اِسلام' کے زیر عنوان لکھتے ھیں (اقتباس):

''اِسلام نے رُوے زمین کے وسیع رقبوں میں اور تاریخ عالم کے نازک ترین مواقع پر جو اعلا و ارفع خدمات انجام دی ھیں کوی بے طرف دار شخص ان سے مُتاَثّر ھوے بغیر نھیں رہ سکتا '' •

Marfat.com

منگولیا، تاتار، ایران، عراق، عرب، شام، مصر، شمالی افریقا مراکش، فیض اور ھسپانیا میں کالج قایم کیے جس مذہب کی پیروی کا فخر اہل عرب کو حاصل تھا وہ عظمت وجلالت میں رومتہ الکبرا کی سلطنت سے وسیع تر تھا، انھوں نے نہ صرف کالج ھی قایم کیے تھے بل کہ جابہ جا رصدگہ یں بھی تعمیر کی تھیں جس میں علوم سائنس سکھاے جاتے تھے

انھوں نے ہند سے رائج کیے، الجبرا سکھایا، علم المثلثات کے گُر سمجھاے، وہ مساوات درجہ سوم سے واقف تھے اور علمِ پیمایش سے کماحقہٗ آ گہی رکھتے تھے، ستاروں کے نقشے اور زائچے بناے ستاروں کے نام رکھے جو بہ دستور قایم ھیں زمین کا حجم دریافت کیا، اعوجاج طریق الشمس کا اندازا کیا اور سال کی صحیح مدت، انکساف و انخساف، معد اللیل والنہار، راس السرطان و راس الجدی، قرانِ سیارگاں وغیرہ کا حساب لگایا، آلاتِ ہیئت تعمیر کیے، مختلف قسم کے گھڑیال ایجاد کیے اور رقاص (پنڈولم) بھی انھی کے فکر کا نتیجہ ھے علمِ کیمیا کی ایجاد کا سہرا بھی انھیں کے سر ھے اور تیزابِ گوگرد، تیزابِ شورہ اور روح الخمر کی دریافت بھی انھی کے ذکاوت کی رہینِ منت ھے قرابادین کی تدوین اشاعت کا کام سب سے پہلے عرب وں نے ھی انجام دیا اور خیراتی شفاخانہ جات کا نظام انھی کا قایم کردہ ھے

وہ علمِ جرِثقیل کی طاقت وں اور کششِ اجسام سے بہ خوبی واقف تھے، وہ علم المایعات بھی سکھاتے تھے اور اجسام کے اوزان مخصوص بھی انھی نے دریافت کیے، {علمِ عروض راوزان شعر انھی کے وضع کردہ ھیں} علم المناظر والمرایا میں انھوں نے اس بات کو دریافت کرلیا تھا کہ روشنی آنکھ سے شے کی طرف نھیں جاتی بل کہ شے سے آنکھ کی طرف آتی ھے، وہ کپاس، چرم، کاغذ اور فولاد کی اشیا کثرت سے بناتے تھے شطرنج کا کھیل بھی انھی کی ایجاد ھے داستاں گویی اور تمثیل نگاری (ڈرامانویسی) کی ابتدا بھی انھی سے ھوی، مختلف موضوعات پر مضمون نگاری بھی شروع کی، اپنی درس گہ وں میں وہ زمانہ حال کے اصول ارتقا اور نشو ونُما سکھاتے تھے، اور ڈارون اور سپن سر کے مسائل اُن کو پہلے ھی معلوم تھے ''

ان مشاہدات کے بعد کرنل انگرسال نے عیسای یت و اسلام کی کارگزاری وں کا موازنہ کیا ھے جس میں انھوں نے بتایا ھے کہ وہ لوگ جنھوں نے اس قدر ایجادات اور اختراعات کیں اور علوم و فنون کو اس قدر نشو ونُما دی عیسای نہ تھے، وہ لکھتے ھیں

''انھوں نے بیوت العلوم جاری کیے قدیم قلمی کتاب وں کے مسودے فراہم کیے، قوانینِ قدرت کی تحقیقات کی اور سائنس کی طرف توجہ مبذول کی '' کرنل موصوف لکھتے ھیں ''ھم کو خوب یاد رکھنا

Marfat.com

''یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اِسلام بنی نوعِ انسان کی ان بے شمار نسل وں کے درمیان آج بھی ایک زندہ قوّت ھے جن تک بدھ مت اور عیسای اپنے انتہای عروج کے زمانے میں بھی رسای حاصل نھیں کر سکے تھے صرف یھی نھیں، اِسلام نے عہدِ حاضر میں بھی یورپ، امریکا اور ایشیا کے نام ور مردانِ کار کو اپنی سادگی اور سلامت روی کی وجہ سے مُتاَثّر کیا ھے سب سے بڑھ کر یھ کہ اس نے بہ حیثیت ایک عظیم وجلیل مذہب کے اپنے شجاعانہ جوہر کا نقش افراد انسانی کے دل وں پر بٹھایا جنرل گورڈن ایک سرگرم عیسای تھا، لیکن جوں جوں وہ عمر میں بڑھتا گیا، اِسلام کی گھری مذہبی گرم جوشی اور سچای کی قدر و منزلت اس کے دل میں بڑھتی گیی بھت سے دیگر اصحاب نے جن کو مسلمان وں سے ملنے جلنے اور ان میں رھنے 'بسنے کا اتفاق ہوا ھے، یھی اثر محسوس کیا ھے

[اخبار 'دکن ٹائمز' مطبوعہ ۲۴ جنوری ۱۹۳۷ ص ۶ کالم اوّل]

اِسلام نے دنیا کو توحید کا بہ ترین تحفہ دیا

لیوس براون (L Brown) اپنی کتاب 'یھ پُر اعتماد دنیا' (The Believing World) میں لکھتے ھیں

''اِسلام کا سب سے اعلا و اَرفع تحفہ عقیدہ وحدانیت ھے جو اس نے کسی نہ کسی طرح سیکڑوں نسل وں کے دماغ وں میں پیوست کر دیا، اس نے انسان کو نہ صرف اللہ کی وحدانیت سکھای بل کہ بنی نوعِ انسان کی وحدت کا سبق بھی پڑھایا''

اِسلام نے سیاسی، مذہبی اور اخلاقی انقلاب بپا کر دیا

ریورنڈ سٹیفنس (Rev.Stephens) اپنی تصنیف میں رقم طراز ھیں:

''وہ (محمد) (ﷺ) ایک ایسی سرزمین پر مبعوث ھوا جو سیاسی تنظیم معقول عقیدہ اور خالص اخلاق سے بالکل نا آشنا تھی محمد (ﷺ) نے یھ ہر سہ چیزیں اس سرزمین کو دیں اور اپنی استادانہ جودت کی ایک ھی ضرب سے اس نے بہ یک وقت اپنے اہلِ وطن کے سیاسی حالات، مذہبی عقاید اور اخلاقی کیفیات کو مُنقلِب کر دیا''

ہندُستان کی جملہ تحریکاتِ اصلاح کو اِسلام سے تقویت ملی

سر رادھا کرشنن سپالڈنگ پروفیسر مذاہب و اخلاقیاتِ مشرق آکسفورڈ یونی ورسٹی لکھتے ھیں:

{کتاب ہندُستان کا دل (The Heart of Hindustan) مطبوعہ جی اے نیٹ سن اینڈ کمپنی مدراس}

''اِسلام ایک ایسا مذہب ھے جس میں کوی پیچیدگی یا اسرار نھیں اس کا حسن اور قوّت اس کی سادگی

Marfat.com

چاھیے کہ موجودہ سائنس کی بنیادیں رکھنے کا فخر پیروانِ محمد (ﷺ) ھی کو ھے اور یہ بھی یاد رکھنا چاھیے کہ ھم کسی مفید کام کے لیے عیسائیت یا کلیسا کے منت پزیر نھیں "

اِسلام نے مشکلات کے کوہِ گراں کو سر کرلیا

اپنی تالیف 'جدید دنیائے اِسلام' (دی نیو ورلڈ آف اِسلام/TheNew World of Islam) کے دیباچے میں ڈاکٹر لوتھراپ سٹوڈرڈ (Dr.Lothrop Stoddard) لکھتے ھیں:

اِسلام کا عروج تاریخ انسانیت کا شاید ایک نہایت محیر العقول واقعہ ھے، اِسلام کا سرچشمہ ایک ایسی سرزمین اور ایک ایسی قوم کے درمیان پھوٹا جو اس سے قبل قطعاً قابلِ اعتنا نہ تھی اور وہ ایک ھی صدی کے اندر اندر نصف دنیا کو محیط ھوگیا، عظیم و جلیل سلطنتیں اس کے سامنے خس و خاشاک کی طرح بہ گییں، قدیم مذاہب گرد ھو کے رہ گیے، اس نے ارواحِ اقوام کو سانچے میں ڈھالا اور ایک تمام تر نیی دنیا (دنیائے اِسلام) تعمیر کی

"ھم اس عجیب و غریب نشو و ارتقا کا جس قدر گھری نظر سے مطالعہ کرتے ھیں، وہ اِسی قدر زیادہ غیر معمولی دکھای دیتی ھے دیگر عظیم الشان مذاہب نے اپنی راہ رفتہ رفتہ طے کی، انھیں حصولِ مقصد کے لیے عقوبت آمیز جِدّ و جُھد سے کام لینا پڑا اور وہ بالآخران طاقت ور فرماں رواوں کی امداد سے کام یاب ھوے جنھوں نے ان کو اختیار کرلیا تھا مذہب عیسای اپنی ترویج و اشاعت کے لیے کانس ٹن ٹاین، بدھ مت، اشوک کا مذہب، زرتشت، کے خسرو کا رہینِ منت ھے، ان میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے پسندیدہ مذہب کے لیے اپنے دُنیوی جاہ و جلال کی تمام قوّتیں صرف کردیں، لیکن اِسلام کی نسبت یہ نھیں کھا جاسکتا، وہ ایک ویرانے سے اُبھرا جھاں خانہ بدوش وں کی ایک ایسی قوم آباد تھی جس کو تاریخ انسانیت میں کویی امتیاز حاصل نہ تھا اور اس عظیم الشان مہم پر اس ہیئت سے روانہ ھوا کہ انسان کی مٹھی بھر جماعت اس کے ہم رہ تھی اور مشکلات کا کوہِ گراں اس کے سامنے تھا بایں ہمہ اِسلام کام یاب ھوا اور معجز نما طریق پر کام یاب ھوا"

اِسلام نے دنیا کی بے شمار نسل وں کو مُتاَثّر کیا

ریورنڈ سی، ایف انڈریوز 'وظیفہ اِسلام' کے زیرِ عنوان لکھتے ھیں (اقتباس):

"اِسلام نے رُوے زمین کے وسیع رقبوں میں اور تاریخ عالم کے نازک ترین مواقع پر جو اعلا و ارفع خدمات انجام دی ھیں کویی بے طرف دار شخص ان سے مُتاَثّر ھوے بغیر نھیں رہ سکتا" .

Marfat.com

میں مضمر ھے الٰھیات کی باریکی وں مافوق الفطرت تضادات اور مابعد الطبعی باطل دعاوی سے اس کو مطلق سروکار نھیں، اِسلام ایک فطری مذھب ھے اور اس کا بنیادی اصول یھ ھے کہ اللہ کاینات کی ہر شے کو تخلیق کرتا نشو و نمو دیتا، اس پر حکومت کرتا اور اس کو درجہ تکمیل تک پھُنچاتا ھے وہ کامل طور پر ایک عقلی مذھب ھے "

"ہندو مذھب نے اِسلام سے کماحقہٗ استفادہ نھیں کیا، یھ بالکل درست ھے کہ ہندستان میں جس قدر تحریکاتِ اصلاح شروع ھویں مثلاً چیتانیا، کبیر اور گورونانک کی تحریک یں، نیز ہندو مذھب کے عناصر توحید کو ہندستان میں اشاعتِ اِسلام سے بھُت تقویت ملی ھے لیکن ہندو دھرم ابھی بھُت کچھ بہ آسانی اِسلام سے سیکھ سکتا ھے "

اِسلام کے بغیر دنیا کہاں ھوتی

ڈاکٹر سر پی سی رائے کو ہندستان کی علمی دنیا میں جو شہرت حاصل ھے وہ کسی تشریح و توضیح کی محتاج نھیں آپ نے ۱۷ فروری ۱۹۳۳ کو نیشنل یونی ورسٹی علی گڑھ سے کان ویکیشن کے موقع پر ایک تقریر کی جو شایع ھو چکی ھے اِس میں آپ نے کہا:

"میں اِسلام کی روایات عملیہ سے واقف ھوں: مسلمان وں نے سائنس، علوم و فنون اور فلسفے کی جو خدمات انجام دی ھیں مجھے معلوم ھیں قرونِ وسطا کے تیرہ و تار عہد میں جب کہ مسیحی دنیا بے معنی ارسطالیسی نزاعات لفظی اور اللہ کے بیٹے کے متعلق لامتناھی منطقی مناظروں پر اپنی قوت وں کو صرف کرنے پر قانع اور مطمین تھی، اس وقت مسلمان وں نے جہاں افروز مشعلِ حق روشن کرنے میں جو حصہ لیا وہ یاد کرتا ھوں بغداد و قاہرہ اور قرطبہ و غرناطہ کے مناظر اپنی شان و شوکت اور جاہ و جلال کے نہ بٹنے والے آثار کے ساتھ میری چشمِ تصور میں پھر رھے ھیں اگر چہ میں خود مسلمان نھیں لیکن اِسلام نے علوم و فنون کے میدان میں جو بازی جیتی ھے، اس کو سوچتا ھوں تو میرا ایشیای دل فخر و مسرت سے پھولا جاتا ھے دوستو! مجھے امید ھے کہ آپ معاف فرمایں گے، اگر اپنے دلی جوش میں تاریخ اِسلام کے اس عہد زریں پر حسرت و ارمان کے ساتھ تھوڑی دیر توقف کروں جب یورپ کی دنیا بربری وں کے حملوں سے زوال پزیر ھو کر ناگفتنی تاریکی کے گڑھے میں جا پڑی تھی، اگر اس وقت اِسلام کمک کو نہ پھُنچتا اور اعلا علوم کی تخم ریزی کر کے اس کی پوری پرداخت نہ کرتا اور حق و حریت کی جاں بخش آب و ھوا سے اس کی تربیت کر کے انھیں پھلنے پھولنے نہ دیتا تو میں پوچھتا ھوں دنیا کہاں ھوتی؟ اور تہذیب جدید کا نشان کہاں ملتا، یھ صحیح نھیں کہ مسلمان ہندستان میں آ کر صرف بس

Marfat.com

''یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اِسلام بنی نوعِ انسان کی ان بے شمار نسل وں کے درمیان آج بھی ایک زندہ قوّت ھے جن تک بدھ مت اور عیسائی اپنے انتہائی عروج کے زمانے میں بھی رسائی حاصل نھیں کر سکے تھے صرف یھی نھیں، اِسلام نے عہدِ حاضر میں بھی یورپ، امریکا اور ایشیا کے نام ور مردانِ کار کو اپنی سادگی اور سلامت روی کی وجہ سے مُتاثّر کیا ھے سب سے بڑھ کر یہ کہ اس نے بہ حیثیت ایک عظیم وجلیل مذھب کے اپنے شجاعانہ جوہر کا نقش افرادِ انسانی کے دل وں پر بٹھایا جنرل گورڈن ایک سرگرم عیسائی تھا، لیکن جوں جوں وہ عمر میں بڑھتا گیا، اِسلام کی گھری مذھبی گرم جوشی اور سچائی کی قدر و منزلت اس کے دل میں بڑھتی گیی بھت سے دیگر اصحاب نے جن کو مسلمان وں سے ملنے جلنے اور ان میں رھنے، بسنے کا اتفاق ھوا ھے، یھی اثر محسوس کیا ھے

[اخبار'دکن ٹائمز' مطبوعہ ۲۴ جنوری ۱۹۳۷ ص ۶ کالم اوّل]

اِسلام نے دنیا کو توحید کا بہترین تحفہ دیا

لیوس براون (L Brown) اپنی کتاب 'پُر اعتماد دنیا' (The Believing World) میں لکھتے ھیں

''اِسلام کا سب سے اعلا و ارفع تحفہ عقیدہ وحدانیت ھے جو اس نے کسی نہ کسی طرح سیکڑوں نسل وں کے دماغ وں میں پیوست کر دیا، اس نے انسان کو نہ صرف اللّٰہ کی وحدانیت سکھائی بل کہ بنی نوعِ انسان کی وحدت کا سبق بھی پڑھایا''

اِسلام نے سیاسی، مذہبی اور اخلاقی انقلاب بپا کر دیا

ریورنڈ سٹےفنس (Rev.Stephens) اپنی تصنیف میں رقم طراز ھیں:

''وہ (محمد) (ﷺ) ایک ایسی سرزمین پر مبعوث ھوا جو سیاسی تنظیم معقول عقیدہ اور خالص اخلاق سے بِالکل نا آشنا تھی محمد (ﷺ) نے یہ ہر سہ چیزیں اس سرزمین کو دیں اور اپنی استادانہ جودت کی ایک ھی ضرب سے اس نے بہ یک وقت اپنے اہلِ وطن کے سیاسی حالات، مذہبی عقاید اور اخلاقی کیفیات کو مُنقلِب کر دیا''

ھندُستان کی جملہ تحریکاتِ اصلاح کو اِسلام سے تقویت ملی

سر رادھا کرشنن سپالڈنگ پروفیسر مذاہب و اخلاقیاتِ مشرق آکسفورڈ یونی ورسٹی لکھتے ھیں:

{کتاب ھندُستان کا دل (The Heart of Hindustan) مطبوعہ جی اے نیٹ سن اینڈ کمپنی مدراس}

''اِسلام ایک ایسا مذھب ھے جس میں کوئی پیچیدگی یا اسرار نھیں اس کا حسن اور قوّت اس کی سادگی

Marfat.com

گیے بل کہ انھوں نے یہاں کے فنِ تعمیر، موسیقی، ادب اور سیاسیات میں بیش بہا اضافہ کیا ھے ہندستان کی تربیت وتہذیب میں مسلمانوں کی ذہانت وذکاوت نے بھت کچھ حصہ لیا ھے، وہ لباسِ زرّیں جو مسلمانوں نے ہندستان کی دیوی کو پہنایا اگر اتار لیا جاے تو وہ کیسی بدنما نظر آنے لگے گی، اس کا اندازا آپ خود کر سکتے ھیں

آپ نے اپنے ایک بیان میں جو انھوں نے چھوت چھات کے متعلق جات پات توڑک منڈل لاھور کو اکتوبر ۱۹۳۲ میں دیا، اِسلام کے متعلق حسبِ ذیل مزید خیالات کا اظہار کیا:

''اِسلام دنیا کے تمام مذاہب سے زیادہ جمہوریت کا حامی ھے، یہ مذہب نوعِ انسان کی کامل مساوات کا علم بردار ھے، اِسلام کی آغوش قبول کرتے ھی آپ کو برادری کے تمام حقوق حاصل ھو جاتے ھیں اور آپ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مساوات کی ایک سطح پر آ جاتے ھیں مساجد میں بادشاہ، امیر، فقیر، بہشتی اور ادنا سے ادنا قلی دوش بہ دوش ایک صف میں نماز پڑھتے ھیں، اِسلام میں رنگت کا امتیاز بھی مفقود ھے، اِسلام نے بحرِ اکاہل کے سواحل سے بحرِ اوقیانوس کے کنارے تک جو شان دار ترقی حاصل کی ھے، وہ اس کی اُسی وسعتِ قلب اور وسعتِ نظر رکھنے والی حکمتِ عملی کا نتیجہ ھے زمانۂ حال میں جزیرہ نُماے ملایا میں اِسلام کو جو نہایت شان دار فروغ حاصل ھو رہا ھے، وہ تلوار یا قرآن کی جبری تعلیم کا مرہونِ احساں نھیں، یہ اقطاع ارضی کبھی مسلمانوں کے زیرِ اقتدار نھیں آے، اس فروغ کی وجہ صرف اِسلام کی رواداری اور وسیع النظری ھے''

اِسلام نے جمہوریت، رواداری اور مساوات کی نعمتیں دنیا کو دیں

مسٹر بھوپندر ناتھ باسو جو ایک طرف اگر اپنی خداداد قابلیت سے انڈیا کونسل کے ممبر ھوے تو دوسری جانب آسمانِ علم پر آفتاب بن کر چمکے، فرماتے ھیں:

''میں مذاہب کا ایک طالبِ علم رہا ھوں، میں نے کسی مذہب میں مساوات کی ایسی روح نھیں پائی ھم ہندوؤں میں ذات پات کا ایک سخت نظام موجود ھے میں اس بحث میں نھیں پڑنا چاھتا کہ آیا ہندو مذہب کی پاکیزگی کے زمانے میں ذاتوں کا نظام اس کا خاص جزو تھا یا نھیں؟ لیکن اس وقت یہ نظام موجود ھے ہندوؤں کا اعتقاد ھے کہ بعض ذاتوں کے لوگ برھما کے سر بعض اس کے

Marfat.com

میں مضمر ہے الٰہیات کی باریکیوں مافوق الفطرت تضادات اور مابعد الطبعی باطل دعاوی سے اس کو مطلق سروکار نہیں، اسلام ایک فطری مذہب ہے اور اس کا بنیادی اصول یہ ہے کہ اللہ کائنات کی ہر شے کو تخلیق کرتا نشو ونمو دیتا، اس پر حکومت کرتا اور اس کو درجہ تکمیل تک پہنچاتا ہے وہ کامل طور پر ایک عقلی مذہب ہے ''

''ہندو مذہب نے اسلام سے کماحقہ' استفادہ نہیں کیا، یہ بالکل درست ہے کہ ہندستان میں جس قدر تحریکاتِ اصلاح شروع ہویں مثلاً چیتانیا، کبیر اور گورونانک کی تحریکیں، نیز ہندو مذہب کے عناصر توحید کو ہندستان میں اشاعتِ اسلام سے بہت تقویت ملی ہے لیکن ہندو دھرم ابھی بہت کچھ بہ آسانی اسلام سے سیکھ سکتا ہے ''

اسلام کے بغیر دنیا کہاں ہوتی

ڈاکٹر سر پی سی رائے کو ہندستان کی علمی دنیا میں جو شہرت حاصل ہے وہ کسی تشریح وتوضیح کی محتاج نہیں آپ نے ۱۷ فروری ۱۹۳۳ کو نیشنل یونی ورسٹی علی گڑھ سے کان ویکشن کے موقع پر ایک تقریر کی جو شایع ہوچکی ہے اس میں آپ نے کہا:

''میں اسلام کی روایات عملیہ سے واقف ہوں: مسلمانوں نے سائنس، علوم وفنون اور فلسفے کی جو خدمات انجام دی ہیں مجھے معلوم ہیں قرونِ وسطا کے تیرہ وتار عہد میں جب کہ مسیحی دنیا بے معنی ارسطالیسی نزاعات لفظی اور اللہ کے بیٹے کے متعلق لامتناہی منطقی مناظروں پر اپنی قوتوں کو صرف کرنے پر قانع اور مطمین تھی، اس وقت مسلمانوں نے جہاں افروز مشعلِ حق روشن کرنے میں جو حصہ لیا وہ یاد کرتا ہوں بغداد وقاہرہ اور قرطبہ وغرناطہ کے مناظر اپنی شان وشوکت اور جاہ وجلال کے نہ بٹنے والے آثار کے ساتھ میری چشمِ تصور میں پھر رہے ہیں اگرچہ میں خود مسلمان نہیں لیکن اسلام نے علوم وفنون کے میدان میں جو بازی جیتی ہے، اس کو سوچتا ہوں تو میرا ایشیای دل فخر ومسرت سے پھولا جاتا ہے دوستو! مجھے امید ہے کہ آپ معاف فرمایں گے، اگر اپنے دلی جوش میں تاریخ اسلام کے اس عہدِ زرّیں پر حسرت وارمان کے ساتھ تھوڑی دیر توقف کروں جب یورپ کی دنیا بربریوں کے حملوں سے زوال پزیر ہوکر ناگفتنی تاریکی کے گڑھے میں جا پڑی تھی، اگر اس وقت اسلام کمک کو نہ پہنچتا اور اعلا علوم کی تخم ریزی کرکے اس کی پوری پرداخت نہ کرتا اور حق وحریت کی جاں بخش آب وہوا سے اس کی تربیت کرکے انھیں پھلنے پھولنے نہ دیتا تو میں پوچھتا ہوں دنیا کہاں ہوتی؟ اور تہذیب جدید کا نشان کہاں ملتا، یہ صحیح نہیں کہ مسلمان ہندستان میں آکر صرف بس

Marfat.com

ھات، بعض اس کے پاں و وغیرہ وغیرہ سے نکلے ھیں دیگر مذاھب میں سے جو اِسلام سے بڑھنا پے کا ادعا کر سکتے ھیں ھم یھودی وں کو دیکھتے ھیں جو بنی اسرایل کو اللہ کے مقبول بندے کہتے ھیں، عیسای یت کی نسبت ہندستان میں مشاہدے میں آ رھا ھے کہ وھاں پادری وں نے دیسی عیسای وں اور ان کے یورپین بھای وں میں بھی فرق و امتیاز کی صورت نکال لی ھے: اولُ الذِ کر نیٹو (دیسی) عیسای کھلاتے ھیں جن کو زیادہ خوش قسمت دینی بھای جو یورپ میں پیدا ھوے حقارت کی نگہ سے دیکھتے ھیں، اِسلام کی ایک اور برکت یھ ھے کہ ان میں مذھبی طور پر مقدسین کا کوی خاص فرقہ نھیں، ہر مسلمان تمام مذہبی مراسم کو بہ جا لاسکتا ھے ''

''میری راے میں نوعِ انسان کی برای وں کے نوے فی صد حصے کو اس فرضی و مصنوعی برتری کے تصورات سے منسوب کِیا جاسکتا ھے جو اپنے زعمِ ناقص میں ایک طبقہ دوسرے طبقے کی نسبت رکھتا ھے اور ایک آدمی دوسرے شخص سے، اور ایک قوم دوسری قوم سے اپنے آپ کو افضل سمجھتی ھے، یھ مصنوعی عدم مساوات جو خرابیاں ظہور میں لاسکتی ھے مقدس پیغم بر کے وقت میں بھی موجود تھیں لیکن مذہبی تعلیمات کی صحت بخش رُوح کے تحت ذاتی مثال سے آں حضرت (ﷺ) نے ایک ایسی قوم ترتیب دی جس میں افریقا کا سیاہ فام فرزند کسی عربی قبیلے کے مغرور ترین سردار کا ہم پلہ تصور ھوتا ھے، صرف یھی نھیں بل کہ سچی جمہوریت کا ول ولہ، رواداری و مساوات کی خوبی اں اس نے دنیا کے ہر گوشے میں پھیلا دیں پیغم برِ اِسلام (ﷺ) نہ صرف ان محاسن کی تبلیغ کرتے تھے بل کہ خود بھی ان پر عامل تھے، یھیہ وجہ ھے کہ ہندستان میں آج باوجود اس مقدس بزرگ (پیغم بر (ﷺ)) کے تیرہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزر جانے کے [کتاب ہٰذا اشاعتِ نو ۱۴۳۰ ہجری] ایک خاک روب بھی دایرۂ اِسلام میں کسی بڑے بڑے خاندانی سے مساوات کا دعوا کرسکتا ھے ''

اِسلام نے ایک صحیح طرزِ حکومت ہندستان کو دیا

مشہور بنگالی اہل قلم بابو بپن چندر پال 'اِسلام کی رواداری اور مساوات' پر ایک طویل الذیل مضمون لکھا

[اقتباسات ملاحظہ ھوں]

''عرب وں کی اجتماعی جمہوریت میں اِسلام نے وہ رُوحِ آزادی ترتیب دی جس سے اس عہد کا کوی مذہب آشنا نہ تھا اور اس وقت کی دنیا جس سے قطعی بیگانہ تھی

اِسلام نے اخوت اور برادرانہ روابط پر جس قدر زور دیا جس شد و مد سے اس پر عمل پیرا ھوا اس کی مثال دنیا کا اور کوی مذہب پیش کرنے سے قاصر ھے ''

Marfat.com

گیے بل کہ انھوں نے یہاں کے فنِ تعمیر، موسیقی، ادب اور سیاسیات میں بیش بہا اضافہ کیا ھے ہندستان کی تربیت وتہذیب میں مسلمانوں کی ذہانت و ذکاوت نے بھت کچھ حصہ لیا ھے، وہ لباسِ زرّیں جو مسلمانوں نے ہندستان کی دیوی کو پہنایا اگر اتار لیا جاے تو وہ کیسی بدنُما نظر آنے لگے گی، اس کا اندازا آپ خود کر سکتے ھیں

آپ نے اپنے ایک بیان میں جو انھوں نے چھوت چھات کے متعلق جات پات توڑک منڈل لاھور کو اکتوبر ۱۹۳۲ میں دیا، اِسلام کے متعلق حسبِ ذیل مزید خیالات کا اظہار کیا:

''اِسلام دنیا کے تمام مذاہب سے زیادہ جمہوریت کا حامی ھے، یہ مذہب نوعِ انسان کی کامل مساوات کا علم بردار ھے، اِسلام کی آغوش قبول کرتے ھی آپ کو برادری کے تمام حقوق حاصل ھو جاتے ھیں اور آپ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مساوات کی ایک سطح پر آ جاتے ھیں مساجد میں بادشاہ، امیر، فقیر، بہشتی اور ادنا سے ادنا قلی دوش بہ دوش ایک صف میں نماز پڑھتے ھیں، اِسلام میں رنگت کا امتیاز بھی مفقود ھے، اِسلام نے بحرالکاہل کے سواحل سے بحرِ اوقیانوس کے کنارے تک جو شان دار ترقی حاصل کی ھے، وہ اس کی اُسی وسعتِ قلب اور وسعتِ نظر رکھنے والی حکمتِ عملی کا نتیجہ ھے زمانۂ حال میں جزیرہ نُماے ملایا میں اِسلام کو جو نہایت شان دار فروغ حاصل ھو رہا ھے، وہ تلوار یا قرآن کی جبری تعلیم کا مرہونِ احساں نھیں، یہ اقطاع ارضی کبھی مسلمانوں کے زیرِ اقتدار نھیں آے، اس فروغ کی وجہ صرف اِسلام کی رواداری اور وسیع النظری ھے''

اِسلام نے جمہوریت، رواداری اور مساوات کی نعمتیں دنیا کو دیں

مسٹر بھوپندر ناتھ باسو جو ایک طرف اگر اپنی خداداد قابلیت سے انڈیا کونسل کے ممبر ھوے تو دوسری جانب آسمانِ علم پر آفتاب بن کر چمکے، فرماتے ھیں:

''میں مذاہب کا ایک طالبِ علم رہا ھوں، میں نے کسی مذہب میں مساوات کی ایسی روح نھیں پائی ھم ہندووں میں ذات پات کا ایک سخت نظام موجود ھے میں اس بحث میں نھیں پڑنا چاھتا کہ آیا ہندو مذہب کی پاکیزگی کے زمانے میں ذاتوں کا نظام اس کا خاص جز و تھا یا نھیں؟ لیکن اس وقت یہ نظام موجود ھے ہندووں کا اعتقاد ھے کہ بعض ذاتوں کے لوگ برھما کے سر بعض اس کے

Marfat.com

''اس میں ہندوؤں کی طرح کوئی ذات پات کا امتیاز موجود نہیں نہ کسی کو محض خاندانی اور مالی عظمت کی بِنا پر بڑا سمجھتا ہے جیسا کہ آج مغربی مسیحی اقوام کا شِعار بنا ہوا ہے، مسلمانوں کی تمام تاریخ جوشِ ملی اور مذہبی فدائیت کی مثالوں سے بھری پڑی ہے''

''یہ مسلمانوں کی انتہائی ہمدردی اور خدا ترسی کا جذبہ ہی تھا جس نے ہندوستان جیسے عظیم الشان مُلک کی مذہبی زندگی اور خیالات میں ایک انقلابِ عظیم پیدا کر دیا اور ایک فاتح کی حیثیت سے اس مُلک میں داخل ہو کر ہزار ہا نفوس کی معاشرت اور قلوب کو مُتاثر کیا''

''اِسلام نے یہاں آ کر ہمیں جدید آیین وقوانین سے رُوشناس کیا، نیے طریقہ ہائے انتظام بنائے حکومت کے جدید اغراض و مقاصد سے واقف بنایا اور ہندوستان کے مختلف افراد اور مختلف صوبوں میں ایک ایسی جماعت ترتیب دی جو سابق کی نسبت کہیں زیادہ وسیع سیاسی اور اقتصادی مفاد و مقاصد کی حامل تھی''

''مسلمانوں نے انگریزوں کی آمد سے ایک مدت پیش تر ہندوستان کی سلطنت کو منظم اور قوم کو متمدن کرنے کا فخر وشرف حاصل کر لیا تھا''

اِسلام کی سیاسی صورتِ حالات کے متعلق جنابِ امیر علی لکھتے ہیں کہ ان چند برسوں میں جب کہ حضور نبی کریم (ﷺ) مدینہ منورہ میں رونق افروز تھے، اِسلام نے سیاسی طور پر بنی نوعِ انساں کو اتنے حقوق عطا کیے جو رومیوں اور دیگر اقوام نے صدیوں میں بھی اپنی رعایا کو نہ دیے تھے

اِسلام نے محصول کو محدود کر دیا قانوناً سب انسانوں کو ایک دوسرے کے مساوی بنا دیا حکومتِ خود اختیاری کے اصول کی ترویج کی، بادشہوں کے اختیارات پر پابندیاں عاید کیں''

اِسلام کے خصایص ہر مشکل اور ہر رُکاوٹ کو بہا لے گیے

مسٹر گاندھی اپنے جیل کے تجربات میں لکھتے ہیں: مسیحیت اور اِسلام کو اپنے مذہب کی طرح سچا سمجھتا ہوں اِسی مضمون میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ سیرۃُ النّبی (از: شبلی نعمانی) کے مطالعے سے میرے اس عقیدے میں مزید پختگی اور استحکام آ گیا کہ اِسلام نے تلوار کے بل پر کایناتِ انسانی میں رسوخ حاصل نہیں کیا تھا بل کہ پیغمبرِ اسلام (ﷺ) کی انتہائی سادگی، انتہائی بے نفسی عہود و مواثیق کا انتہائی احترام، اپنے رفقا و متبعین کے ساتھ گہری وابستگی، جراَت، بے خوفی، اللّٰہ تعالا پر کامل بھروسا اور اپنے مقصد و نصبُ العین کی حقانیت پر کامل اعتماد اِسلام کی کام یابی کے حقیقی اسباب تھے، یہ خصایص تھے جو ہر مشکل اور ہر رکاوٹ کو اپنی ہمہ گیر رَو میں بہا لے گیے''

Marfat.com

ھات، بعض اس کے پاں و وغیرہ وغیرہ سے نکلے ھیں دیگر مذاہب میں سے جو اِسلام سے بھنا پے کا ادعا کر سکتے ھیں ھم یھودی وں کو دیکھتے ھیں جو بنی اسرائیل کو اللہ کے مقبول بندے کہتے ھیں، عیسای یت کی نسبت ہندُستان میں مشاہدے میں آرہا ھے کہ وھاں پادری وں نے دیسی عیسای وں اور ان کے یورپین بھای وں میں بھی فرق و امتیاز کی صورت نکال لی ھے: اولُ الذِ کر نیٹو (دیسی) عیسای کہلاتے ھیں جن کو زیادہ خوش قسمت دینی بھای جو یورپ میں پیدا ھوے حقارت کی نگہ سے دیکھتے ھیں، اِسلام کی ایک اور برکت یھ ھے کہ ان میں مذہبی طور پر مقدسین کا کوی خاص فرقہ نھیں، ہر مسلمان تمام مذہبی مراسم کو بہ جا لاسکتا ھے ''

''میری راے میں نوعِ انسان کی برای وں کے نوے فی صد حصے کو اس فرضی و مصنوعی برتری کے تصورات سے منسوب کِیا جاسکتا ھے جو اپنے زعمِ ناقص میں ایک طبقہ دوسرے طبقے کی نسبت رکھتا ھے اور ایک آدمی دوسرے شخص سے، اور ایک قوم دوسری قوم سے اپنے آپ کو افضل سمجھتی ھے، یھ مصنوعی عدم مساوات جو خرابیاں ظہور میں لاسکتی ھے مقدس پیغم بر کے وقت میں بھی موجود تھیں لیکن مذہبی تعلیمات کی صحت بخش رُوح کے تحت ذاتی مثال سے آں حضرت (ﷺ) نے ایک ایسی قوم ترتیب دی جس میں افریقا کا سیاہ فام فرزند کسی عربی قبیلے کے مغرور ترین سردار کا ہم پلہ تصور ھوتا ھے، صرف یھی نھیں بل کہ سچی جمہوریت کا ول ولہ، رواداری و مساوات کی خوبی اں اس نے دنیا کے ہر گوشے میں پھیلا دیں پیغم برِ اِسلام (ﷺ) نہ صرف ان محاسن کی تبلیغ کرتے تھے بل کہ خود بھی ان پر عامل تھے، یھیہ وجہ ھے کہ ہندُستان میں آج باوجود اس مقدس بزرگ (پیغم بر(ﷺ)) کے تیرہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزر جانے کے [کتاب ہٰذا اشاعتِ نو ۱۴۳۰ ہجری] ایک خاک روب بھی دایرۂ اِسلام میں کسی بڑے بڑے خاندانی سے مساوات کا دعوا کرسکتا ھے ''

اِسلام نے ایک صحیح طرزِ حکومت ہندُستان کو دیا

مشہور بنگالی اہلِ قلم بابو پپن چندر پال 'اِسلام کی رواداری اور مساوات' پر ایک طویل الذّیل مضمون لکھا [اقتباسات ملاحظہ ھوں]

''عرب وں کی اجتماعی جمہوریت میں اِسلام نے وہ رُوحِ آزادی ترتیب دی جس سے اس عہد کا کوی مذہب آشنا نہ تھا اور اس وقت کی دنیا جس سے قطعی بیگانہ تھی

اِسلام نے اخوت اور برادرانہ روابط پر جس قدر زور دیا جس شد و مد سے اس پر عمل پیرا ھوا اس کی مثال دنیا کا اور کوی مذہب پیش کرنے سے قاصر ھے ''

Marfat.com

ہندو مسلم اتحاد اور موپلوں کے بلوے پر گاندھی نے ایک مضمون کے ذریعے اپنے اخبار میں پُرزور تردید کی کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا، لکھا:

''خلافت کے لیے ہماری جدوجہد ناجایز اور نامناسب ہوگی، اگر اسلام کا انحصار قوّت اور تشدّد پر ہو لیکن قرآن شریف میں اس بات کی کہیں سند نہیں ملتی کہ غیر مذہب والوں کو زبردستی مسلمان بنالیا جاے، قرآنِ پاک نے نہایت صاف الفاظ میں اس کا اعلان کردیا ہے:

''لااِکراہ فی الدّین''(مذہب میں کویی سختی نہیں) پیغمبرِ اسلام (ﷺ) کی تمام زندگی کے واقعات مذہب میں کسی سختی کو روا رکھنے کی مخالفت سے لبریز ہیں جہاں تک مجھ کو معلوم ہے کسی مسلمان نے آج تک زبردستی مسلمان بنانے کو پسند نہیں کیا، اسلام اگر اپنی اشاعت کے لیے قوّت اور زبردستی کو استعمال کرے گا تو تمام دنیا کا مذہب باقی نہ رہ جاے گا اگر تاریخی حیثیت سے گفت گو کی جاے تو زبردستی مسلمان بنانے کا الزام پیروانِ اسلام کی کل جماعت پر عاید نہیں کیا جاسکتا اور جب کبھی زبردستی مسلمان بنانے کی کوشش کی گیی تو ذمہ دار مسلمانوں نے ہمیشہ اس کی مخالفت کی اور اس سے نفرت کا اظہار کیا''

اِسلام نے بطالت و جہالت کی تاریکیوں کو دُور کردیا

ریورنڈ سٹےفنس ھاپ کنسٹن نے جو اِنگلستان کے نام ور پادریوں میں سے ہیں دس دسمبر ۱۹۳۸ کو مسجد لندن میں میلادُالنّبی (ﷺ) کی تقریب پر تقریر فرماتے ہوے اعتراف کیا کہ:

''اِسلام کی شان دار خصوصیات میں سے یہ ایک تاب ناک خصوصیت ہے کہ دیگر تحکُّم آمیز مذاہب کے برعکس اس میں پادریوں کی سی کویی جماعت نہیں، اِسلام کا ظہور ایک ایسے وقت میں ہوا جب کہ دنیا پر بطالت و جہالت کا گھٹا ٹوپ چھایا ہوا تھا، اس نے اُخوتِ انسانی اور وحدتِ ربانی کی نورانی شعاعوں سے تاریکیوں کو دُور کرکے دنیا کو بقعۂ نور بنادیا، یہ اِسلام کا اعجاز ہے کہ اس کے زیرِ سایہ ایک غلام اپنے آقا کے پہلو بہ پہلو بیٹھ کر کھانا کھا سکتا ہے''

ساین ٹی فِک اکتشافات کے لیے یورپ اِسلام کا ممنون ہے

ڈاکٹر گستاو ڈی کروسو (Dr. Gustav Dicruiso) اپنی کتاب Europe's Debt to Islam میں لکھتے ہیں:

''اس امر سے مجال انکار نہیں کہ اپنے ساین ٹی فِک اکتشافات کے لیے یورپ تہِ دل سے اِسلام کا

Marfat.com

''اس میں ہندوؤں کی طرح کوئی ذات پات کا امتیاز موجود نہیں نہ کسی کو محض خاندانی اور مالی عظمت کی بنا پر بڑا سمجھتا ہے جیسا کہ آج مغربی مسیحی اقوام کا شِعار بنا ہوا ہے، مسلمانوں کی تمام تاریخ جوشِ ملی اور مذہبی فدائیت کی مثالوں سے بھری پڑی ہے''

''یہ مسلمانوں کی انتہائی ہمدردی اور خداترسی کا جذبہ ہی تھا جس نے ہندوستان جیسے عظیم الشان مُلک کی مذہبی زندگی اور خیالات میں ایک انقلابِ عظیم پیدا کر دیا اور ایک فاتح کی حیثیت سے اس مُلک میں داخل ہو کر ہزار ہا نفوس کی معاشرت اور قلوب کو متاَثر کیا''

''اِسلام نے یہاں آ کر ہمیں جدید آئین وقوانین سے رُوشناس کیا، نیے طریقہ ہائے انتظام بنائے حکومت کے جدید اغراض و مقاصد سے واقف بنایا اور ہندُستان کے مختلف افراد اور مختلف صوبوں میں ایک ایسی جماعت ترتیب دی جو سابق کی نسبت کہیں زیادہ وسیع سیاسی اور اقتصادی مفاد و مقاصد کی حامل تھی''

''مسلمانوں نے انگریزوں کی آمد سے ایک مدت پیش تر ہندُستان کی سلطنت کو منظّم اور قوم کو متمدّن کرنے کا فخر و شرَف حاصل کر لیا تھا''

اِسلام کی سیاسی صورتِ حالات کے متعلّق جنابِ امیر علی لکھتے ہیں کہ ان چند برسوں میں جب کہ حضور نبی کریم (ﷺ) مدینہ منوّرہ میں رونق افروز تھے، اِسلام نے سیاسی طور پر بنی نوعِ انساں کو اتنے حقوق عطا کیے جو رومیوں اور دیگر اقوام نے صدیوں میں بھی اپنی رعایا کو نہ دیے تھے

اِسلام نے محصول کو محدود کر دیا قانوناً سب انسانوں کو ایک دوسرے کے مساوی بنا دیا حکومتِ خود اختیاری کے اصول کی ترویج کی، بادشہوں کے اختیارات پر پابندیاں عاید کیں''

اِسلام کے خصایص ہر مشکل اور ہر رُکاوٹ کو بہالے گیے

مسٹر گاندھی اپنے جیل کے تجربات میں لکھتے ہیں: مسیحیت اور اِسلام کو اپنے مذہب کی طرح سچا سمجھتا ہوں اِسی مضمون میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ سیرۃُ النّبی (از: شبلی نعمانی) کے مطالعے سے میرے اس عقیدے میں مزید پختگی اور استحکام آ گیا کہ اِسلام نے تلوار کے بل پر کائناتِ انسانی میں رسوخ حاصل نہیں کیا تھا بل کہ پیغمبرِ اِسلام (ﷺ) کی انتہائی سادگی، انتہائی بے نفسی عہود و مواثیق کا انتہائی احترام، اپنے رفقا و متبعین کے ساتھ گہری وابستگی، جرأت، بے خوفی، اللّٰہ تعالا پر کامل بھروسا اور اپنے مقصد و نصب العین کی حقانیت پر کامل اعتماد اِسلام کی کام یابی کے حقیقی اسباب تھے، یہ خصایص تھے جو ہر مشکل اور ہر رکاوٹ کو اپنی ہمہ گیر رَو میں بہالے گیے''

Marfat.com

رہینِ منّت ہے، حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے ماہرانِ سائنس پیدا کیے جو بیکن، نیوٹن، کپلر اور یورپ کے دیگر جلیل القدر سائنس داں کے پیش رَو ہیں“۔

اِسلام نے علم وفن کی مستقل بنیادیں اُستوار کیں

کنساس یونی ورسٹی کے پروفیسر فرینک بلیک مور (Professor Frank Blackmore) اپنی ایک محقّقانہ تالیف میں تسلیم کرتے ہیں:

”کسی مُلک کو فتح کرنے کے بعد ایک مسجد کی تعمیر اِسلام کا اوّلیں فرض سمجھی جاتی تھی جس میں اللہ کی عبادت اور رسول (ﷺ) کی تقدیس عمل میں آتی، اس مسجد سے مُلحق ایک درس گہ ہوتی جس میں لوگ وں کو قرآن کا پڑھنا سکھایا جاتا، اس ابتدائی نُقطے سے شروع کر کے وہ عُلوم وفُنون وادبیات کے حصول میں ساعی ہوتے اور ان کے حصول کے دوران میں جہاں کہیں موقع ملتا، وہ علم وفن کے خزانے جمع کر لیتے تقلید کے بعد تخلیق کا دور شروع ہوا اور بنی نوعِ انسان کے علم میں انھوں نے بیش بہا اضافے کیے درس گہ یں جاری کی گییں، عظیم الشّان جامعات قایم کی گییں، کُتب خانے بنائے گیے جن کی بہ دولت علم وفن کی مستقبل بنیادیں اُستوار ہویں“

اِسلام نے عبادات کو مافوقُ الفطرت ہستی وں سے پاک کیا

مشہور ڈچ مؤرّخ ڈوزی اپنی کتاب ’سپینس اِسلام‘ کی جِلد اوّل کے ص ۸ پر لکھتا ہے:

”جس مذہب کی محمد (ﷺ) نے اشاعت کی، ایک غیر مبہم عقیدۂ توحید اس کا طُغرائے امتیاز ہے اور ان لوگ وں کی نظروں میں جو عبادات کو مافوق الفطرت ہستی وں اور رسوم اور نُمایش سے پاک رکھنا چاہتے ہیں، وہ دنیا کے جملہ مذاہب میں سب سے زیادہ سادہ، سب سے زیادہ معقول اور سب سے زیادہ خالص ہے“

اِسلام نے یورپ کو عُلوم و ایجادات دیے

ڈاکٹر انڈریو کرکٹن ایل ایل ڈی اپنی ایک مشہور تصنیف میں لکھتا ہے:

”مسلمان وں کے سکول اور بیوت العلوم ایک طرح کی خانقاہ یں تھیں جن میں مغرب کی قومیں اپنی سائنس اور فلسفہ کی مشعلیں روشن کیا کرتی تھیں قرطبہ وغیرہ کے اِسلامی کالج وں میں فرانس، جرمنی اور اِنگلستان نے ادبیات عرب کے خُم کے خُم چڑھائے، عرب وں نے اِس باب میں جو خدمات انجام دیں، ان کو مبالغہ کے ساتھ بیان نہیں کیا جا سکتا، درحقیقت ہم نہ صرف مسلّمہ طبعی عُلوم کے لیے

Marfat.com

ہندو مسلم اتحاد اور موپلؤں کے بلوے پر گاندھی نے ایک مضمون کے ذریعے اپنے اخبار میں پُر زور تردید کی کہ اِسلام تلوار کے زور سے پھیلا، لکھا:

''خلافت کے لیے ھماری جدو جہد ناجایز اور نامناسب ھوگی، اگر اِسلام کا انحصار قُوّت اور تشدُّد پر ھو لیکن قرآن شریف میں اس بات کی کھیں سند نھیں ملتی کہ غیر مذھب والوں کو زبردستی مسلمان بنالیا جاے، قرآنِ پاک نے نہایت صاف الفاظ میں اس کا اعلان کردیا ھے:

''لااِکراہ فی الدِّین'' (مذھب میں کویی سختی نھیں) پیغمبرِ اِسلام (ﷺ) کی تمام زندگی کے واقعات مذھب میں کسی سختی کوروار کھنے کی مخالفت سے لبریز ھیں جھاں تک مجھ کو معلوم ھے کسی مسلمان نے آج تک زبردستی مسلمان بنانے کو پسند نھیں کیا، اِسلام اگر اپنی اشاعت کے لیے قُوّت اور زبردستی کو استعمال کرے گا تو تمام دنیا کا مذھب باقی نہ رہ جاے گا اگر تاریخی حیثیت سے گفت گو کی جاے تو زبردستی مسلمان بنانے کا الزام پیرواں اِسلام کی کل جماعت پر عاید نھیں کیا جاسکتا اور جب کبھی زبردستی مسلمان بنانے کی کوشش کی گیی تو ذمہ دار مسلمانوں نے ھمیشہ اس کی مخالفت کی اور اس سے نفرت کا اظہار کیا''

اِسلام نے بطالت و جہالت کی تاریکیوں کو دُور کردیا

ریورنڈ سٹےفنس ھاپ کنسٹن نے جو اِنگلستان کے نام ور پادریوں میں سے ھیں دس دسمبر ۱۹۳۸ کو مسجد لندن میں میلادُالنّبی (ﷺ) کی تقریب پر تقریر فرماتے ھوے اعتراف کیا کہ:

''اِسلام کی شان دار خصوصیات میں سے یہ ایک تاب ناک خصوصیت ھے کہ دیگر تحکّم آمیز مذاھب کے برعکس اس میں پادریوں کی سی کویی جماعت نھیں، اِسلام کا ظہور ایک ایسے وقت میں ھوا جب کہ دنیا پر بطالت و جہالت کا گھٹاٹوپ چھایا ھوا تھا، اس نے اُخوّتِ انسانی اور وحدتِ ربّانی کی نورانی شعاعوں سے تاریکیوں کو دُور کرکے دنیا کو بقعۂ نور بنادیا، یہ اِسلام کا اعجاز ھے کہ اس کے زیرِ سایہ ایک غلام اپنے آقا کے پہلو بہ پہلو بیٹھ کر کھانا کھا سکتا ھے''

ساینٹی فِک اکتشافات کے لیے یورپ اِسلام کا ممنون ھے

ڈاکٹر گستاوڈی کروسو (Dr. Gustav Dicruiso) اپنی کتاب 'Europe's Debt to Islam' میں لکھتے ھیں:

''اس امر سے مجال انکار نھیں کہ اپنے ساینٹی فِک اکتشافات کے لیے یورپ تہِ دل سے اِسلام کا

Marfat.com

رہینِ منّت ہے، حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے ماہرانِ سائنس پیدا کیے جو بیکن، نیوٹن، کیپلر اور یورپ کے دیگر جلیل القدر سائنس داں کے پیش رو ہیں''

اسلام نے علم وفن کی مستقل بنیادیں اُستوار کیں

کنساس یونی ورسٹی کے پروفیسر فرینک بلیک مور (Professor Frank Blackmore) اپنی ایک محققانہ تالیف میں تسلیم کرتے ہیں:

''کسی مُلک کو فتح کرنے کے بعد ایک مسجد کی تعمیر اسلام کا اوّلیں فرض سمجھی جاتی تھی جس میں اللہ کی عبادات اور رسول (ﷺ) کی تقدیس عمل میں آتی، اس مسجد سے مُلحق ایک درس گہ ہوتی جس میں لوگ وں کو قرآن کا پڑھنا سکھایا جاتا، اس ابتدای نُقطے سے شروع کرکے وہ عُلوم وفُنون وادبیات کے حصول میں ساعی ہوتے اور ان کے حصول کے دوران میں جہاں کہیں موقع ملتا، وہ علم وفن کے خزانے جمع کرلیتے تقلید کے بعد تخلیق کا دور شروع ہوا اور بنی نوعِ انسان کے علم میں انھوں نے بیش بہا اضافے کیے درس گہ یں جاری کی گییں، عظیم الشّان جامعات قایم کی گییں، کتُب خانے بنائے گیے جن کی بہ دولت علم وفن کی مستقبل بنیادیں اُستوار ہویں''

اسلام نے عبادات کو مافوق الفطرت ہستی وں سے پاک کیا

مشہور ڈچ مؤرّخ ڈوزی اپنی کتاب 'سپینس اسلام' کی جلد اوّل کے ص ۸ پر لکھتا ہے:

''جس مذہب کی محمد (ﷺ) نے اشاعت کی، ایک غیر مبہم عقیدۂ توحید اس کا طُغراے امتیاز ہے اور ان لوگ وں کی نظروں میں جو عبادات کو مافوق الفطرت ہستی وں اور رسوم اور نُمایش سے پاک رکھنا چاہتے ہیں، وہ دنیا کے جملہ مذاہب میں سب سے زیادہ سادہ، سب سے زیادہ معقول اور سب سے زیادہ خالص ہے''

اسلام نے یورپ کو عُلوم و ایجادات دیے

ڈاکٹر انڈریو کرکٹن ایل ایل ڈی اپنی ایک مشہور تصنیف میں لکھتا ہے:

''مسلمان وں کے سکول اور بیوت العلوم ایک طرح کی خانقاہ یں تھیں جن میں مغرب کی قومیں اپنی سائنس اور فلسفہ کی مشعلیں روشن کیا کرتی تھیں قرطبہ وغیرہ کے اسلامی کالج وں میں فرانس، جرمنی اور اِنگ لِستان نے ادبیاتِ عرب کے خُم کے خُم چڑھاے، عرب وں نے اِس باب میں جو خدمات انجام دیں، ان کو مبالغہ کے ساتھ بیان نہیں کیا جاسکتا، درحقیقت ہم نہ صرف مسلّمہ طبعی عُلوم کے لیے

Marfat.com

ان کے مرہُونِ منت ھیں بل کہ ان مفید عُلوم وفُنون وایجادات واکتشافات کے لیے بھی جن کی بہ دولت یورپ کے ادب وتہذیب کو اس قدر تقویت ملی اور اس میں ایسا مکمل تغیُّر رُونُما ھوا "

اِسلام نے ہندُستان کو ایک بے مثال تہذیب دی

نام ور ہندو مؤرِّخ ومصنّف پروفیسر جدوناتھ سرکار 'ہندُستان رِویُو' میں ایک طویلُ الذّیل مضمون کے دوران لکھتے ھیں کہ اِسْلام اور پیروانِ اِسْلام نے:

۱] ہندُستان کا دوسرے ممالک سے تعارف اور تعلق کرایا، ساحلی جہاز رانی کو زندہ کیا اور ترقی دی اور ساحلی تجارت کو فروغ دیا

۲] ہندُستان کو امن کی دولت سے مالا مال کیا

۳] ایک ایسے طرزِ حکومت کی بنیاد ڈالی جس سے حکومتی اتحاد اور یک جہتی پیدا ھوی

۴] مذہب کے اختلاف کے باوجود اعلا طبقوں کے لباس اور طرزِ معاشرت میں یگانگت پیدا کردی

۵] ایک مشترک زَباں ہندُستان کو دی

۶] سلاطینِ دہلی کے پیدا کیے ھوے امن اور اقتصادی ترقّی کے عمدہ پھل اہلِ ہند کو دیے

۷] ہندُستان کے مسئلے: وحدت الوُجود کو زندہ کیا اور تصوّف کو رائج کیا

۸] تاریخ نویسی اور تاریخی تصانیف کو رواج دیا

۹] فنِ حرب اور عام تہذیب و تمدُّن میں اصلاح کر کے اس کو نشو ونُما دی

Marfat.com

عظمتِ قرآن پر

تاثراتِ مشاہیرِ عالم

[قرآنِ کریم کی عظمت و جلالت پر ایک بے مثال پیش کش]

اکیس ویں صدی میں متعارف : محیطیہ اِملا

مؤلف:
محمد عبدُ اللہ منہاس

29
5 ع
920

Marfat.com